بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَالَ اَبُوبَکرٍ وَعُمَرُ
رضی اللہ عنہما
اِعْرَابُ الْقُرْآنِ اَحَبُّ اِلَیْنَا مِنْ تَعَلُّمِ حُرُوْفِہٖ

تنویر

اُردو شرح

نحو میر

جامع المعقول والمنقول
مفتی عطاء الرحمٰن

المکتبۃ الشرعیۃ
شمع کالونی جی ٹی روڈ گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما

إعرابُ القرآنِ أحبُّ إلینا من تعلّمِ حروفہ

التنویر

اردو شرح

نحو میر

مفتی عطاء الرحمن

المکتبۃ الشرعیۃ

شمع کالونی جی ٹی روڈ گوجرانوالہ

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب: تنویر شرح نحو میر
مصنف: عطاء الرحمٰن ملتانی
کمپوزنگ: گلستانِ کتابت چوک بلاک 11 سرگودھا
طبع دوم: جمادی الاولی 1421ھ

ملنے کے پتے:

مدرسہ بحر العلوم توحید آباد مولانا قاری ظفر اللہ صاحب
جامعہ رحمانیہ فرید ٹاؤن ملتان مفتی عتیق الرحمٰن ربانی صاحب فون: 551737

مکتبہ رشیدیہ راولپنڈی — مکتبہ سید احمد شہید لاہور
مکتبہ رحمانیہ لاہور — ادارہ اسلامیات لاہور
المکتبۃ الحسینیہ بلاک 18 سرگودھا — کتب خانہ مجیدیہ ملتان
مکتبہ رحمانیہ پشاور — مکتبۃ العارفی فیصل آباد
قدیمی کتب خانہ کراچی — مکتبہ بنوریہ کراچی
کتب خانہ اکرمیہ پشاور — کتب خانہ حقانیہ اکوڑہ خٹک
کتب خانہ رشیدیہ کوئٹہ — مکتبہ حنفیہ گوجرانوالا
مکتبہ نعمانیہ گوجرانوالا — اسلامی کتب خانہ سرگودھا
مکتبہ گلستانِ اسلام چوک بلاک 11 سرگودھا

ناشر: المکتبۃ الشرعیہ شمع کالونی جی ٹی روڈ گوجرانوالا

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی بتحمیدہ یستفتح کل کتاب و باسمه یصدر کل خطاب و بذکر ہ یتنعم اهل النعیم فی دار الثواب ۔والصلاة و السلام علی نبیه محمد الذی یشفع لنا یوم العرض و الحساب و علی اله و صحبه الذی بذلوا الجهد فی الدین و الاعراب۔ اما بعد فیقول العبد الاحقر عطاء الرحمن بن العلام شبیر احمد الملتانی۔ غفر لهما الغفار التواب ۔قد التمس منی بعض التلامیذ عند قرائتهم نحو میر فی ایام التعطیل علی ان اشرحه شرحا متینا شافیا کاشفا ابین فیه قواعد النحو و فوائده وحقائقه و دقائقه فشرعت علی مرامهم و حررته مما رائیت فی الکتب المعتبره و سمعت من الاساتذه المشفقة لا من فکری القاصر و ذهنی الفاتر بتوفیق الرب و مسبب الاسباب۔

قوله بسم الله ۔تسمیہ وتحمید سے ابتداء کر کے مصنفؒ نے بہت سے فوائد حاصل کر لئے ہیں مثلاً تبرک، استعانت۔اورکلام اللہ کی ترتیب نزولی اور جمعی کی موافقت اور حدیث نبوی: کل امر ذی بال لم یبداء فیه بسم الله فهو اقطع و فی روایة بحمد الله۔ کی تعمیل ہوئی۔

اور شیطان پر رجم: کما قال علیه الصواة و السلام من قال بسم الله الرحمن الرحیم یذوب الشیطان کما یذوب الرصاص فی النار۔

بالخصوص مصنفؒ نے تلفظ پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ کتاب کا جزء بنا کر اس حدیث (الا من کتب منکم کتابا فلیکتب فی اوله بسم الله الرحمن الرحیم) کو اپنا معمول بنالیا۔

قوله الحمد لله حمد کا معنی: کل حمد من الازل الی الابد من ای حامد من الخالق او من مخلوقه مختص لله تعالی ۔الحمدللہ میں تین تعمیمیں ہیں۔اور ایک تخصیص ہے۔
پہلی تعمیم افراد کی ہے اور دوسری تعمیم حامدین کی اور تیسری تعمیم زمانہ کی۔ چوتھی تخصیص ہے۔
ان کے نکالنے کے دو طریقے ہیں۔(۱) مشہور (۲) غیر مشہور۔

طریقہ مشہور:

پہلی تعمیم: تعمیم افراد حمد کی ہے جو کہ الف لام استغراق سے حاصل ہوتی ہے۔ معنی ہوگا کہ تمام افراد حمد۔

دوسری تعمیم: (من ای حامد) دوسری تعمیم حامدین کی یہ حاصل ہوئی ہے فاعل کے ذکر نہ کرنے سے۔ معنی ہوگا کہ کوئی حمد کرنے والا ہو۔

تیسری تعمیم: تیسری تعمیم زمانہ کی یہ اسمیت جملہ سے حاصل ہوئی ہے معنی ہوگا کہ ازل سے ابد تک۔

اسمیت جملہ: اس کو کہتے ہیں جو پہلے تو جملہ فعلیہ ہو پھر کسی ضرورت کی بناء پر جملہ اسمیہ بنایا جائے۔

سوال: اب اعتراض وارد ہوتا ہے کہ تعمیم زمانہ اسمیت جملہ سے تو نکل آئی اور جملہ اسمیہ سے کیوں نہیں آتی۔

جواب: جملہ اسمیہ ابتداء دوام استمرار پر دلالت نہیں کرتا جیسے زید قائم میں یہ معنی نہیں ہے کہ ہمیشہ کھڑا ہے بلکہ جب اس کو جملہ فعلیہ سے منتقل کر کے جملہ اسمیہ بنایا جائے اس وقت دوام استمرار پر دلالت کرتا ہے یہ قول علامہ عبد القاہر جرجانیؒ کا ہے۔

لفظ اللہ کی تعریف: ھو علم للذات واجب الوجود المستجمع لجمیع صفات الکمال والمنزہ عن النقص والزوال۔ اللہ وہ علم ہے۔ جو ایسی ذات کے لیے ہے جس کا وجود واجب ہے جو جمع کرنے والا ہے تمام صفات کمالیہ کو اور نقصان اور زوال سے پاک ہے۔ مستجمع میں سین طلب کے لیے نہیں ہے بلکہ مبالغہ کے لیے ہے اور مبالغہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان صفات کا زیادہ جامع ہے۔

فائدہ: جب لفظ اللہ منادی واقع ہو تو اس وقت ہمزہ نہیں گرایا جائے گا۔ جیسے یا اللہ

اورغیر منادی میں گرایا جائے گا جیسے واللہ خیر الرازقین۔

قولہ **رب العالمین** لفظ رب کی صیغوی تحقیق رب مصدر ہے باب نصر ینصر سے ۔رب یرب ربأ۔ بمعنی تربیت کرنا۔

اور بعض نے اسم فاعل کا صیغہ بنایا ہے رابب اور الف کو تخفیف کی بناء پر حذف کر دیا، یہ توجیہ نوادر الاصول میں موجود ہے۔

اور بعض نے اس کو صفت مشبہ کا صیغہ بنایا ہے اصل میں رَبَبٌ بروزن حَسَن پھر ادغام کر دیا تو رب ہو گیا۔

سوال: صفت مشبہ بنانا غلط ہے اس لئے کہ یہ باب تو متعدی ہے اور صفت مشبہ لازمی باب سے آتی ہے۔

جواب: اس باب نصر کو شرف لازمی کی طرف متعدی کر کے پھر صفت مشبہ ماخوذ کریں گے۔

فائدہ: رب کو مصدر کا صیغہ بنانا بھی غلط ہے کیونکہ یہ صفت ہے لفظ اللہ کی اور لفظ اللہ ذات ہے اور یہ وصف ہے اور قاعدہ ہے کہ صفت کا موصوف پر حمل ہوتا ہے حالانکہ یہ حمل ناجائز ہے کیونکہ ضابطہ ہے کہ وصف کا حمل ذات پر جائز نہیں ہوتا۔

جواب: کہ مصدر کا حمل ذات پر مُبَالِغۃً جائز ہوتا ہے جیسے زید عدل ۔

رب کا معنی: الرب ھوالخالق ابتداءً والمربی غذاءً والغافر انتھاءً۔

فائدہ: رب العالمین اگر صیغہ صفت کا بنا دیا جائے تو یہ شبہ ہوتا ہے یہ اضافت لفظی ہے جو کہ نہ مفید تعریف ہوتی ہے اور نہ ہی مفید تخصیص تو لازم آئے گا نکرہ کا معرفہ کی صفت بننا جو ہرگز جائز نہیں۔

جواب: یہ قاعدہ آپ کا ان صفات کے بارے میں ہے جن کے اندر تجدد حدوث والا معنی ہو اور وہ صفات جن میں دوام استمرار والا معنی ہو تو انکی اضافت مفید تعریف ہوتی ہے اور یہاں پر بھی ایسے ہے۔

یادرکھیں تمام صفات الیہ میں دوام و استمرار کا معنی ہوتا ہے جیسے الحمد لله فاطر السموات۔
حم تنزیل الکتاب من الله العزیز العلیم غافر الذنب۔

قولہ العالمین ۔العالمین جمع ہے عالم کی۔عالم اسم آلہ کا صیغہ ہے بمعنی ما یعلم بہ۔
اب عالم کا اطلاق جمیع ما سوی الله پر ہوتا ہے۔

فائدہ: عالمین جمع لائی گئی سجع بندی کی رعایت کے لئے یا جمع باعتبار انواع کے ہے یعنی عالم انس عالم جن، عالم ملائکہ ورنہ تو مفرد لانا چاہئے تھا۔

نیز لفظ عالم تمام اجناس پر دال ہے معنیٰ کے اعتبار سے اور مصنف نے یہ چاہا کہ جس طرح معنیٰ کے اعتبار سے تمام اجناس پر دال ہے اسی طرح لفظ کے اعتبار سے بھی تمام اجناس پر دال ہو اس لئے العالمین جمع کا صیغہ لائے ہیں۔

قولہ والعاقبة العاقبۃ سے پہلے مضاف محذوف ہے اصل میں عبارت تھی حسن العاقبة اور مضاف کا اعراب مضاف الیہ کو دے دیا اور کلام عرب میں یہ کثیر جیسے واسئل القریة ای اهل القریة۔

فائدہ: عاقبۃ مصدر کا صیغہ ہے۔

یادرکھیں فاعلة فعِیل، مفعول کے وزن پر بھی مصدر آتا ہے جیسے کاذبة، مفتون، حریق۔

قولہ المتقین ۔متقین متقی کی جمع ہے۔اس کے لغوی معنی ہیں۔زیادہ بچنے والا پرہیز کرنے والا۔اصطلاحی معنی ہیں شرعا متقی کے تین درجے ہیں۔

(۱) تقوی عام یعنی ایمان لانا کفر سے بچنا۔

(۲) تقوی خاص یعنی مامورات پر عمل کرنا منہیات سے بچنا۔عام لوگ ان دونوں کے مکلف ہیں۔

(۳) تقوی اخص یعنی لایعنی اور بے فائدہ کاموں سے بچنا یہ خاص خاص لوگوں کو حاصل ہوتا

ہے۔
مقصود مصنفؒ اس جملہ سے طلباء کرام کو متنبہ کرنا اور عمل کی ترغیب دینا ہے اس لئے کہ آپ کا فرمان ہے لو کان للعلم شرف بدون التقوی لکان الشیطان اعلی منزلۃً۔

قولہ والصلواۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد

صیغوی تحقیق: صلٰوۃ دراصل صَلَوَۃٌ تھا۔ واو متحرک ماقبل مفتوح تھا۔ قال باع والے قانون سے الف سے بدل دیا صلواۃ ہو گیا۔ یاد رکھیں کہ رسم الخط کے قاعدے کے مطابق واو کو الف سے بدل دیا جاتا ہے۔ صاحب اصول اکبری نے اصول لکھا ہے کہ صلوۃ، زکوۃ، مشکوۃ ربوا ان چاروں کے آخر میں واو لکھی جائے گی اور الف اس کے اوپر لکھا جائے گا کیونکہ ان کلمات کو تفخیم کے ساتھ پڑھا جاتا ہے حیواۃ۔ یعنی واو کی طرف مائل کر کے ہاں اضافت کے وقت واو گر جاتی ہے الف ہی لکھا جاتا ہے۔ کقولہ تعلی ان صلوتی ونسکی۔

معنوی تحقیق: لغوی معنی میں اختلاف ہے۔ عند البعض مشترک لفظی ہے اور عند البعض مشترک معنوی۔

مشترک لفظی: وہ ہے کہ لفظ کی ہر ہر معنی کے لئے وضع علیحدہ علیحدہ ہو اور یہ چار معنی کے لئے وضع کیا گیا ہے رحمت، دعاء، استغفار، تسبیح۔

مشترک معنوی: کہتے ہیں لفظ کی وضع ایک مفہوم کلی کے لئے ہو۔ جس کے کئی افراد و جزئیات ہوں اور لفظ صلٰوۃ کی وضع ایک معنی کلی افاضۃ خیر کے لئے ہے۔ جس کے افراد بھی چار ہیں۔ بہر حال دونوں درست ہیں۔ البتہ اس پر سوال ہوگا کہ مشترک کے لئے ضابطہ ہے کہ جب تک تعیین کا قرینہ نہ ہو تو توقف کیا جاتا ہے آپ کے پاس تعیین کا قرینہ کیا ہے؟

جواب: ہمارے پاس قرینہ یہ ہے جب لفظ صلٰوۃ کی اللہ رب العزت کی طرف نسبت ہو تو رحمت والا معنی مراد ہوگا۔ انسان کی طرف ہو تو دعاء، ملائکہ کی طرف ہو تو استغفار، ۔ وحوش و طیور کی طرف ہو تو تسبیح والا معنی ہوگا یہاں پر رحمت والا معنی مراد ہے۔

اس پر سوال ہوگا کہ اس پورے جملے کا معنی یہ ہوگا: افاضة الخير من الرب المعبود نازلة على نبيه المحمود ۔ چونکہ تسمیہ وتحمید کی طرح تصلیہ علی النبی عقلا ونقلا واجب تھا تو اس لئے کہ آپ محسن ہیں اور محسن کا شکریہ واجب ہوتا ہے۔

اور دلائل نقلیہ یہ ہیں کہ قرآن مجید میں ہے يا يها الذين اٰمنو صلو عليه وسلمو تسليما اور حدیث شریف میں آتا ہے اذا ذكر تم الله فاذكروني معه۔

نیز : صلوٰۃ کے ذریعے اس بات کی طرف بھی اشارہ کردیا کہ یہ تصنیف وتالیف مسلمانوں کی تألیفات میں سے ہے کیونکہ مسلمانوں اور کافروں کے درمیان صلوۃ وسلام کے ذریعے فرق ہوتا ہے۔ بخلاف حمد کے وہ تو کافر بھی کرتے ہیں۔

فائدہ فاضل اسفرائنی نے لکھا ہے کہ لفظ حمد سے دو نام مبالغے کے واسطے مشتق ہوتے ہیں۔ ایک نام محمد جو محمودیت کے مبالغے کے واسطے دوسرا احمد حامدیت کے مبالغے کے لئے۔

قولہ و آلہ اجمعین ۔ آل سے مراد تمام متبعین ہیں جس میں صحابہ کرام اور اہل بیت داخل ہیں۔ صرف اہل بیت مراد نہیں۔

دلیل : جسطرح اغرقنا آل فرعون میں فرعون کے متبعین اور لشکر مراد ہیں نہ کہ اسکی اولاد کیونکہ فرعون کی اولاد ہی نہیں تھی۔

قولہ بداں ارشدک اللہ تعالی ۔ مصنفین کی عادت حسنہ ہے کہ طلباء کرام کو متوجہ کرنے کے لئے عربی کتب میں (اعلم) اور فارسی کتب میں (بداں) جیسے کلمات ذکر کرتے ہیں تو مصنفؒ بھی لفظ بداں لائے ہیں۔

فائدہ لفظ داں امر کا صیغہ ہے اور امر پر باء کو داخل کیا جاتا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ اے طالب علم ان مسائل نحویہ کو کھنے اور سننے تک محدود ہرگز نہ رکھنا بلکہ ان کو دل میں جگہ دے۔

نیز شروع میں فارسی کا لفظ لا کر یہ بتلا دیا کہ یہ کتاب فارسی میں ہے۔

پھر جملہ دعائیہ عربی میں لاکر یہ اشارہ کر دیا کہ مقصد اس کتاب سے عربی سمجھنا ہے۔

نیز عربی میں دعاء جلدی قبول ہوتی ہے۔

ضابطہ کہ جملہ دعائیہ ہمیشہ خبریہ ماضویہ ہوتا ہے لیکن معنیً انشائیہ استقبالیہ ہوتا ہے۔ لیکن یہاں پر ماضی اور خبر کا معنی بھی درست ہے کہ اللہ تعالی تیری رہنمائی فرمادی ہے کیونکہ تمام دنیوی امور کو ترک کر کے علم دین حاصل کرنے کے لئے نکلنا باری تعالی کی رہنمائی کا ثمرہ ہی تو ہے۔

لفظ اما: لفظ اما میں تین احتمال ہیں۔

(۱) إمّا ہمزہ کے کسرہ اور میم کی تشدید کے ساتھ یہ حرف عطف ہے جس کو حرف تردید کہتے ہیں۔

(۲) أمَا ہمزہ پر زبر اور میم پر فتح بلا تشدید یہ حرف تنبیہ ہے۔

(۳) أمّا میم مفتوح مشدد اور بفتح الہمزہ حرف شرط ہے۔ یہاں پر اما شرطیہ ہے جس کی علامت یہ ہے اس کے بعد فائے جزائیہ واقع ہوا ہے۔

قولہ مختصر : اختصار سے ہے جس کا معنی ہے: اداء المطالب الکثیرۃ بالفاظٍ قلیلۃٍ

کتاب کی چار قسمیں ہیں: رسالہ، فتاوی، مختصر، مطول۔

رسالہ: وہ ہے جو قلیل الالفاظ قلیل المعانی ہو۔

فتاویٰ: وہ ہے جو کثیر الالفاظ کثیر المعانی ہو۔

مختصر: وہ جو قلیل الالفاظ کثیر المعانی ہو۔

مطول: وہ ہے کثیر الالفاظ قلیل المعانی ہو۔

مصنف نے مختصر سے اشارہ کر دیا کہ یہ میری کتاب باوجود اختصار کے مطالب کثیرہ پر مشتمل ہے۔

تعریف: النحو ھو علم باحث عن معرفۃ احوال المرکبات اعرابا او بناء و افرادا او ترکیبا

علم نحو کا موضوع: کلمہ اور کلام ہے۔

غرض وغایت: صیانۃ الذھن عن الخطاء اللفظی فی الکلام۔

قولہ مبتدی ۔مبتدی کہتے ہیں: **ما شرع فی اول جزء مع قصد تحصیل الباقی** اس کے مقابل ہے منتھی جس کی تعریف : **ما یصل الی آخر جزء من الاشیاء**۔

قولہ تصریف ۔تصریف لغت میں پھیرنے کو کہتے ہیں اور اصطلاح معنی اور تعریف

تعریف: الصرف ھو علم باحث عن احوال المفردات من حیث الھیئة والصورة۔

مصنفؒ نے امابعد سے فصل تک اپنی کتاب کی طرف رغبت دلائی ہے کہ اے طالب علم اس کتاب کے پڑھنے سے تجھے تین عظیم فوائد حاصل ہونگے۔

(۱)عربی کلمات کی ترکیب آسان ہوجائے گی۔

(۲)کلمات کے معرب ومبنی کی پہچان ہوجائے گی اور اعراب اور وجہ اعراب یعنی مرفوع ومنصوب و مجرور کیوں ہے اس کی وجہ معلوم ہوجائے گی۔اور یہی علم نحو کا اصل مقصود ہے۔

(۳)عربی کتابوں کی صحیح عبارت پڑھنے کی استعداد پیدا ہوجائے گی۔

بتوفیق الله : انسانی تدبیر کا تقدیر الٰہی کے موافق ہوجانا یہ توفیق ہے۔

ان فوائد کے باوجود توفیق ونصرت الٰہی کا شامل حال ہونا ضروری ہے یعنی محنت کے ساتھ ساتھ دعاؤں کا اہتمام بھی ضرور کیا جائے **لقوله تعالى : قل رب زدنی علما**

قولہ فصل بدانکه لفظ مستعمل درسخن عرب بر دو قسم است مفرد و مرکب مفرد لفظی باشد که تنهادلالت کندبریک معنی وآں را کلمه گویند۔

لفظ کی دوقسمیں ہیں (۱)بامعنی (۲)بےمعنی اور لفظ بامعنی کے چند اور نام بھی ہیں مستعمل، موضوع، غیرمہمل۔

اور بےمعنی کے بھی چند اور نام ہیں غیرموضوع، غیرمستعمل، مہمل اور چونکہ علوم میں الفاظ موضوعہ سے بحث ہوتی ہے اس لئے مصنفؒ نے لفظ کے ساتھ مستعمل کی قید لگادی لفظ کا استعمال کلام عرب میں دوطرح ہوتا ہے(۱)مفرد(۲)مرکب۔

مفرد کی تعریف اور تقسیم: مفرد وہ لفظ ہے جو اکیلا ایک معنی پر دلالت کرے جیسے زید
مفرد کا دوسرا نام کلمہ ہے۔ تقسیم میں کلمہ کو ذکر کیا جاتا ہے۔
کلمہ تین قسم پر (۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف۔
وجہ حصر: یہ ہے کہ کلمہ تین حال سے خالی نہیں ہوتا ذات ہوگا یا وصف ہوگا یا رابط ہوگا اگر ذات ہوتو اسم ہوگا اور اگر وصف ہوتو فعل ہوگا اور اگر رابط ہوتو حرف ہوگا۔
اسم کی تعریف: وہ کلمہ ہے جس کا معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر سمجھ میں آجائے اور زمانہ نہ پایا جائے جیسے زید،
فعل کی تعریف: فعل وہ کلمہ ہے جس کا معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر سمجھ میں آجائے اور زمانہ بھی پایا جائے ضرب، یضرب، اضرب
حرف کی تعریف: حرف وہ کلمہ ہے جس کا معنی دوسرے کلمے کے بغیر سمجھ میں نہ آئے۔
جیسے: من و الیٰ۔
فائدہ: اقسام ثلاثہ میں سے مرتبہ کے لحاظ سے اسم مقدم ہے۔
دلیل: یہ ہے کہ فعل اپنے وجود میں اسم کا محتاج ہے۔ جیسے خلق الله۔ اللہ تعالیٰ کے بغیر خلق نہیں ایسے ہی زید کے بغیر اکل وشرب نہیں لہذا اسم محتاج الیہ ہوا اور فعل محتاج اور یہ بات ظاہر ہے کہ محتاج الیہ اعلیٰ وافضل اور مقدم ہوتا ہے۔
دلیل: حرف کی بعدیت کے لئے دلیل یہ ہے کہ حرف اسماء اور افعال میں عامل ہوتا ہے معانی اور اعراب میں موثر ہوتا ہے۔
فائدہ: مفرد پانچ چیزوں کے مقابلے میں آتا ہے (۱) تثنیہ جمع کے مقابلہ میں یعنی یہ مفرد ہے تثنیہ جمع نہیں ہے۔
(۲) مفرد بمقابلہ مرکب۔
(۳) مفرد بمقابلہ جملہ۔

(۴)مفرد بمقابلہ مضاف۔

(۵)مفرد بمقابلہ شبہ مضاف۔

قولہ اما مرکب لفظی باشد که از دو کلمه یا بیشتر حاصل شده باشد مفرد کے بعد مرکب کی تعریف اور تقسیم کا بیان،

مرکب اسم مفعول کا صیغہ ہے جو ترکیب سے ماخوذ ہے بمعنی ملانا۔

مرکب وہ ہے جو دو کلموں یا زیادہ سے ملا کر بنایا جائے۔

قولہ مرکب بر دو گونه است مرکب کی دو قسمیں ہیں (۱) مرکب مفید (۲) مرکب غیر مفید۔

﴿ مرکب مفید کی بحث ﴾

مرکب مفید: وہ ہے جب بات کہنے والا کہہ چکے تو سننے والے کو واقعہ کی خبر یا کسی بات کی طلب معلوم ہو جائے۔ جیسے: قام زید، ایت بالماء اس کا نام جملہ اور کلام بھی ہے اور اس کو مرکب اسنادی اور مرکب تام بھی کہتے ہیں۔

کلام اور جملہ میں فرق ہے یا نہیں جس میں دو مذہب ہیں۔ (مزید تفصیل تحویر شرح نحو میر)

قولہ پس جمله بر دو قسم است خبریه و انشائیه -

جملہ کی دو قسمیں ہیں جملہ خبریہ۔ جملہ انشائیہ۔ عند البعض جملہ کی تین قسمیں ہیں۔ (مزید تفصیل تحویر شرح نحو میر)

جمله خبریه کی تعریف (۱) جملہ خبریہ وہ ہے س کے کہنے والے کو سچا اور جھوٹا کہا جا سکے۔

یاد رکھیں صدق و کذب کلام اور متکلم دونوں کی صفت بنایا جا سکتا ہے۔

(۲) ما قصد به الحکایة عن الواقع ۔ جملہ خبریہ وہ ہے جس سے کسی واقعہ کی حکایت مقصود ہو۔

یعنی خارج میں ایک نسبت موجود ہوتی ہے اسکو الفاظ کے ذریعے نقل کرنا۔

(۳) مالایتوقف تحقق مضمونها علی النطق بها۔

جملہ خبریہ کی چار قسمیں ہیں (۱) اسمیہ (۲) فعلیہ (۳) ظرفیہ (۴) شرطیہ۔

جملہ اسمیہ: وہ ہے کہ اجزائے اصلیہ میں سے پہلا جزء اسم ہو جیسے: زید قائم۔

فائدہ جملہ اسمیہ کا پہلا جزء (سوائے قسم ثانی کے) مسند الیہ ہوتا ہے جس کے چند اور نام بھی ہیں مبتدا، محکوم علیہ۔ مخبر عنہ۔ موضوع لیکن ترکیبی نام مبتداء ہے۔

اور دوسرا جزء مسند ہوتا ہے اس کے بھی چند اور نام ہیں خبر، محکوم بہ، مخبر، حکم، محمول۔ اس کا ترکیبی نام خبر ہے سوائے قسم ثانی کے۔

مبتدا کے قسم ثانی کا دوسرا جزء مسند الیہ فاعل ہوتا ہے جو قائم مقام خبر ہوتا ہے۔

ترکیب: **زید قائم** (زید) مرفوع لفظاً مبتداء (قائم) مرفوع لفظا خبر ہے۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ۔

جملہ فعلیہ: وہ ہے کہ اجزائے اصلیہ میں سے پہلا جزء فعل ہو جیسے: قام زید۔

جملہ فعلیہ کا پہلا جز مسند ہوتا ہے جس کو فعل کہتے ہیں اور دوسرا مسند الیہ ہوتا ہے جس کو فاعل یا نائب فاعل کہا جاتا ہے۔

فائدہ مسند الیہ صرف اسم ہی ہوتا ہے۔ اور فعل مسند الیہ نہیں ہوتا اس لئے کہ اسم وضع کے لحاظ سے مسند الیہ ہے اور فعل اور حرف وضع کے لحاظ سے غیر مسند الیہ ہیں۔

اگر یہ مسند الیہ ہو جائیں تو خلاف وضع لازم آئے گا جو کہ غلط ہے۔

حرف نہ تو مسند الیہ ہوتا ہے اور نہ مسند۔

اگر وہ مسند اور مسند الیہ بن جائے تو خلاف وضع لازم آئے گا۔ جو کہ باطل ہے۔

فائدہ اور اسمائے افعال خواہ بمعنی ماضی ہوں یا بمعنی امر۔ یہ بھی جملہ فعلیہ ہوتے ہیں۔ اس لیے کہ یہ فعل کے قائم مقام ہیں۔

ترکیب: مررت فعل بافاعل (با) حرف جار (زید) مجرور لفظاً۔ جار مجرور ملکر متعلق ہے فعل کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

جملہ ظرفیہ کی تعریف: جملہ ظرفیہ وہ ہے جس کا جزءاول ظرف ہو یا جار مجرور مسند ہو اور جزء ثانی مسند الیہ فاعل ہو جیسے: ما فی الدار رجل۔

ضابطہ (بہ داء) جہاں پر جملہ کی ایک جز ظرف ہو۔ دوسری جز اسم۔ اگر اسم مقدم ہو اور ظرف مؤخر ہو جیسے (زید فی الدار) تو اسم مبتداء ہوگا اور ظرف خبر ہوگی اور اگر ظرف مقدم ہو اور اسم مؤخر ہو۔ جیسے (بہ داء) تو بصریین کے نزدیک وہی ترکیب ہوگی اور کوفین کے نزدیک ظرف مستقر کے لیے بعد والا اسم فاعل ہوگا اور یہ جملہ ظرفیہ ہوگا۔ (مزید تفصیل تحویر شرح نحومیر)

جملہ شرطیہ: جملہ شرطیہ وہ ہے جو شرط و جزاء سے مرکب ہو۔

ترکیب: ان ضربت زیداً اکرمتك۔ ان شرطیہ۔ ضربت فعل بافاعل۔ زیداً منصوب لفظاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ شرط۔ اکرمت فعل بافاعل (ہ) ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ جزاء۔ شرط اور جزاء مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

فائدہ کلمہ اعرابیہ کی چار قسمیں ہیں (۱) **مسند الیہ** (۲) **مسند** (۳) **فضلہ** (٤) **اداة**

الاسناد: هو الحكم بشيء على شئ

مسند الیہ: ما حكمت عليه بشئ یہ ہمیشہ اسم ہوتا ہے۔ اس لئے کہ یہ ذات ہوتا ہے اور ذات نہیں ہوتا مگر اسم لہذا یہ ہمیشہ اسم ہی ہوگا۔

مسند الیہ کا حکم یہ ہے کہ یہ ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے بشرطیکہ نواسخ جملہ داخل نہ ہوں۔

مسند: ما حكمت به على شئ یہ اسم بھی ہوتا ہے اور فعل بھی اس لئے کہ مسند وصف ہوتا ہے اور وصف اسم بھی ہوتا ہے اور فعل بھی بخلاف حرف کے وہ نہ مسند ہوتا ہے اور نہ مسند الیہ کیونکہ حرف نہ ذات ہوتا ہے نہ وصف۔

مسند کا حکم: اگر اسم ہو تو یہ ہمیشہ مرفوع ہوگا بشرطیکہ معرب ہو اور نواسخ داخل نہ ہوں۔

اگر فعل ہوتو ماضی ہوگا یا امر یا مضارع۔اگر ماضی اور امر حاضر ہوتو مبنی ہوگا۔

اور اگر مضارع ہو مرفوع ہوگا بشرطیکہ نون تا کید اور نون مؤنث سے خالی ہو۔اور عامل لفظی سے بھی خالی ہو۔

یادرکھیں یہ مسند اور مسند الیہ چونکہ کلام کے رکن بنتے ہیں۔اس لئے ان کا نام عمدہ رکھا جاتا ہے۔

الفضلة: هی اسم یذکر لتتمیم معنی الجمله۔

فضله کا حکم: یہ ہے کہ یہ ہمیشہ منصوب ہوتے ہیں الا یہ کہ حرف جار یا مضاف کے بعد ہوتو پھر مجرور۔جیسے کتبت بالقلم۔

ضابطہ: وہ اسم جس کا عمدہ اور فضلہ ہونا جائز ہو تو اس پر رفع اور نصب دونوں جائز ہیں جیسے مستثنیٰ کلام منفی میں ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور ہو:ما جائنی احد الا سعید الا سعیدا

الاداة هی کلمة رابطة بین جزئی جملة بینهما و بین الفضله و بین الجملتین۔

ان کا حکم یہ ہے کہ یہ مبنی ہونیکی وجہ سے ہمیشہ حالت واحدہ پر قائم ہونگے۔ہاں اگر یہ اسم ہوں تو کبھی مسند الیہ۔جیسے:من امیر

اور کبھی مسند جیسے خیر ما لك ما انفق فی سبیل لله

اور کبھی فضلہ جیسے اکرم الذی یحی السنة و یمیت البدعة لیکن ان ادوات پر اعراب محلی ہوگا۔

فائدہ: **مسند الیه** چند چیزیں واقع ہوتا ہے:(۱)فاعل(۲)نائب فاعل(۳)مبتداء(۴)حروف مشبہ بالفعل کا اسم(۵)حروف مشبہ بلیس کا اسم(۶)افعال ناقصہ کا اسم(۷)لائے نفی جنس کا اسم۔

مسند کیا واقع ہوتا ہے(۱)فعل(۲)اسم الفعل(۳)خبر مبتداء(۴)خبر افعال ناقصہ(۵)حروف مشبہ بالفعل کی خبر(۶)مشبہ بلیس کی خبر(۷)لائے نفی جنس کی خبر

فائدہ: جملہ کے اجزائے اصلیہ۔

جمله اسمیه کے اجزاء اصلیہ مبتداء،خبر،لائے نفی جنس وغیرہ کا اسم وخبر

جملہ فعلیہ کے اجزائے اصلیہ فعل وفاعل۔اور فعل مجہول ونائب فاعل،افعال ناقصہ اور افعال مقاربہ کا اسم وخبر۔

اجزائے اصلیہ کی پہچان مبتداء وخبراور فاعل وغیرہ کی پہچان "تحویر کو دیکھیے

اجزائے زائدہ کی پہچان مفاعیل خمسہ اور حال کی بھی پہچان بھی وہاں دیکھیں۔

ترکیب : **بسم الله** کی ترکیب۔ باءحرف جار لفظ(اسم) مجرور مضاف۔لفظ(الله) مجرور موصوف(الرحمن) صیغہ صفت اول(الرحیم) صفت ثانی۔پھر موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مجرور لفظاً مضاف الیہ(اسم) مضاف کیلئے۔اور مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق ہے مستعان کے اور صیغہ صفت اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہوکر خبر مقدم۔جس کے لیے مبتداء مؤخر محذوف ہے جوکہ (ابتدائی) پھر (ابتدائی) مرفوع تقدیراً مضاف۔یائے ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء مؤخر۔مبتداء مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ۔

دوسری ترکیب : بسم الله جار مجرور مل کر ظرف لغو یا ظرف مستقر متعلق اقرء یا اشرع فعل مقدر کے۔اور اقرء فعل مضارع مرفوع لفظاً ضمیر درو مستتر معبر بہ (انا) مرفوع محلاً فاعل اور فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿ التمرين ﴾

مندرجہ ذیل جملوں میں خبر کی کونسی قسم ہے ترجمہ اور ترکیب کریں مسند اور مسند الیہ کی تعیین کریں

الله ربنا ،صلی زید ،خلفك رجل،ان اکرمتنی اکرمتك، استغفر الله، کل شیئی هالك الا وجهه ،الصلوة واجبة،مافی البیت بکرا، اجتهد عمیر فی الدرس، المومنون یدخلون الجنة، ان اجتهدت فقد افلحت ،یشتد الحر، فی الصیف، فی الامتحان ،یکرم الرجل او یهان، من اراد الحج فلیعجل،

﴿جملہ انشائیہ کی تعریف وتقسیم﴾

(۱) جملہ انشائیہ وہ ہے جس میں سچ اور جھوٹ کا احتمال نہ ہو۔

(۲) ما لا یقصد به الحکائة عن الواقع جس میں حکایت واقع مقصود نہ ہو۔

(۳) مایتوقف تحقق مضمونها علی النطق بها۔

جملہ انشائیہ کی تین قسمیں ہیں۔

اسمیه: جیسے: لیت زیدا حاضر۔

فعلیه: جیسے: هل ضرب زید۔

ظرفیه: جیسے: افی الدار رجل۔

قوله وآں بر چند قسم است امر چوں اضرب الخ ۔ انشاء باب افعال کا مصدر ہے۔ بمعنی نو پیدا کرنا جملہ انشائیہ کو انشائیہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس کو متکلم خود پیدا کرتا ہے۔ کسی واقعہ کو نقل نہیں کیا جاتا ہے۔

انشاء کی دس علامات ہیں: جو اس شعر میں موجود ہیں

تمنی ترجی عقود اے اخی
نداء وقسم عرض امر و نهی
استفہام وتعجب بخواں اے جواں
دہ اقسام انشاء بخوبی بداں

جن کی تعریف وتشریح یہ ہے

(۱) **امر**: بمعنی حکم کرنا اور تعریف یہ ہے: هو صیغة یطلب بها الفعل من الفاعل المخاطب امر وہ صیغہ ہے جس کے ذریعے فاعل مخاطب سے فعل طلب کیا جائے۔ جیسے: اقم الصلواة۔

فائدہ اس کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) امر (۲) التماس (۳) دعاء۔

وجہ حصر: یہ ہے کہ طالب اپنے آپ کو مخاطب سے بڑا سمجھتا ہے یا نہیں اگر بڑا سمجھتا ہے تو امر ہے۔ اگر نہیں سمجھتا تو دو حال سے خالی نہیں یا تو وہ برابر کا سمجھتا ہوگا۔ یا چھوٹا اگر برابر کا سمجھے تو التماس یہ۔ چھوٹا سمجھے تو دعا ہے۔

(۲) نھی: بمعنی روکنا تعریف وہ صیغہ ہے جس کے ذریعے مخاطب سے ترک فعل طلب کیا جائے۔ جیسے: **لا تشرك باالله**

اس کے بھی امر کی طرح تین معنی ہوں گے۔

(۳) استفھام: باب استفعال کا مصدر ہے جس کا مادہ فھم ہے بمعنی سمجھنے کی کوشش کرنا۔

تعریف: هو اسم مبهم یستفهم به عن شئ۔ استفہام اس جملہ کو کہتے ہیں جس میں متکلم کا مخاطب واقف سے کسی نامعلوم بات کو سمجھنے کی خواہش کرنا جیسے : **من قام**۔

فائدہ: جب متکلم کو خود علم ہو یعنی اگر جان بوجھ کے سوال کیا جائے تو اس کو استخبار کہتے ہیں۔ باری تعالیٰ عز اسمہ کے سارے سوالات استخبار ہیں۔ جیسے **هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون**۔

(۴) تمنی: بمعنی آرزو کرنا تعریف: **هو طلب امر محبوب ممکن او متعسر** جیسے: **لیت زیدا حاضر، یالیتنا اطعنا الله واطعنا الرسول**۔

(۵) ترجی: بمعنی اُمید کرنا۔ تعریف: **هو طلب امر ممکن محبوب او مکروہ** جیسے : **لعل الصدیق قادم ۔ لعل المریض هالك**

فائدہ: تمنی اور ترجی میں دو فرق ہیں

فرق اول : تمنی کا استعمال فقط محبوب اشیاء میں ہوتا ہے جب کہ ترجی عام ہے کہ اشیاء محبوبہ اور مبغوضہ دونوں میں ہوتا ہے۔

فرق ثانی: تمنی کی استعمال ممکنات اور غیر ممکنات میں ہوتی ہے لیکن ممکنات میں اقل قلیل جب کہ ترجی کی استعمال فقط ممکنات میں ہوتی ہے۔

(۶) **عقود**: بمعنی گرہ باندھنا، معاملہ کرنا۔ تعریف: ''وہ جملہ فعلیہ جس کے ذریعے کسی معاملہ کو طے کیا جائے لین دین کیا جائے'' جیسے: بعت و اشتریت۔

یہ دونوں جملے خبریہ تھے مگر چونکہ بیع وشراء کے ایجاد میں استعمال کیے جاتے ہیں اس لئے جملہ انشائیہ ہونگے۔

یادرکھیں کہ اگر یہ جملے خرید وفروخت کے وقت بولے جایں تو تب انشائیہ ہونگے۔

اور اگر معاملہ طے ہوجانے بعد بولے جائیں تو خبریہ ہونگے کیونکہ مقصود خبر دینا ہوگی نہ کہ انشاء۔

(۷) **نداء**: نداء یہ باب مفاعلۃ کا مصدر ہے قیال کے وزن پر بمعنی آواز دینا۔

تعریف: بواسطہ حرف ندا کے کسی کو اپنی طرف متوجہ کرنا۔ جس کو پکارا جاتا ہے اور متوجہ کیا جاتا ہے اس کو منادی کہا جاتا ہے اور جس مقصد کے لئے پکارا جاتا ہے اس کو مقصود بالنداء کہا جاتا ہے۔ جیسے: یا زید اقم الصلواۃ۔

یادرکھیں منادی تو جملہ انشائیہ ہوتا ہے لیکن مقصود بالنداء کا جملہ انشائیہ ہونا ضروری نہیں۔

(۸) **عرض**: عرض باب ضرب کا مصدر ہے بمعنی پیش کرنا۔

تعریف: وہ جملہ جس میں نرمی کے ساتھ کسی بات کی درخواست کی جائے۔ جیسے: الاتنزل بنا فتصیب خیرا۔ الاتنزل یہ جملہ انشائیہ عرض ہے۔ فاء جوابیہ ہے جس کے بعد (ان) مقدر ہے اور تصیب خیرا جواب عرض ہے جو جملہ خبریہ ہے۔

(۹) **قسم**: یہ جملہ تاکید کے لئے لایا جاتا ہے تاکہ مخاطب کے ذھن سے شک وغیرہ ختم ہو جائے۔

تعریف: وہ جملہ قسمیہ وہ ہوتا ہے کہ حرف قسم کے ذریعے کسی چیز پر قسم کھائی جائے۔

یادرکھیں جملہ قسمیہ انشائیہ ہوتا ہے لیکن جواب قسم جملہ خبریہ ہوتا ہے۔

(۱۰) **تعجب**: باب تفعل کا مصدر ہے۔ بمعنی تعجب کرنا فریفتہ کرنا فتنہ میں ڈالنا۔

تعریف: کسی ایسی نادر وغریب چیز کا ادراک کرنا جس کا سبب مخفی ہو یا یوں کہا جائے کہ کسی نادر شئی

کے ادراک کی وجہ سے جو کیفیت نفسی دل میں پیدا ہوتی ہے اس کا نام تعجب ہے۔

جیسے: ما احسنه ، و احسن به۔

ترکیب: **اعبدوا الله**۔اعبدوا فعل امر حاضر(واؤ) ضمیر مرفوع محلاً فاعل۔لفظ الله، منصوب لفظاً مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

ترکیب: **یسروا ولاتعسروا**

یسروا فعل امر مجزوم بحذف نون۔واؤ ضمیر مرفوع محلا فاعل۔فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہ۔و حرف عطف۔لا نے ناہیہ جازمہ۔تعسروا فعل مضارع مجزوم بحذف نون واو ضمیر محلا مرفوع فاعل۔فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف۔

﴿ التمرین ﴾

مندرجہ ذیل جملوں میں خبریہ اور انشائیہ کی تمیز کرو اور تعیین کرو کہ جملہ خبریہ اور انشائیہ کا کونسا قسم ہے ۔اور ترکیب اور ترجمہ کریں۔

اعبدوا الله ،لاتشركوا به شيئا ،صلى الله عليه وسلم،لعل الساعة قريب ،اسمع بهم وابصر،آمَنوا، آمِنوا والتين والزيتون ،ليت سعيدا حاضر ،من دق الباب ،الاتاكل معنا، يسروا ولاتنفروا، من صمت نجاً، لعلكم تفلحون ،رضى الله عنه ،مادينك ،يانوح انه ليس من اهلك ،لايدخل الجنة قتات ،هل لكم من حاجة،ياليتنى اتخذت مع الرسول سبيلا ،الى ربك فارغب ،والعصران الانسان لفى خسر،

﴿ مرکب غیر مفید کی بحث ﴾

مرکب غیر مفید: وہ ہے کہ متکلم بات کر کے خاموش ہو جائے تو سامع کو نہ تو واقعہ خبر ہو اور نہ کسی بات کی طلب معلوم ہو۔مرکب غیر مفید کی چار قسمیں ہیں:

پہلا قسم مرکب اضافی وہ ہے کہ ایک اسم کی نسبت دوسرے اسم کی طرف ہو اور

دوسرے اسم کو تنوین کے قائم مقام مانا جائے جیسے غلام زید اس کے پہلے جزء کو مضاف اور دوسرے کو مضاف الیہ کہتے ہیں اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے

فائدہ: مرکب اضافی کا پہلا جز مبنی ہوتا ہے جب تک عامل کے ساتھ مرکب نہ ہو، اس کو معرب پڑھنا غلط مشہور ہے۔

دوسرا قسم مرکب بنائی وہ ہے کہ دو اسموں کو ایک کیا جائے جس کا دوسرا اسم حرف عطف کو متضمن ہو۔

اس کا حکم یہ ہے کہ اس کے دونوں جز مبنی برفتحہ ہوتے ہیں۔ جزء ثانی اس لئے مبنی ہوتا ہے کہ واو حرف کے معنی کو متضمن ہوتا ہے اور ضابطہ ہے کہ جو چیز مبنی الاصل کے معنی کو متضمن ہو وہ بھی مبنی ہوتی ہے اور مبنی علی الحرکتہ اس لئے کہ مشابہ مبنی الاصل ہے۔

اور فتحہ اس لئے کہ اخف الحرکات ہے۔

اور جزء اول اس لئے مبنی ہوتا ہے کہ اس کا آخر وسط کلمہ میں آجاتا ہے جب کہ اعراب آخر کلمہ میں جاری ہوتا ہے۔(مزید تفصیل تنویر شرح نحو میر)

فائدہ: مرکب بنائی احد عشر سے تسعة عشر تک ہے۔

مگر یاد رکھیں اثنا عشر کا جزء اول معرب ہوتا ہے کیونکہ یہ اصل میں اثنان تھا۔ جو کہ لفظاً و معناً تثنیہ کے مشابہ ہے اور تثنیہ کے لئے

ضابطہ: ہے کہ جب تثنیہ مضاف ہو تو معرب ہوتا ہے اور نون گر جاتا ہے اسی طرح اثنان و اثنتان جو تثنیہ کے مشابہ ہیں شبہ مضاف ہو کر معرب ہونگے۔

فائدہ: اسم عدد فاعل کے وزن پر آتا ہے۔ اگر وہ اسم عدد عشر کے سے مرکب ہو تو وہ بھی مبنی بر فتح ہونگے۔ جیسے: ثالث عشر مگر نقص یائی ہو تو جزء اول مبنی بر سکون جیسے: حادی عشر،

مزید فوائد اسمائے عدد کے تحت ''قدة العامل'' میں دیکھیے۔

فائدہ فائدہ: مسائل کے احکام کی جو علتیں ہوتی ہیں۔ انہیں نکتہ بھی کہا جاتا ہے۔

اس نکتہ کی دو قسمیں ہیں ۔(۱) نکتہ قبل الوقوع یعنی کوئی حکم دینے سے پہلے ہی یہ علامت اور نکتہ ذہن میں موجود ہو اس کے اعتبار سے حکم دیا جائے ۔ مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ حکم کو اس کا تابع بنایا جائے اس کے خلاف کوئی حکم نہ دیا جائے جیسا کہ منطقی اور معقولی مسائل میں ہوتا ہے۔

(۲) نکتہ بعد الوقوع یعنی کوئی حکم دینے کے بعد سوچ وفکر کی وجہ سے ایک علت اور نکتہ نکالا جائے اس سے حکم میں تقویت پیدا ہوتی ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ حکم اس علت پر موقوف ہو اس کے بغیر حکم نہ دیا جا سکے یہ نحوی اور منقولی مسائل کی شان ہے۔لہذا اگر ان احکامات کی علت مل گئی تو بہتر ہے۔ ورنہ حکم میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ بدستور چلتا رہے گا۔اس سے یہ بات معلوم ہو گئی کہ نحوی مسائل میں علت حکم کے تابع ہے بشرطیکہ حکم نقلی ہو بخلاف قسم اول کے اس میں حکم علت کے تابع ہے۔

تیسرا قسم مرکب صوتی: کہ دو اسموں کو ایک کیا جائے جس کا دوسرا اسم کسی حرف کو متضمن نہ ہو اور قبل از ترکیب مبنی ہو۔ جیسے: سیبویہ۔

اس کا حکم یہ ہے کہ اس کے بھی دونوں جز مبنی ہوتے ہیں جزء اول تو اس لئے کہ اس کا آخر وسط کلمہ میں آ گیا اور ثانی اس لئے مبنی ہے کہ وہ اسم صوت ہے۔

چوتھا قسم مرکب منع صرف: یہ ہے کہ دو اسموں کو ایک کیا جائے اور جزء ثانی ترکیب سے پہلے معرب ہو۔ جیسے: بعلبك۔

اس کا حکم: عند الاکثر جزء اول مبنی برفتحہ ہوگا اگر آخری حرف صحیح ہے جیسے: بعلبك اور اگر حرف علت ہے تو مبنی برسکون۔ جیسے: معدی کرب اور جزء ثانی معرب غیر منصرف ہے۔

اسی مناسبت سے اس کو مرکب منع صرف کہتے ہیں۔

فائدہ بعلبك یہ بعل اور بک سے مرکب ہے اور اب ملک شام کے ایک مشہور شہر کا نام بنا دیا گیا ہے۔

پانچواں قسم مرکب توصیفی: وہ ہے جو موصوف صفت سے حاصل ہو جیسے: رجل عالم

قوله بدانکه مرکب غیر مفید همیشه جزء جمله باشد ۔مرکب غیر مفید چونکہ مرکب ناقص ہے تام نہیں اس لئے ہمیشہ جملہ کا جزء بنتا ہے پورا جملہ ہرگز نہیں۔ یہ عبارت دفع دخل مقدر بھی بن سکتی ہے۔

شبہ: یہ ہوتا تھا کہ جب یہ غیر مفید ہے یعنی اس کا کوئی فائدہ ہی نہیں تو نحوی اس کو ذکر کیوں کرتے ہیں۔ مصنفؒ نے جواب دیا۔

جواب: اگرچہ یہ مرکب غیر مفید پورا جملہ نہیں بنتا لیکن جملے کا جزء تو ضرور بنتا ہے اور دوسرے جزء کے ساتھ مل کر جملہ بنتا ہے۔ جیسے غلام زید قائم . عندی احد عشر رجلا۔

قوله بدانکه هیچ جمله کمتر از دو کلمه نباشد و بیشتر راحدے نیست الخ ۔اس عبارت کو بھی سوال مقدر کا جواب بنایا جا سکتا ہے۔

سوال: یہ بات طے شدہ کہ جملے کے لئے دو کلمے یعنی مسند الیہ اور مسند کا ہونا ضروری ہے لیکن اضرب کو دیکھیے جو ایک کلمہ ہونے کے باوجود جملہ اور کلام ہے۔

جواب: کوئی جملہ ایسا نہیں جو ایک کلمہ سے بنا ہوا ہو بلکہ ہر ہر جملہ کیلئے دو کلموں کا ہونا ضروری ہے خواہ دونوں کلمے لفظوں میں ہوں۔ جیسے زید قائم یا ایک مقدر ہو جیسے اضرب اس میں ایک کلمہ مقدر ہے جو کہ ضمیر مخاطب ہے۔

فائدہ: جو ضمیریں مستتر ہوتی ان کی شکل وصورت نہیں ہوتی ہاں البتہ سمجھانے کے لئے کہا جا سکتا ہے کہ اضربُ میں ضمیر مخاطب (انت مستتر ہے۔

مصنفؒ فرماتے ہیں جملے کے لئے دو کلمات سے زائد ہو سکتے ہیں جس کی کوئی حد نہیں۔ یہ مسئلہ اختلافی ہے (''کاشفہ شرح کافیہ'' میں مطالعہ فرمائیں) (مزید تفصیل تنویر شرح نحومیر)

﴿ التمرين ﴾

ان مثالوں میں مرکب غیر مفید کی قسمیں بتاؤ۔

رسول الله۔ ستة عشر، سيبويه ۔كتاب الله۔ رسول امين۔ غلامه۔حضر موت عندی ۔ابا احد۔ بکر و یه۔ اثنا عشرة۔صوم رمضان۔ امراة سوداء۔ شذر مذر۔ غلام هذا ۔ عمرو یه۔ تسعة عشر ۔ هذا الرجل۔ بعلبك ۔اثنتا عشرة۔روف رحیم ۔رافعی ایدکم۔

قوله بدانکه چوں کلمات جمله بسیار باشد سم و نعل و حرف رابیک دیگر تمییز کردن ۔مصنفؒ اس عبارت میں مطالعہ کرنے کا طریقہ بتا رہے ہیں طالب علم کے لئے ضروری ہے کہ مطالعہ میں چند امور کو حل کرے۔

(۱) طالب علم اسم وفعل اور حرف میں امتیاز کرے اور یہ اسم وفعل کی علامات کے ذریعے حاصل ہو گا۔ان علامات کو مصنفؒ نے اگلی فصل میں ذکر کیا ہے۔

(۲) معرفہ اور نکرہ کو پہچانے۔جو کہ معرفہ اور نکرہ کے اقسام کو ضبط کرنے سے حاصل ہوگی۔

(۳) مذکر و مونث کو معلوم کرے اور یہ مذکر اور مونث کی بحث کو یاد کرنے سے معلوم ہو گا

(۴) کلمات میں معرب اور مبنی کو بھی سوچے کہ کون معرب ہے اور کون مبنی۔کیونکہ دونوں کے احکام بالکل جدا جدا ہیں۔اس کے لئے ضروری ہے کہ مبنی کے اقسام کو خوب یاد کرے۔

(۵) اعراب پر بھی خوب غور کرے رفع ہے یا نصب ہے یا جر ہے۔

(۶) وجہ اعراب بھی معلوم کرے کہ رفع ہے تو کیوں ہے اور پھر مرفوعات میں سے کون سی قسم بنتا الخ اس کے لئے ضروری ہے کہ مرفوعات منصوبات اور مجرورات کو خوب یاد کرے

(۷) عامل اور معمول میں امتیاز کرے۔اس کیلئے تمام عوامل اور بائیس معمولات کو یاد کرنا ضروری ہے

دستور مطالعه کی مزید توضیح عربی عبارت کے صحیح پڑھنے کے لئے طلباء کرام کو دو باتیں کو حل کرنا لازمی ہیں (۱) حل مفردات (۲) حل مرکبات۔

(۱) **حل مفردات**: مفرادت کو طالب علم اس طریقے سے حل کرے کہ ہر ہر مفرد کے لئے سوچے کہ یہ اسم ہے یا فعل ہے یا حرف کس کی علامت پائی جاتی ہے۔

اگر اسم ہو تو ان سوالات کو حل کریں۔

(۱) معرفہ ہے یا نکرہ اگر معرفہ ہے تو کونسی قسم ہے۔

(۲) مذکر ہے یا مونث۔

(۳) منصرف ہے یا غیر منصرف۔ اگر غیر منصرف ہے تو کونسے دو سبب یا ایک سبب قائم مقام دو سبب پائے جاتے ہیں۔

(۴) معرب ہے یا مبنی۔ اگر معرب ہے تو سولہ قسموں میں سے کونسی قسم ہے اور اعراب کیا ہے اگر مرفوع ہے تو مرفوعات میں سے کونسی قسم ہے۔

اور مبنی ہے تو اسم غیر متمکن میں سے کونسی قسم ہے۔ اگر ضمیر ہے تو پانچ انواع میں سے کونسی ہے۔

(۵) عامل کون ہے۔

اگر فعل ہو تو ان سوالات کو حل کریں۔

(۱) فعل معلوم ہے یا مجہول، لازمی ہے یا متعدی پھر متعدی میں سے کونسا ہے متعدی بیک مفعول ہے یا بدو مفعول یا بسہ مفعول۔

(۲) کہ معرب ہے یا مبنی۔ اگر معرب ہے تو فعل مضارع کے چار اقسام میں سے کونسا ہے

(۳) عامل کون ہے۔

اگر حرف ہے تو یہ سوال حل کریں

کہ یہ عامل ہے یا غیر عامل۔ اگر عامل ہے تو کونسا قسم اور غیر عامل ہے تو کونسی قسم۔ استاد کو چاہیے کہ ان کی خوب مشق کرائے اور طلباء ان کو خوب یاد کریں۔

حل مرکبات مرکبات کو اس طرح حل کریں کہ مرکب مفید یا غیر مفید۔ اگر مرکب مفید ہے تو کونسی قسم جملہ خبریہ ہے یا جملہ انشائیہ۔

اگر خبریہ ہے تو چار قسموں میں سے کونسی قسم ہے اور انشائیہ ہے تو کونسی قسم ہے۔

پھر انشاء کی دس قسموں میں سے کونسا قسم ہے۔

نیز جملہ ہے یا شبہ جملہ۔ اگر شبہ جملہ ہے تو صیغہ صفت کیا ہے اور اس کا معمول کیا ہے۔

اگر مرکب غیر مفید ہے تو پانچ اقسام میں سے کونسا ہے مثلاً اگر مرکب اضافی ہے تو مضاف کون ہے اور مضاف الیہ کون ہے اگر مرکب توصیفی ہے تو موصوف کون اور صفت کون ہے ہر صفت بحالہ ہے یا بحال متعلقہ پھر کتنے امور میں موافقت پائی جاتی ہے۔

تنبیہ: جب تک طالب علم ان امور کو حل کر کے نہیں لاتا تو اس کا مطالعہ ناقص اور عبارت غلط ہے اگر چہ اتفاقی طور عبارت درست ہی کیوں نہ صحیح پڑھتا ہو اور سبق پڑھنے کا قطعاً مستحق نہیں اسے سبق سے نکال دیا جائے۔ اساتذہ کرام مطالعہ سننے میں رعایت نہ فرمائیں۔

البتہ ان تمام سوالات کرنا ہر طالب علم سے یقیناً مشکل ہے۔ اس لیے یہ مختلف طلباء سے سوالات کیے جائیں۔ کم از ایک ایک سوال سب سے کر لیا جائے۔ دوسرے سن لیں گے تو گویا سب سے سوالات ہو گئے۔ اور طلباء ان سوالات کو سن کر پریشان ضرور ہونگے لیکن ہمت مرداں مدد خدا۔ من جد وجد۔ البتہ چند دن اساتذہ خود مطالعہ کرائیں اور اجراء بھی۔ اگر اس کے لیے ضوابط نحویہ اور نظم مائۃ عامل کی شرح قدرۃ العامل کو یاد کر لیا جائے۔

تو بہت مختصر وقت میں توقع سے زیادہ فائدہ حاصل ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ احقر نے دورہ صرف ونحو میں اس کا تجربہ کر چکا ہے۔

﴿مطالعہ سننے اور اجراء کرانے کا ایک نمونہ﴾

بندہ نے مطالعہ اور اجراء کرانے طریقہ پہلے لکھ دیا ہے۔ لیکن ایک مثال بطور نمونہ کے ذکر کر دیتا ہوں تاکہ آپ کیلیے آسانی ہو جائے۔

سب سے پہلے مفردات کا اجراء کرائیں۔

﴿مرکبات کے اجراء کرانے کا طریقہ﴾

استاذ: قرآن مجید لے آئیں اور سورت فاتحہ کھول لیں۔

شاگرد: سورت فاتحہ میں نے کھول لی ہے۔

استاذ: پہلی آیت ہے الحمدللہ رب العلمین۔ اس میں کلمات شمار کریں۔

شاگرد: کلمات چار ہیں۔(۱) الحمد (۲) للہ (۳) رب (۴) العلمین۔

استاد : یہ جواب غلط ہے مثلاً الحمد کو ایک شمار کیا ہے حالانکہ یہ دو کلمے ہیں (۱) الف لام (۲) حمد

۔**شاگرد:** الف لام تو حرف ہے۔

استاد : جی ہاں حرف بھی کلمہ ہوتا ہے۔کلمہ کی تقسیم بھول گئے ہو۔

شاگرد: آپ کی مہربانی۔میرا ذہن اس طرف نہیں گیا۔

استاد : الحمد مفرد ہے یا مرکب

شاگرد: مرکب ہے۔کہ دو کلموں سے مرکب ہے۔

استاد : مرکب میں حرف کا اعتبار نہیں ہوتا۔ذرا سوچیں کہ یہ نہ تو مرکب مفید کے اقسام سے بنتا ہے اور نہ غیر مفید کے اقسام سے۔کیوں کہ مرکب مفید دو اسموں سے یا فعل اور اسم سے مرکب ہوتا ہے۔اور مرکب غیر مفید صرف دو اسموں سے مرکب ہوتا ہے۔دونوں میں حرف بلکل اُعتبار نہیں۔

استاد : یہ بات مجھے ابھی سمجھ آئی ہے۔حالانکہ مرکب کے اقسام میں نے خوب یاد کیے ہوئے ہیں۔

استاد : اصل بات بھی اجراء سے سمجھ آتی ہے۔اب بتاؤ الحمد مفرد ہے یا مرکب

شاگرد: مفرد ہے اور کلمہ ہے۔

استاد : یہ کلمے کی کتنی قسمیں ہیں اور یہ کون سی قسم ہے۔

شاگرد: کلمے کی تین قسمیں اور یہ اسم ہے

استاد : آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ اسم ہے۔

شاگرد: الحمد میں اسم کی علامت الف لام پائی جاتی ہے

استاد : بہت اچھے۔ان علامتوں کو نہ بھولنا۔

استاذ: معرفہ ہے یا نکرہ

شاگرد: معرفہ ہے استاذ: معرفہ کی کونسی قسم ہے

شاگرد: معرف باللام ہے۔

استاذ: مذکر ہے یا مؤنث۔

شاگرد: مذکر ہے

شاگرد: آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ مذکر ہے۔

شاگرد: اس میں تانیث کی کوئی علامت موجود نہیں ہے۔

استاذ: (الحمد) واحد تثنیہ جمع میں سے کیا ہے

شاگرد: واحد ہے۔

استاذ: معرب ہے یا مبنی

شاگرد: الف لام مبنی ہے اور (حمد) معرب ہے۔

استاذ: آپ کو کیسے معلوم ہوا۔

شاگرد: مجھے معرب و مبنی کے اقسام کے لیے ضابطہ یاد ہے۔ الف لام حرف ہے اور تمام حروف مبنی اور مبنی الاصل ہوتے ہیں۔ اور (حمد) معرب اسلیے ہے کہ یہ مبنی الاصل بھی نہیں ہے اور اسم غیر متمکن کی آٹھ قسموں مین سے بھی نہیں ہے۔

استاذ: بہت خوب۔ اس ضابطہ کو یاد رکھیں۔ الف لاؔم کے حرف اور مبنی الاصل ہونے سے آپ مزید سولات سے بچ گئے۔ لیکن (حمد) کے معرب ہونے سے آپ کے سوالوں کا جواب دینا پڑیگا۔ اس میں آپ کا ہی فائدہ ہے۔

(۱) معرب کیوں ہے اور معرب کا کونسا قسم ہے۔
(۲) اسم متمکن ہے تو سولہ قسموں میں سے کونسی قسم ہے اور اگر فعل مضارع ہے تو چار قسموں میں سے کونسی قسم ہے۔
(۳) اعراب کیا ہے اور اعراب کا کونسا قسم ہے۔
(۴) محل اعراب کیا ہے (۵) عامل اعراب کیا ہے۔

استاذ: معرب کیوں ہے اور معرب کا کونسا قسم ہے۔

شاگرد: معرب کا دوسرا قسم اسم متمکن جو ترکیب میں واقع ہے۔ اور معرب اس لیے ہے کہ اپنے عامل کے ساتھ مرکب ہے۔

استاذ: اسم متمکن کی سولہ قسموں میں سے کونسی قسم ہے۔

شاگرد: سولہ قسمیں تو اعراب کی ہوتی ہیں۔

استاذ: نہیں آپ کو مغالطہ لگا ہے اعراب کی تو نو قسمیں ہیں۔ اور اسم متمکن کی سولہ قسمیں ہیں
ہدایۃ النحو اور کافیہ میں اعراب کی اقسام کا بیان ہے اور نحو میر میں اسم متمکن کی سولہ قسموں کو۔

شاگرد: یہ فرق اس اجراء ہی سے معلوم ہو رہا ہے۔ اب جواب یہ ہے کہ (الحمد) اسم متمکن کا پہلا قسم مفرد منصرف صحیح ہے۔

استاذ: اعراب کیا ہے

شاگرد: اسکا اعراب اعراب بالحرکۃ لفظی ہے اور یہ مرفوع بالضمہ لفظاً ہے۔

استاذ: مرفوعات کی کونسی قسم ہے اور وجہ اعراب کیا ہے۔

شاگرد: مبتداء ہے۔

استاذ: محل اعراب کیا ہے۔

شاگرد: الحمد کی دال ہے۔ کیونکہ یہ معرب کا آخری حرف ہے۔

استاذ: الحمد میں اس اعراب کے لیے عامل کیا ہے۔

شاگرد: عامل معنوی ہے

استاذ: عامل معنوی کن کے لیے آتا ہے۔

شاگرد: دو کے لیے(۱) مبتداء (اس میں اختلاف ہے)(۲) فعل مضارع مرفوع

استاذ: عامل کتنی قسم پر ہے

شاگرد: عامل دو قسم پر ہے لفظی اور معنوی

استاذ: عامل لفظی کتنی قسم پر ہے

شاگرد: یہ یاد نہیں۔

استاذ: ان کو تو یاد کرنا پڑیگا۔

شاگرد: مختصر اور جلدی کہاں سے یاد ہونگے۔

استاذ: نظم مائۃ عامل کے اشعار یادکرلواو[illegible] کی شرح قدۃ العامل یادکرنا شروع کردو۔ اگر کسی استاد سے پڑھ لو زیادہ بہتر ہے۔

شاگرد: الحمد للہ میں نے یاد کرلیا ہے۔ کل مناظرہ میں ان شاء اللہ میں آپ کو خوش کردوں گا

استاذ: مجھے تو ابھی امتحان دیں۔ کہ عامل لفظی کی کتنی قسم ہیں۔

شاگرد: تین قسم پر ہے(۱) حروف عاملہ(۲) افعال عاملہ(۳) اسمائے عاملہ

استاذ: اسمائے عاملہ کتنے ہیں

شاگرد: گیارہ ہیں۔

یہ تو تھا مفردات کے اجراء کرانے کا طریقہ

اب مرکبات کے اجراء کرانے کا طریقہ سمجھیں۔

﴿مرکبات غیر مفید کے اجراء کرانے کا طریقہ﴾

طالب علم نے یہ آیت الحمد للہ رب العلمین پڑھی اب سوال کا طریقہ یہ ہوگا

استاذ: رب العلمین مفرد ہے یا مرکب

شاگرد: مرکب ہے۔

استاذ: آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ مرکب ہے

شاگرد: کیونکہ رب العلمین دو کلموں سے مل کر بنا ہے۔

استاذ: مرکب کی کتنی قسمیں ہیں۔

شاگرد: نحو یر شرح تنویر سے میں نے یاد کیا ہے۔ وہاں دس قسمیں لکھی ہوئی ہیں **استاذ:** مرکب کی کونسی قسم ہے۔

شاگرد: مرکب غیر مفید۔

استاذ: مرکب ناقص کی کون سی قسم ہے۔

شاگرد: مرکب اضافی

استاذ: آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ مرکب اضافی ہے۔

شاگرد: اسمیں مضاف مضاف الیہ کی علامت کا ضابطہ پایا جاتا ہے۔

استاذ: مرکب غیر مفید جملہ ہوتا ہے یا جملے کا جزء ہوتا ہے۔

شاگرد: جملے کا جزء واقع ہوتا ہے۔

استاذ: اگر یہ جملے کا جزء واقع ہوتا ہے تو یہ مرکب اضافی کیا واقع ہو رہا ہے

شاگرد: مضاف مضاف الیہ مل کر صفت بن رہا ہے لفظ اللہ اسم جلالت کی۔

استاذ: موصوف صفت ملکر کونسا مرکب بنتے ہیں مرکب توصیفی

استاذ: مرکب توصیفی مرکب تام ہوتا ہے یا مرکب ناقص۔

شاگرد: مرکب ناقص۔

استاذ: مرکب تام اور مرکب ناقص کے ترجمہ میں کیا فرق ہوتا ہے۔

شاگرد: مرکب تام میں حکم (ہے یا نہیں) کا معنی نہیں ہوتا اور مرکب ناقص میں ہوتا ہے۔

استاذ: اس مرکب توصیفی کا اعراب کیا ہے۔

شاگرد: یہ مرکب توصیفی مجرور ہے۔

استاذ: آپکو کیسے معلوم ہوا کہ یہ مجرورر ہے۔

شاگرد: اس پر لام جارہ داخل ہے۔

استاذ: جار مجرور ملکر کیا بنتے ہیں

شاگرد: ظرف

استاذ: یہ حرف ہے اس کو ظرف کیسے کہہ رہے ہیں۔ حالانکہ ظروف تو اسماء ہوتے

ہیں۔کیاظروف کی بحث یادنہیں۔

شاگرد: استاذ محترم آپکی بات درست ہے۔لیکن جار مجرور کوترکیب کرتے مجازاظرف کہتے ہیں۔

استاذ: ظرف کی کتنی قسمیں ہیں۔

شاگرد: دوقسم پر ہے(۱)ظرف لغو(۲)ظرف مستقر

استاذ: یہ کونسی ظرف ہے

شاگرد: ظرف مستقر۔

استاذ: ظرف لغواورظرف مستقر کی ترکیب میں کیافرق ہے۔

شاگرد: قدۃ العامل میں یہ ضابطہ موجود ہے۔کہ ظرف لغوترکیب میں کچھ واقع نہیں ہوتی نہ مسندالیہ نہ مسنداورظرف مستقراپنے متعلق کے ساتھ مل کرکبھی ترکیب میں مسندالیہ بنتی ہے کبھی مسند۔

استاذ: یہاں کیاواقع ہے ۔

شاگرد: خبرواقع ہے۔

استاذ: اسکامتعلق کیانکالیں گے

شاگرد: بصریین متعلق فعل نکال تے ہیں(ثبت)اورکوفیین اسکامتعلق شبہ فعل نکانکال تے ہیں۔

اب تقدیرعبارت یہ ہوگی۔الحمد(ثبت یا ثابت)للّٰہ رب العلمین۔

استاذ: ترجمہ کرو

شاگرد: تمام تعریفیں ثابت ہیں اللہ کے لیے ایسا اللہ جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے

استاذ: اب جملہ کی ترکیب کریں۔

شاگرد:

ترکیب (الحمد) مرفوع بالضمہ لفظاً مبتداء (لام) حرف جار۔ لفظ (اللہ) مجرور بالکسرہ لفظاً موصوف۔ (رب) مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف (العالمین) مجرور بالیاء لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت ہے لفظ اللہ کی۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر متعلق ہے ثبت یا ثابت کے۔ اور یہ ثبت یا ثابت جملہ یا شبہ جملہ ہو کر خبر ہے الحمد مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ لفظاً خبریہ ہوا۔ اور معنیً انشائیہ ہوا۔

شاگرد: امر ہے۔

﴿مرکبات مفید کے اجراء کرانے کا طریقہ﴾

جملہ فعلیہ خبریہ کا اجراء

اتخذالله ابراهيم خليلا

استاذ: یہ مفرد ہے یا مرکب۔

شاگرد: مرکب۔

استاذ: مرکب کی کونسی قسم ہے۔

شاگرد: مرکب مفید ہے۔

استاذ: مرکب مفید کی کونسی قسم ہے۔

شاگرد: جملہ خبریہ۔ کیونکہ انشاء کی علامات میں سے کوئی علامت نہیں پائی جاتی۔

استاذ: جملہ خبریہ کی کونسی قسم ہے۔

شاگرد: جملہ فعلیہ۔کیونکہ اجزاء اصلیہ میں سے پہلی جزء فعل ہے۔

استاذ: جملہ فعلیہ کی پہلی جز اور دوسری جز کو کیا ہوتی ہے۔

پہلی جزء ہمیشہ مسند ہوتی ہے اس کو فعل کہتے ہیں اور دوسری جزء ہمیشہ مسند الیہ ہوتی ہے اسکو فاعل کہتے ہیں۔

استاذ: اس جملہ میں بتائیں فعل کون ہے اور فاعل کونسا ہے۔

شاگرد: اتخذ مسند ہے اور فعل ہے اور لفظ اللہ مسند الیہ ہے فاعل ہے۔

استاذ: ابراهیم خلیلا کیا واقع ہو رہے ہیں۔

شاگرد: دونوں مفعول بہ ہیں۔

استاذ: ان میں سے مسند اور مسند الیہ کون ہے۔

شاگرد: یہ مفاعیل فضلہ ہیں۔یہ مسند اور مسند الیہ واقع نہیں ہوتے۔

استاذ: بیٹا اب آپ مطالعہ کرر ہے ہیں۔مزید محنت فرمائیں۔اللہ حامی و ناصر ہو۔

البتہ یہ سمجھ لیں افعال تصییر کے دو اصل کے اعتبار سے مبتداء خبر ہیں۔

استاذ: اس جملہ **اتخذالله ابراهیم خلیلا** کی ترکیب کریں۔

شاگرد:

ترکیب اتخذ فعل۔لفظ اللہ مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل۔ابراهیم منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول اول۔خلیلاً منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول ثانی۔فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

جملہ اسمیہ خبریہ کے اجراء کا طریقہ..

نحن طلاب مجتهدون

استاذ: یہ مفرد ہے یا مرکب۔

شاگرد: مرکب۔

استاذ: مرکب کی کونسی قسم ہے۔

شاگرد: مرکب مفید ہے۔

استاذ: مرکب مفید کی کونسی قسم ہے۔

شاگرد: جملہ خبریہ۔ کیونکہ انشاء کی علامات میں سے کوئی علامت نہیں پائی جاتی۔

استاذ: جملہ خبریہ کی کونسی قسم ہے۔

شاگرد: جملہ اسمیہ۔ کیونکہ اجزاء اصلیہ میں سے پہلی جزء اسم ہے۔

استاذ: جملہ اسمیہ کی پہلی جز اور دوسری جز کو کیا ہوتی ہے۔

پہلی جزء ہمیشہ مسند الیہ ہوتی ہے اس کو مبتداء کہتے ہیں اور دوسری جزء ہمیشہ مسند ہوتی ہے اسکو خبر کہتے ہیں۔

استاذ: اس جملہ میں بتائیں مسند الیہ مبتداء کون ہے اور مسند خبر کون ہے۔

شاگرد: (نحن) مسند الیہ مبتداء ہے اور طلاب مجتہدون مسند خبر ہے۔

استاذ: طلاب مجتہدون کیا ہیں۔

شاگرد: مرکب توصیفی ہے۔

استاذ: ان نحن طلاب مجتهدون جملہ کی ترکیب کریں۔

شاگرد:

ترکیب نحن ضمیر مرفوع منفصل مرفوع محلا مبتداء طلاب مرفوع بضمہ لفظا موصوف

مجتھدون مرفوع بالواولفظاً ۔ ضمیر در و مستتر مرفوع محلا فاعل ۔صیغہ صفت اپنے فاعل سے مل کرشبہ جملہ ہوکر صفت ہے۔ موصوف اپنے صفت سے مل کرخبر ہے مبتداء کی۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

جمله انشائیه کااجراء کاطریقه۔

نعم الرجل زید

استاذ: نعم الرجل زید مفرد ہے یا مرکب۔

شاگرد: مرکب ہے۔

استاذ: مرکب مفید ہے یا غیر مفید۔

شاگرد: مرکب مفید ہے۔

استاذ: مرکب مفید کی کونسی قسم ہے۔

شاگرد: جملہ انشائیہ ہے۔

استاذ: جملہ انشائیہ تیرہ علامات میں سے کونسی علامت ہے۔

شاگرد: فعل مدح۔

استاذ: اس جملہ نعم الرجل زید کی ترکیب کریں۔

شاگرد: اس کی چار ترکیبیں ہیں۔

ترکیب (نعم) صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم۔فعل از افعال مدح رافع (الرجل) مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل۔فعل اپنے فاعل سے ملکر خبر مقدم (زید) مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر۔ مبتداء اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ۔

نوٹ: اس طرز پر ہر بحث کے اختتام پر ضرور اس کا اجراء کریں۔

توله بدانکه علامات اسم آنست که الف لام ۔مطالعہ چونکہ پہلی بات اسم

اور فعل کو پہچاننا تھا جو کہ علامت کے ذریعے ہوتا ہے اس لئے سب سے پہلے علامات کو بیان کیا جا رہا ہے۔اصطلاح میں علامت اور خاصہ ایک چیز ہیں۔

اسم کی علامات

(۱)الف لام ہونا جیسے: الحمد

(۲) تنوین ہونا جیسے: زیدٌ

(۳) شروع میں میم زائدہ ہونا۔ جیسے: مضروب

(۴)علم ہونا۔ جیسے: عمر، بکر

(۵) حروف جارہ ہونا۔ جیسے:برب الناس

اور یہ حروف جارہ سترہ ہیں۔

باء، تاء، کاف، لام، واو ، منذ، مذ ، خلا، رب حاشا، من ، عدا، فی ، عن، علی، حتی، الی

(۶) حروف نداء کا داخل ہونا جیسے: یا اللہ

اور یہ حروف ندا پانچ ہیں۔ یاء، هیا، ایا ، ای ، همزہ مفتوحہ

(۷)تصغیر ہونا۔ جیسے: رجیل

فائدہ: تصغیر کی تعریف۔تصغیر وہ اسم ہے جس میں زیادتی کی جائے قلت یا حقارت یا محبت یا عظمت کے معنی حاصل کرنے کے لئے۔قلت کی مثال:ضویرب حقارت کی مثال:رجیل محبت کی مثال:یا بنی عظمت کی مثال:قریش یہ قرش سے ہے۔

ایک مچھلی کا نام ہے جو سب مچھلیوں پر غالب ہے اسی طرح عرب کا یہ قبیلہ سب سے بڑا تھا اور سب پر غالب تھا۔

(۸)یائے نسبت ہونا۔ جیسے: بغدای

(۹) تاء متحرکہ ہونا۔ جیسے: ضاربہ

(۱۰) الف مقصورہ ہونا۔ جیسے: ضربیٰ

الف مقصورہ اس کو کہتے ہیں کہ کلمے کی آخر میں الف آئے اور کے ہمزہ نہ ہو

(۱۱) الف ممدودہ ہونا۔ جیسے: ضرباءُ

الف ممدودہ اس کو کہتے ہیں کہ کلمے کے آخر میں الف آئے اوراس کے بعد ہمزہ ہو

(۱۲) جمع اقصیٰ ہونا۔

جمع اقصیٰ کی علامت یہ ہے کہ حرف اول ودوئم مفتوح ہواوراس کے بعد الف ہواس کے بعد اگر ایک حرف تھا تو وہ مشدد ہوگا جیسے:دواب

اگرایک حرف ہے تو پہلا مکسوراور دوسرایاء ساکن ہو تیسرا حسب عامل جیسے:ضوراب

اگر تین حرف تھے تو پہلا مکسوراور دوسرایاء ساکن ہو جیسے:مضاریب

(۱۳) اضافت ہونا۔ جیسے: غلام زید

فائدہ صرف مضاف ہونا اسم کا خاصہ ہے کیونکہ فعل اور جملہ بھی کبھی کبھی مضاف الیہ ہوتے ہیں۔ مضاف الیہ ہونا اگر اسم کا خاصہ ہوتو غیر اسم یعنی فعل اور جملہ مضاف نہ بنتے حالانکہ فعل اور حرف بھی بنتے ہیں جیسے یوم ینفع الصدقین صدقهم اس میں یوم مضاف ہے اور ینفع فعل مضاف الیہ بن رہا ہے۔تو معلوم ہوا کہ صرف مضاف ہونا ہی اسم کا خاصہ ہے۔(مزید تفصیل تھو یرشرح نحومیر)

(۱۴) موصوف ہونا۔ جیسے: رجل عالم

(۱۵) مسندالیہ ہونا۔ جیسے: زید قائم

(۱۶) تثنیہ ہونا۔ جیسے: رجلان

(۱۷) جمع ہونا۔ جیسے: رجال

فائدہ یہ شبہ ہوسکتا ہے۔کہ فعل بھی تو تثنیہ اور جمع ہوتا ہے جیسے فعلا فعلوا۔

جواب یہ ہوگا کہ اس میں تثنیہ اور جمع فاعل کی ہے نہ کہ فعل کی کیونکہ الف تثنیہ اور واو جمع یہ ضمائر ہیں۔اور ضمیر اسم ہے نہ کہ فعل۔باقی رہی یہ بات فعل کے تثنیہ اور جمع نہ ہونے کی وجہ کیا ہے۔وہ یہ

ہے کہ فعل کے اندر معنی حدثی ہوتے ہیں اور معنی حدثی اسم جنس ہوتا ہے اور اسم جنس میں قلت وکثرت برابر ہے۔ جس طرح کہ مصدر کی شان ہے کہ نہ وہ تثنیہ ہوتا ہے اور نہ جمع قاعدہ مشہور ہے۔

(۱۸) حروف مشبہ بالفعل ہو داخل ہونا۔

اور یہ کل چھ ہیں۔

ان ، ان ، کان، لیت ، لکن، لعل

(۱۹) تنوین مقدر ہونا۔ مثال جیسے: اضرب

(۲۰) کسرہ ہونا: مثال جیسے: غلام

(۲۱) لانفی جنس کا داخل ہونا۔ مثال جیسے: لا رجل قائم

(۲۲) یاولا مشبھین کا داخل ہونا۔ جیسے: ض مازید قائما

لام وتنوین حرف جر مسندالیہ منسوب داں
پس مصغر وتثنیہ مجموع و مضاف داں
پس تائے متحرکہ موصوف ایں علامت اسم داں
نظم کردم آنچہ دیدم در کتب نحویاں

قولہ علامات فعل آنست ۔

فعل : فعل کے لئے علامات یہ ہیں۔

(۱) حروف اتین ہیں جیسے: یضرب،تضرب ، اضرب ،نضرب

(۲) لفظ قد ہے۔ جیسے:قد افلح

(۳) سوف ہے جیسے: سوف تعلمون

(۴) لفظ سین ہے جیسے: سیضرب

(۵) حروف جوازم ہیں۔

(۶) حروف نواصب ہے۔

اور حرف نواصب چار ہیں ان، لن، کی، اذن

(۷) امر ہے	جیسے: اضرب
(۸) نہی ہے	جیسے: لا یضرب
(۹) لا نفی ہے	جیسے: لا یضرب
(۹) ثقیلہ اور نون خفیفہ ہے	جیسے: اضربنّ
(۱۰) مبنی برفتحہ	جیسے: ضرب
(۱۱) الف ضمیری ہے	جیسے: ضربا
(۱۲) واو ضمیری ہے	جیسے: ضربوا
(۱۳) تاء ساکنہ ہے	جیسے: ضربت
(۱۴) نون ضمیری ہے	جیسے: ضربن
(۱۵) تاء متحرکہ ہے	جیسے: ضربت
(۱۷) تما ضمیری ہے	جیسے: ضربتما
(۱۸) تم ضمیری ہے	جیسے: ضربتم
(۱۹) تن ضمیری ہے	جیسے: ضربتن
(۲۰) نا ضمیری ہے	جیسے: ضربنا

اشعار علامات فعل۔

سین سوف جازمہ قد تائے ساکن امرداں
اتصال تائے فعلت نہی ایں علامت فعل داں

فائدہ: **الا سناد اليه هذه انفع علامات الاسم**۔ اسی لیے ہراسم میں یہ علامت ہوتی ہے اور کوئی علامت نہ ہو پھر موجود بالفعل ہونا ضروری نہیں بلکہ صلاحیت ہی کافی ہے اور ہراسم میں مسند الیہ ہونے کی صلاحیت ہے اور وہ یہ ہے کہ معنی مستقل ہو اور وضع کے اعتبار سے زمانہ نہ ہو یہ ہر اسم میں ہے ۔

فائدہ فعل ماضی کی دوعلامتیں (۱) تاء ساکنہ کوقبول کرے (۲) قد کوقبول کرے۔

لھذا اسماء افعال بمعنی ماضی خارج ہوجائیں گے۔

فعل مضارع کی دوعلامتیں ہیں (۱) لم جازمہ کوقبول کرے (۲) یاء مخاطبہ کوقبول کرے۔

لھذا اسماء افعال بمعنی مضارع خارج ہوجائیں گے۔

فعل امر کے لئے دوعلامتوں کا اکٹھے ہونا ضروری ہے (۱) طلب پر دلالت ہو باعتبار صیغہ کے (۲) یائے مخاطبہ کوقبول کرے۔

لھذا اسماء افعال بمعنی امر خارج ہوجائیں گے۔

علامات حرف حرف کی علامت یہ ہے کہ اسم وفعل کی علامات سے خالی ہونا۔ یہ تجر وحروف کی علامت ہے۔

فائدہ علامت کی دوقسمیں ہیں۔ (۱) وجودی (۲) عدمی۔ ان میں سے علامت وجودی فعل اور اسم کو دے دی گئی اس لیے کہ حرف کی بنسبت فعل اور اسم اصل ہیں اور علامت عدمی کی بنسبت علامت وجودی اصل ہے اور اصل کے لائق اصل ہی ہے بایں وجہ ان دونوں کو علامت وجودی دے دی گئی اور علامت عدمی حرف کو دے دی گئی اس لیے کہ بنسبت اسم اور فعل کے حرف ادنی ہے اور علامت عدمی وجودی کی بنسبت ادنی ہے اور ادنی کے مناسب ادنی ہی ہوا کرتا ہے۔ بایں وجہ حرف کو علامت عدمی دی گئی ہے۔ جیسا کہ شعر ہے:

در حرف ہرگز نباشد اے عزیز

از علامات اسم وفعل ہیچ چیز

﴿ التمرین ﴾

كتاب الله ـ تعلمين ـ قانتان ـ اشربوا ـ بل ـ لسوف يعطيك ـ اما ـ محمد ـ اقطعن ـ مسلمون ـ نورث ـ مدني ـ الجنة ـ برب الناس ـ يره ـ امرائة سواداء ـ نعم ، نعم ـ
يا بني صليت ـ كل ـ ا تكذب ـ من ـ من ـ ال ـ الشهر الحرام

قوله بدانکہ جملہ کلمات عرب بر دو قسم است معرب و مبنی ـ مصنفؒ نے مبتدی طلباء کی آسانی کے لئے معرب ومبنی کی تعریف حکم سے کردی جس طرح علم صرف میں حرف اصلی وزائدہ کی تعریف حکم سے کی جاتی ہے ـ جس کی تحقیق ''املاء الصرف'' میں ملاحظہ فرمایئے ـ

تفصیل مقام معرب و مبنی:

معرب کی تعریف: هو اسم ركب مع عامله ولا يشبه مبني الاصل ـ

معرب وہ اسم ہے جو مرکب ہو اپنے عامل کے ساتھ اور مبنی الاصل کے مشابہ نہ ہو ـ

وجہ تسمیہ: معرب اعراب سے ہے جس کا معنی ہے ظاہر کرنا اس پر بھیؔ چونکہ عراب ظاہر ہوتے ہیں اس لئے اس کو معرب کہتے ہیں ـ

معرب کا حکم: عامل کے بدلنے سے اس کا آخر بدل جاتا ہے ـ جیسے: قام زيد ورئيت زيدا ومررت بزيد

اقسام معرب: معرب کی دو قسمیں ہیں:

(۱) اسم متمکن جب کہ ترکیب میں واقع ہو ـ

(۲) فعل مضارع جب کہ نون تاکید اور نون جمع مونث سے خالی ہو ـ

بحث دوم معرب کے لیے چار چیزیں ہونی ضروری ہیں ـ

(۱) اعراب یعنی جس کے ذریعہ عامل کا اثر ظاہر ہوتا ہے ـ

(۲) عامل یعنی جو معرب میں اعراب کا تقاضہ کرنے والے معنی پیدا کردے ـ

(۳) سبب اعراب یعنی وہ معنی جو اعراب کو چاہتے ہوں ـ

(۴) محل اعراب یعنی جس پر اعراب جاری ہوتا ہے اور یہ معرب کا آخری حرف ہوتا ہے۔
بحث سوم معرب کے اعراب کو رفع نصب جر سکون کہا جاتا ہے۔ اور مبنی کے القاب کو ضم فتح کسر اور وقف کہا جاتا ہے۔
یادرہے کہ مبنی میں اکثر تنوین نہیں آتی برخلاف معرب کے وہ تنوین کو قبول کرتا ہے۔ بشرطیکہ کوئی مانع نہ ہو جیسے غیر منصرف۔
بحث چہارم اسم کے اندر اصل معرب ہونا ہے۔ لہذا کوئی اسم مبنی الاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ مبنی عارضی ہے۔
اور حروف کے اندر مبنی ہونا اصل ہے لہذا سارے حروف مبنی الاصل ہوتے ہیں۔
اور فعل نہ بالذات اعراب کو چاہتا ہے اور نہ بناء کو بلکہ کبھی معرب ہوتا ہے۔ کبھی مبنی لہذا افعال میں سے ماضی اور امر حاضر معروف مبنی ہیں۔ اور فعل مضارع اور نہی اور امر بالام معرب ہیں۔
اس لیے کہ فعل اپنے معنیٰ پر دلالت کرنے میں درمیانی درجہ رکھتا ہے نہ تو بالکل مستقل جیسا کہ اسم ہوتا ہے اور نہ ہی بالکل غیر مستقل بلکہ ایک جہت سے مستقل اور ایک جہت غیر مستقل ہے بایں وجہ درمیانی درجہ دیا گیا ہے۔
تحقیق: عموماً یہی کہا جاتا ہے کہ عامل کی وجہ سے معرب کا آخر بدلتا ہے مگر تحقیق یہ ہے کہ عامل معرب پر داخل ہو کر معرب مین معنیٰ پیدا کرتا ہے پھر وہ معنیٰ اعراب کا تقاضا کرتا ہے پھر وہ اعراب داخل ہوتا ہے جس کی وجہ سے معرب کا آخر تبدیل ہوتا ہے۔ جیسے: قام زید لہذا اعراب سبب قریب ہوا اور معنیٰ مقتضی سبب بعید اور عامل سبب ابعد ہوا۔
مبنی کی تعریف: مبنی کی تعریف معرب کے خلاف ہوگی جس کی تین صورتیں ہیں (۱) جو خود مبنی ہو جیسے حروف۔
(۲) کسی دوسرے مبنی کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے مبنی ہو جیسے: قام ھٰؤلاء میں ھٰؤلاء یہ دونوں بالاتفاق مبنی ہیں۔

(۴) نہ تو خود مبنی ہو اور نہ ہی مبنی اصل کے ساتھ مشابہت ہو لیکن عامل کے ساتھ مرکب نہ ہو بلکہ مفرد ہو جیسے زید۔ بکر وغیرہ یہ آخری قسم ابن حاجب کے یہاں مبنی اور علامہ زمخشری کے نزدیک معرب ہے۔

مبنی کا حکم عامل کے بدلنے سے آخر نہ بدلے۔

وجہ تسمیہ: مبنی بناء سے ہے جس کا معنی ہے مضبوط اور اس کا آخر بھی ایسا مضبوط ہوتا ہے کہ عامل کے بدلنے سے نہیں بدلتا اس لئے اس کو مبنی کہتے ہیں۔

مبنی کے اقسام مبنی کی چھ قسمیں ہیں۔(۱) تمام حروف۔

(۲) فعل ماضی معلوم و مجہول۔

(۳) فعل امر حاضر معلوم۔ یہ تینوں مبنی الاصل ہیں۔

(۴) فعل مضارع جس کے ساتھ نون تاکید ثقیلہ یا خفیفہ یا نون جمع مونث کا نہ ہو۔

(۵) اسم غیر متمکن۔

(۶) اسم متمکن جب کہ تنہا ہو ترکیب میں نہ ہو۔

فائدہ علامہ ابن حاجب کے نزدیک اسماء معدودہ قبل از ترکیب مبنی ہیں جیسے زید، عمر۔ اور دوسرے نحاۃ کے نزدیک جو اسماء بعد از ترکیب معرب ہیں وہ قبل از ترکیب معرب ہیں۔ مبنی جو اسماء بعد از ترکیب مبنی ہیں وہ قبل از ترکیب مبنی ہیں۔

ترکیب: **ولا تأکلوا اموالکم الی اموالکم،**

(لا تاکلوا): لا ناہیہ جازمہ تاکلوا فعل۔ واو ضمیر مرفوع محلاً فاعل۔ (اموال) منصوب لفظاً مضاف (ھم) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ۔ (الی) حرف جار اموال مجرور لفظاً مضاف۔ (کم) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور ملکر متعلق لا تاکلوا کے۔ پھر فعل اپنے فاعل اور مفعول اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

ترکیب : **آمنت باللہ** ۔ آمنت فعل بافاعل۔ با حرف جار۔ لفظ اللہ مجرور بالکسرہ لفظاً جار مجرور مل کر متعلق آمنت کے۔ امنت فعل بافاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ

« التمرين »

ان مثالوں میں بتائیں کہ معرب کون ہے۔ اور مبنی کون ہے اور کونسا قسم ہے۔

علم ، امین ، یضربن ، تعلمون ، اکتسب ، اکتسب ، اولئک لم تنصر ، الذی ، لایقیمونک ، ستة عشر ، ان ، زید ، بخ بخ ،

« التمرين »

ان امثلہ میں معرب ومبنی بتائیں اور ترجمہ اور ترکیب کریں

القرآن کتاب اللہ ، اولئک هم الصادقون ، هل اکلت برتقالا ، نحن طلاب مجتهدون ، هولاء البنات الصالحات ، ان اخوک ، قل امنت باللہ ثم استقم ، فاتبعنی اهدک صراطا سویا ، متی ترجع ، هو الذی یصورکم فی الارحام ، اصحابی کالنجوم فبایهم اقتدیتم ، اهتدیتم ، هذا ذکر مبارک ،

قوله اسم غیر متمکن اسمیست که با مبنی اصل ۔ اسم غیر متمکن وہ ہے جو مبنی الاصل کے مشابہ ہو۔

فائدہ مبنی الاصل تین چیزیں ہیں (۱) تمام حروف (۲) فعل ماضی معلوم و مجہول (۳) فعل امر حاضر معلوم ۔ میر سید شریف کے نزدیک ان تینوں میں سے کسی کے ساتھ اسم کی مشابہت ہو جائے تو وہ اسم غیر متمکن ہو جاتا ہے۔

حرف کے ساتھ مشابہت کی مثال ضمائر ہیں۔

اور فعل ماضی کے ساتھ مشابہت کی مثال هیهات جو بعد کے ساتھ۔

اور امر حاضر کے ساتھ مشابہت کی مثال نزال جو انزل کے معنی میں۔

اور دیگر نحاۃ کے نزدیک اسم کے غیر متمکن ہونے کے لیے حرف کے ساتھ مشابہت ضروری ہے

کیونکہ حرف کا مبنی الاصل ہونا اتفاقی ہے اور فعل ماضی اور امر حاضر کے مبنی اور مبنی الاصل ہونے میں اختلاف ہے۔ جس کی وجہ سے انکی مشابہت مبنی بنانے میں کام نہ دیگی۔

مشابہت کے اقسام: اسموں کی مشابہت مبنی الاصل کے ساتھ چند قسم پر ہے۔

(۱) **شبہ وضعی** کہ اسم وزن میں حرف کے مشابہ ہوں یعنی اسم ایک حرفی یا دوحرفی ہو۔ کیونکہ اسم میں کم ازکم تین حرف کا ہونا ضروری ہے۔لھذا اگر اسم میں دوحرف ہوں تو اس میں اپنی وضع ایک حرف کم ہوگیا۔ اور اگر ایک ہوتو دوحرف کم ہوگئے ۔ جس کی وجہ سے یہ اسم وزن میں حرف کے برابر ہوگیا جیسے قمت میں (ت) ایک حرفی ہے جو کہ ب کے مشابہ ہے اور قمنا میں (نا) دوحرفی ہے جو کہ (قد) اور (بل) کے مشابہ ہے۔ اسمائے مضمرات میں شبہ وضعی ہے کیونکہ اکثر ضمیروں کی وضع ایک حرف یا دوحرف پر ہے اور باقی طرداً للباب ان پر محمول ہیں۔

تنبیہ اب اور اخ معرب ہیں اگر چہ دوحرفی ہیں لیکن حقیقتاً تین حرفی ہیں اس لیے کہ انکا اصل ابو ،اخو تھالہذا یہ مشابہت عارضی ہوئی۔

(۲) **شبہ معنوی**: اسم کسی حرف کے معنی کو وضعاً متضمن ہو۔اس کی پھر دوقسمیں ہیں۔

(۱) حرف موجود کے معنی کو متضمن ہو۔ جیسے اسماء شرطیہ حرف شرط کو اور اسماء استفہام حرف استفہام کے معنی کو متضمن ہیں۔

(۲) حرف غیر موجود کے معنی کو متضمن ہو۔ جیسے اسماء اشارہ۔ اس معنی کے لئے حرف وضع ہونا چاہیے اس لئے کہ یہ معنی غیر مستقل ہے اور معنی غیر مستقل کے لئے حرف وضع ہوتا ہے لیکن اس معنی وضع نہیں کیا گیا۔

فائدہ : ائ شرطیہ۔ جیسے: ایما الاجلین قضیت اور ائ استفہامیہ۔ جیسے: ای الفریقین احق بالامن معرب ہیں کیونکہ اضافت کی وجہ سے مشابہت ضعیف ہوگئی ہے۔

(۳) **شبہ استعمالی** :اسم استعمال اور عمل میں حرف کے مشابہ ہو یعنی عامل بنے لیکن معمول

نہ بنے۔جیسے اسماء افعال۔

(٤)**شبہ افتقاری**:اسم میں حرف جیسی احتیاجی پائی جائے۔جیسے اسمائے موصولہ اور (اذا) اور (حیث) اور بعض ظروف۔

(٥) **شبہ اھمالی**:اسم حرف کی طرح مہمل واقع ہو یعنی نہ عامل بنے اور نہ معمول جیسے اسمائے اصوات اور حروف مقطعات

اسم غیر متمکن کے اقسام

اسکی آٹھ قسمیں ہیں: (۱) مضمرات (۲) اشارات (۳) موصولات (۴) اسمائے افعال (۵) بعض ظروف (٦) اسمائے اصوات (۷) اسمائے کنایات (۸) مرکب بنائی۔

فائدہ اسماء غیر متمکنہ کا ان اقسام میں کا حصر نہیں ہے بلکہ اسکے علاوہ اور اقسام بھی ہیں۔اس لیے کہ جو اسماء بھی مبنی ہیں خواہ ہمیشہ کے لیے مبنی ہوں جیسے مضمرات یا عارضی طور پر مبنی ہوں جیسے لا رجل ،یا رجل۔ یہ اسماء بھی اسماء غیر متمکنہ ہیں۔

بحث مضمرات

یہ مضمر کی جمع ہے۔یہ میم کے فتحہ کے ساتھ اور مضمر اسم مفعول کا صیغہ ہے اضمار مصدر سے بمعنی پوشیدہ رکھنا۔مضمر اور ضمیر ایک چیز ہیں اور دل کو بھی ضمیر اس لئے کہتے ہیں کہ وہ بھی پوشیدہ ہوتا ہے اور ضمیر کو ضمیر اس لیے کہا جاتا ہے وہ پوشیدہ ہوتی ہے۔

ضمیر کی تعریف: ما وضع لمتکلم او مخاطب اوغائب تقدم ذکرہ لفظا اومعنا او حکما۔ضمیر وہ اسم ہے جو متکلم یا مخاطب یا ایسے غائب کے لئے موضوع ہو جس کا تذکرہ پہلے لفظا یا معنًا یا حکماً ہو چکا ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ ضمیر کی تین قسمیں ہیں۔(۱) ضمیر متکلم جیسے انا (۲) ضمیر مخاطب جیسے ایاک (۳) ضمیر غائب جیسے ہو۔

اور تعریف ہی میں مرجع کی تقسیم کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔کہ مرجع کی تین قسمیں ہیں۔(۱) مرجع

لفظی (۲) مرجع معنوی (۳) مرجع حکمی۔

مرجع لفظی جیسے: ضرب زیدٌ غلامَهٗ

مرجع معنوی جیسے: اعدلو ھوا اقرب للتقوی۔

مرجع حکمی: جس کا مرجع نہ لفظاً مقدم ہواور نہ معناً مقدم ہو بلکہ اس کے بعد مفرد ہو جو اس کی تفسیر کر رہا ہو۔ جیسے: نعم رجلاً۔ ربہ رجلاً جواداً۔ اس ضمیر کو ضمیر مبہم کہتے ہیں۔

(۲) جس کا مرجع نہ لفظاً مقدم ہواور نہ معناً مقدم ہو بلکہ اس کے مابعد میں جملہ ہو جو اس کی تفسیر کر رہا ہو۔ اگر یہ ضمیر مذکر ہو تو اس کو ضمیر شان کہتے ہیں جیسے قل ھو اللہ احد۔ اور اگر ضمیر مؤنث کی ہو تو اس کو ضمیر قصہ کہتے ہیں جیسے وانها زینب قائمة

فائدہ: ضمیر کی چند تقسیمیں ہیں۔

پہلی تقسیم : باعتبار مدلول کے۔ اسکی تین قسمیں ہے (۱) متکلم (۲) غائب (۳) مخاطب۔

دوسری تقسیم : باعتبار اعراب کے تین قسم پر ہے (۱) مرفوع (۲) منصوب (۳) مجرور۔

تیسری تقسیم : باعتبار ظہور اور عدم ظہور کے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ بارز۔ اور مستتر

فائدہ: ضمیر کی دو قسمیں ہیں (۱) ضمیر متصل (۲) ضمیر منفصل۔

ضمیر متصل : ھو ما لایصح به الابتداء ولا یقع بعد الا۔ ضمیر متصل وہ ہے جو مبتداء نہ بن سکے اور الا استثنائیہ کے بعد واقع بھی نہ ہو سکے سوائے ضرورت شعری کے۔ یعنی جو بذاتہٖ غیر مستقل ہو اور اس کا تلفظ بغیر ملائے دوسرے کلمے کے نہ ہو سکے۔ جیسے: غلامی، ضربت، اکرمك۔

ضمیر منفصل: ھو ما یصح به الابتداء ویقع بعد الا ضمیر منفصل وہ ہے جو مبتداء بن سکے اور الا استثنائیہ کے بعد واقع ہو سکے۔ جیسے: انا مومن۔ ما قام الا انا۔

ضمیر متصل تین قسم پر ھے۔

(۱) ضمیر مرفوع متصل جیسے ضربت، ضربنا سے ضربن تک
(۲) ضمیر منصوب متصل جیسے ضربنی ضربنا سے لے کر ضربھن تک یہ فعل کے ساتھ متصل کی مثال ہے۔
(۳) مجرور متصل جو مضاف سے متصل ہوں جیسے غلامی الخ اور جو جار کے ساتھ متصل ہو جیسے لی لنا الخ

ضمیر منفصل دو قسم پر ھے :

(۱) مرفوع جیسے انا نحن سے ھن تک
(۲) منصوب جیسے ایای سے لے کر ھنّ تک۔
یاد رکھیں۔ مجرور ہمیشہ متصل ہوتی ہے منفصل نہیں۔
ضمیر متصل کی تین قسمیں ہیں۔ مرفوع، منصوب مجرور اور منفصل کی دو قسمیں ہیں۔ مرفوع، منصوب۔ یہ پانچ انواع ہوئی۔

فائدہ: ضرورت تو نوے ضمیر کی تھیں اس لئے کہ چھ غائب اور چھ مخاطب اور چھ متکلم کے لئے جن کا مجموعہ اٹھارہ بنتا ہے اب پانچ کو اٹھارہ سے ضرب دی جایئے تو نوے ضمیریں بنتی ہیں لیکن متکلم کے لئے صرف دو صیغہ مستعمل ہیں اور غائب اور مخاطب کے لئے پانچ پانچ اب بارہ بارہ صیغے ہوئے کیونکہ تثنیہ غائب اور تثنیہ غائبہ فعلا، فعلتا میں الف ضمیر فاعل ہے جو ایک ہے۔ اور تثنیہ مخاطب اور تثنیہ مخاطبہ فعلتما میں تما ضمیر فاعل ہے جو ایک ہے۔ اور بارہ کو پانچ سے ضرب دی تو کل ساٹھ ضمیریں ہوئیں۔

فائدہ ضمائر کیلئے احکامات۔

پہلا حکم: استتار ہے۔ ضمیر کی دو قسمیں ہے (۱) بارز (۲) مستتر،

ضمیر بارز: ماله صورة ظاهرة فی الترکیب نطقاً وکتابۃً ۔ جیسے: اَن رئیتُک

ضمیر مستتر: مایکون خفیاًغیر ظاهر فی النطق والکتابة وہ ہے جو نہ تلفظ میں آئے اور نہ لکھنے میں بلکہ اس کیلئے واقع میں کوئی لفظ ہی نہ ہو جیسے ضــــرب میں ضمیر مستتر ہے۔ ضمیر مرفوع متصل کے علاوہ باقی سب ضمیریں ۔ یعنی ضمیر مرفوع منفصل اور منصوب متصل و منفصل اور ضمیر مجرور متصل ۔ یہ سب ضمیریں ہمیشہ بارز ہوتی ہیں ۔ مستتر ہرگز نہیں۔

جس کی مستتر ہونے کی تفصیل یہ ہے کہ ماضی کے صرف دو صیغے واحد مذکر غائب اور واحدہ مونثہ غائبہ مستتر ہوسکتی ہے اور مضارع متکلم کے پانچ صیغوں میں مستتر ہوسکتی ہیں۔

(۱) واحد متکلم جیسے اضرب میں انا۔

(۲) جمع متکلم جیسے نضرب میں نحن۔

(۳) واحد مذکر غائب میں جیسے یضرب میں ھو۔

(۴) واحدہ مونثہ غائبہ جیسے تضرب میں ھی۔

(۵) واحد مذکر مخاطب جیسے تضرب میں انت۔

فائدہ صفات میں یعنی اسم فاعل اسم مفعول اسم تفضیل الخ میں مطلقا ہمیشہ ضمیر مستتر ہوتی ہے۔ ان میں ضمیر بارز ہرگز نہیں ہوسکتی۔

فائدہ مستتر کی دو قسمیں ہیں۔(۱) جائز الاستتار۔ (۲) واجب الاستتار۔ جائز الاستتار واحد مذکر غائب اور واحدہ مونثہ غائبہ مضارع اور ماضی میں ہوتی ہے اور صیغہ صفتہ میں مطلقا جائز ہے اور واجب الاستتار پانچ جگہ میں ہوتی ہے۔ اور وہ پانچ مقام یہ ہیں۔

(۱) واحد متکلم۔

(۲) جمع متکلم فعل مضارع معلوم میں۔

(۳) واحد مذکر مخاطب فعل مضارع معلوم میں۔

(۴) واحد مذکر مخاطب امر حاضر معلوم۔

(۵) اسماء افعال بمعنی امر کے۔

فائدہ ضمیر شان اور ضمیر قصہ سے مقصود واقعہ کی عظمت کو بیان کرنا ہوا کرتا ہے اس لئے کہ کسی چیز کو پہلے بصورت ابہام ذکر کیا جاتے اور بعد میں بصورت تفصیل ذکر کیا جائے تو مخاطب اور سامع کے ذہن میں اس کی عظمۃ اور منزلۃ بڑھ جاتی ہے اور وہ اوقع فی النفس ہوتی ہے۔

فائدہ مبتدا اور خبر کے درمیان صیغہ مرفوع منفصل کا لایا جاتا ہے جس کے لیے دو مقام ہیں

پہلا مقام: جب مبتداء اور خبر دونوں معرفہ ہوں اس کے درمیان لائی جاتی ہے جیسے زید ھو القائم۔

دوسرا مقام: مبتداء معرفہ ہو اور خبر اسم تفضیل مستعمل بہ من ہو جیسے کان زید ھو افضل من عمرو میں ھو۔ اور اسکا نام صیغہ فصل رکھا گیا ہے کیونکہ یہ مبتدا اور خبر کے درمیان فصل کرتی ہے

فائدہ بعض نحوی اس کو حرف قرار دیتے ہے کیونکہ یہ نسبت غیر مستقل پر دلالت کرتا ہے اور بعض اس کو اسم قرار دیتے ہیں۔

« پانچوں انواع کی تعریف و ترکیب »

ضمیر مرفوع متصل: وہ ہے جو فعل سے ملی ہوئی ہو اور ترکیب میں فاعل یا نائب فاعل واقع ہو۔ جیسے: ضَربتَ، ضُربتَ

ضمیر مرفوع منفصل: وہ ہے جو فعل سے علیحدہ ہو۔ اگر یہ فعل سے پہلے ہو ابتداء کلام میں ہو تو ترکیب میں مبتداء واقع ہوتا ہے جیسے ھم یجادلون۔ انت مذکرٌ اور اگر فعل کے بعد ہو تو فاعل جیسے ما قام الا ان۔ اراغب انت یا تاکید جیسے قمت انت۔

ضمیر منصوب متصل: وہ ہے جو فعل یا اسم الفعل سے ملی ہوئی ہوتی ہے اور مفعول بہ واقع ہو۔ جیسے: ضربك یا حرف مشبہ بالفعل سے ملی ہو اور ترکیب میں اسم واقع ہو۔ جیسے: انك

ضمیر منصوب منفصل: وہ ہے جو فعل سے علیحدہ ہو اور ترکیب میں ہمیشہ مفعول واقع

ہوتی ہے خواہ فعل سے مقدم ہو یا مؤخر۔جیسے: ایاک نعبد۔

ضمیر مجرور متصل: وہ ہے جو حرف جر یا مضاف سے ملی ہوئی ہو۔جیسے: لی ، غلامی

فائدہ: ضمائر کے مبنی ہونے کی وجہ شبہ وضعی ہے اور باقی مضمرات طرداً للباب ۔دوسری وجہ شبہ افتقاری ہے۔کہ یہ قرائن کے محتاج ہیں۔جب تک قرائن نہ ہوں اس وقت تک تعیین نہیں ہوسکتا۔ خواہ متکلم ہو یا مخاطب ہو یا غائب۔

شبہ علم صرف میں پہلے غائب کے صیغے پھر مخاطب کے پھر متکلم کے ذکر کیئے جاتے ہیں۔

جواب : علم صرف میں جزء اول یعنی فعل سے بحث ہوتی ہے اور چونکہ فعل میں اصل غائب کے صیغے ہیں اور علم نحو میں فاعل سے بحث ہوتی ہے۔

ترکیب : **جئتک لا کرامک** (جئت) فعل با فاعل (کاف) ضمیر منصوب محلا مفعول بہ (لام) حرف جار (اکرام) مجرور لفظاً مضاف (ک) ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ۔ مرفوع معناً فاعل ۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہے جئت فعل کے۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب : **ھم ملائکۃ الرحمٰن** (ھم) ضمیر مرفوع محلا مبتداء۔ملائکہ مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف۔الرحمن مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر۔مبتدا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ التمرین ﴾

ضمائر کی تعیین کریں کہ کونسی قسم ہے اور ترجمہ اور ترکیب بھی کریں۔

اللھم ایاک نعبد ،نحن مجتھدون فی الدرس،اقراء کتابک ،لہ ملک السموات والارض،فادخلی فی عبادی،قل ھو اللہ احد، ھذاخیرلک،ھی باکیۃ،لی اربعۃاصدقاء، انھا فاطمۃقاریۃ، ھم ملائکۃ الرحمن،اھدناالصراط المستقیم، وجعلنا نومکم سباتا، علمتن، علمک،من انت، رحمتی وسعت

کل شئی ،اغسل یدیک، انتن مسلمات،

قولہ قسم دوم اسمائے اشارات

بحث اسمائے اشارات

اسم اشارہ کی تعریف : ما وضع لتعیین المشار الیہ ۔ اسم اشارہ وہ اسم ہے جو مشار الیہ پر دلالت کرنے کیلئے وضع کیا گیا ہو۔

فائدہ: اشارہ کے لیے چار چیزیں ضروری ہیں۔

(۱) وہ لفظ جس کے ذریعہ اشارہ کیا جائے یعنی اسم اشارہ۔

((۲) وہ چیز جس کی طرف اشارہ کی جائے یعنی مشار الیہ ۔

(۳) وہ شخص جس کے لیے اشارہ کیا جائے یعنی مشار لہ۔

(۴) وہ شخص جو خود اشارہ کرے یعنی مشیر۔

اسماء اشارہ کے پانچ الفاظ ہیں چھ معنوں کے لئے۔

ذا واحد مذکر کے لئے ہے۔

ذان حالت رفعی اور ذین حالت نصبی وجری میں تثنیہ مذکر کے لئے ہے۔

اور تا، تی ،تہ، تھی، ذہ ،ذھی واحدہ مونث کے لئے۔

تان حالت رفعی تین حالت نصبی جری میں تثنیہ مونث کیلئے۔

اولاء جمع مذکر اور جمع مونث دونوں کیلئے آتا ہے۔ اور یہ اولا الف ممدودہ (اولاء) کے ساتھ آتا ہے اور الف مقصورہ (اولی) کے ساتھ بھی آتا ہے۔

فائدہ مشار الیہ کے تین درجے تھے (۱) مشار الیہ قریب ہو (۲) مشار الیہ بعید ہو۔ (۳) مشار الیہ متوسط ہو۔ اسم اشارہ جو کاف اور لام سے خالی ہو تو مشار الیہ قریب کیلئے معین کیا ہے کیونکہ یہ قلیل الحروف ہے۔

اور وہ اسم اشارہ جو لام اور کاف کے ساتھ ہو جیسے ذالک تو یہ مشار الیہ بعید کے لئے ہے اس لئے

یہ کثیر الحروف ہے۔

اور وہ اسم اشارہ جو صرف کاف ہو جیسے ذاك یہ متوسط کے لئے ہے۔اس لئے یہ متوسط ہے تو مشار الیہ بھی متوسط کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

فائدہ کبھی اسماء اشارہ کے شروع میں ہا تنبیہ کا داخل کیا جاتا ہے۔جس سے مخاطب کو مشار الیہ پر تنبیہ کرنی ہوتی ہے تا کہ مخاطب اس سے غافل نہ ہو۔جیسے **هذا، هذان، هولاء**۔

فائدہ کبھی اسماء اشارہ کے آخر میں حروف خطاب لاحق کیا جاتا ہے۔

پہلی وجہ: جس کی وجہ یہ ہے کہ مخاطب کی تعیین کرنے کے لیے۔کہ مخاطب مفرد ہے یا تثنیہ ہے یا جمع ہے اور مخاطب مذکر ہے یا مونث ہے۔

تنبیہ حروف خطاب سے اسم اشارہ واحد، تثنیہ، جمع نہیں ہوتا۔طلباء کرام کو غلطی لگتی ہے کہ ذالکم کو جمع مذکر کہہ دیتے ہیں اور ذالکن کو جمع مونث کہتے ہیں۔حالانکہ یہ واحد کے لئے ہیں۔اور یہ حرف خطاب تو صرف مخاطب کا تعین کرتے ہیں۔

فائدہ اور یہ حروف خطاب بھی پانچ لفظ ہیں چھ معانی کیلئے لَكَ، کما، کم، لکِ، کنّ اور اسمائے اشارہ کو حروف خطاب کے ساتھ ضرب دی جائے تو پانچ کو پانچ میں ضرب دینے سے تو ۲۵ صورتیں بنتی ہیں۔جیسے ذالک ذاکما الخ۔

فائدہ یہ حروف خطاب حروف ہیں۔

دلیل: اگر یہ اسم ہوں تو اسم اشارہ کو مضاف ماننا پڑیگا حالانکہ یہ مبنی ہیں جو مضاف نہیں ہو سکتے۔

فائدہ اور اسم اشارہ اور کاف خطاب حرفی کے درمیان مزید بعد پیدا کرنے کے لیے لام لایا جاتا ہے۔اور یہ لام زائدہ ہوتا ہے چارہ نہیں۔جیسے: ذالك

ضابطہ لام کاف کے بغیر اسم اشارہ کے ساتھ لاحق نہیں ہوتا۔

فائدہ ذان، ذین۔ تان، تین میں اختلاف ہے بعض ان کو معرب کہتے ہیں کیونکہ یہ تثنیہ ہیں ان کا آخر حالت رفعی اور نصبی میں مختلف ہو رہا ہے لہذا یہ معرب ہوئے۔

جمهور: کے نزدیک یہ مبنی ہیں اور یہی بات درست ہے۔
باقی رہی یہ بات کہ اختلاف کیوں ہوتا ہے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ یہ عامل کی تبدیلی سے نہیں بلکہ واضع نے حالت رفعی کے لئے ذان، تان کو الگ وضع کیا ہے اور حالت نصبی جری کے لئے ذین، تین کو الگ وضع کیا ہے۔

نیز وجہ شبہ جس طرح ذا میں ہے ایسے ذان، تان میں بھی ہے۔

فائدہ ذین، تین میں یاء ساکن ماقبل مفتوح ہے اور قاعدہ یہ جب واو یاء ساکن ماقبل مفتوح ہو تو ان کو الف سے تبدیل کرنا جائز ہے۔ لہذا ان کو حالت نصبی میں ذان، تان پڑھنا جائز ہے یہی وجہ ہے کہ ایک قرآءت میں ہے: ان هذان لسحران

فائدہ اسم اشارہ کی جمع اولیٰ میں ہمزہ کے بعد واو لکھی جاتی ہے تا کہ اسم اشارہ اور حرف جر (الیٰ) میں فرق ہو جائے ورنہ یہ واو پڑھنے میں بالکل نہیں آتی۔

فائدہ (ا) اسمائے اشارہ شبہ افتقاری کی وجہ سے مبنی ہیں کیونکہ یہ اشارہ حسی یا عقلی کی طرف محتاج ہیں۔ تو یہ قرینہ خارجیہ یا صفت کے ساتھ متعین ہوتا ہے۔

ترکیب: **اولئک لم یؤمنوا**۔ اولئك اسم اشارہ مرفوع محلا مبتداء۔ لم حرف جازم۔ یؤمنوا فعل مضارع مجزوم بحذف نون۔ واو ضمیر مرفوع محلاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب: **تلک المرءۃ صالحۃ** تلك اسم اشارہ مرفوع محلاً موصوف۔ المرءۃ مرفوع بالضمہ لفظاً صفت۔ موصوف صفت مل کر مبتداء۔ صالحۃ مرفوع بالضمہ لفظاً خبر۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

ترکیب: **باللہ لافعلن کذا** (با) حرف جار (اللہ) مجرور لفظاً۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا اقسم فعل مقدر کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر قسم (لام) تاکیدیہ ابتدائیہ (افعلن) صیغہ واحد متکلم مؤکد بانون تاکید ثقیلہ (انا) ضمیر درو مستتر

مرفوع محلاً فاعل (کذا) اسم کنایہ منصوب محلاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ جواب قسم۔

التمرین

ان مثالوں میں اسم اشارہ بتائیں اور ترکیب کریں

ذالک الکتاب لاریب فیہ. ھذا من فضل ربی. تلک حدود اللہ. تلک بتلک. ما رایت بعینی ھاتین مثل محمد. ھذا مطبخ وھذہ ارواتہ. کذالک العذاب. اولئک ھم خیر البریۃ.. ھؤلاء کفرۃ فجرۃ. تلک المرء ۃ صالحۃ. ذانک عالمان جیدان. تلک کوس. ھاتان شجرتان مثمرتان. اولئک الاساتذۃ عطوفون. ھذہ سبیلی. ذالک بذالک. لاتقربا ھذہ الشجرۃ.

قولہ قسم سوئم اسمائے موصولات

بحث اسمائے موصولہ

اسمائے غیر متمکن کی تیسری قسم اسم موصول ہے۔ اسم موصول کی تعریف۔

(۱) ھو اسم یحتاج وجملۃ او مؤل بجملۃ و الی عائد ۔

موصول وہ اسم ہے جو محتاج ہو جملہ کی طرف یا مؤل بہ جملہ کی طرف۔

صلہ کی تعریف: **الصلۃ ھی الجملۃ تذکر بعدہ فتتمم معناہ**

صلہ وہ جملہ کہلاتا ہے۔ جو اسم موصول کے بعد واقع ہو اور اس کے معنی کو مکمل کرے جیسے الذی قام میں قام فعل فاعل الذی اسم موصول کا صلہ ہے۔

اسمائے موصولہ کی دو قسمیں ھیں: (۱) اسمائے موصولہ خاصہ (۲) اسمائے موصولہ مشترکہ۔

اسمائے موصولہ خاصہ: وہ ہیں جو ایک لفظ ایک معنی کے لیے ہو۔ جیسے الذی واحد مذکر کے لئے اللذان حالت رفعی میں اور اللذین حالت نصبی میں تثنیہ مذکر کے لئے۔ التی

واحدہ مونثہ کے لئے السلتان، حالتِ رفعی میں السلتین حالت نصبی میں تثنیہ مونث کے لئے اور الذین، الالی جمع مذکر کے لئے اور اللائی اللواتی یہ جمع مونث کے لئے۔

(۲) اسمائے موصولہ مشترکہ جو لفظ واحد جمیع معانی کے لئے آتا ہے یعنی جس میں مفرد، تثنیہ، جمع، مذکر، مونث سب شریک ہیں یہ (من ، ما ای، ذو، الف لام بمعنی الذی، ذا)

ضابطہ **والصلة جملة خبرية ولا بد من عائد فيها يعود الى الموصول** موصول کا صلہ ہمیشہ جملہ خبریہ ہوا کرتا ہے جس میں عائد کا بھی ہونا بھی ضروری ہے جو کہ موصول کی طرف لوٹے۔ اور عائد موصول کی بحث میں ہمیشہ ضمیر ہوتا ہے۔ مطلق عائد نہیں ہوتا جس طرح مبتداء کی بحث میں مراد ہوتا ہے۔

ضابطہ ضمیر عائد اسم موصول خاص میں مطابق لانا واجب ہے۔ اور اسم مشترک میں دو وجہ جائز ہے یعنی لفظ یا معنی کی رعایت کرنا جائز ہے۔ جیسے: **ومن الناس من يقول امنا بالله و باليوم الاخر وما هم بمومنين**۔

الْ موصول: جو اسم فاعل اور اسم مفعول پر داخل ہوتا ہے۔ یہ بھی اسم موصول بمعنی الذی سب معانی کے لئے آتا ہے۔ جیسے: الضارب بمعنی الذی ضَرَب، المضروب بمعنی الذی ضُرِب

ضابطہ الف لام کے موصولہ ہونے کے لیے دو شرطیں ہیں۔

(۱) الف لام عہد خارجی نہ ہو ورنہ ابہام نہ ہوگا جب ابہام نہ ہوگا تو اسم موصول کیسے ہو سکتا ہے

(۲) اسم فاعل اور اسم مفعول کا معنی تجدد و حدوث والا ہو دوام استمرار والا نہ ہو۔ ورنہ یہ صفت مشبہ ہوگا اور صفت مشبہ پر الف لام موصولی نہیں آتا۔

قولہ **ایٌ وایۃ معرب است** فائدہ کا بیان ہے۔ یا ایک وہم کا ازالہ کیا گیا ہے۔

چونکہ تمام اسماء موصولہ مبنی ہوتے ہیں اس لئے ایٌ ، ایۃ کو بھی کوئی مطلقاً مبنی نہ سمجھ لے تو بتا دیا کہ ایٌ ، ایۃ کی چار حالتیں ہے۔

پہلی حالت: ایٌ کا مضاف الیہ مذکور ہو اور صدر صلہ بھی مذکور ہو جیسے ايهم هو قائم

دوسری حالت: ایٌ کا مضاف الیہ اور صدر صلہ دونوں محذوف ہوں جیسے ای قائم۔

تیسری حالت: مضاف الیہ محذوف ہو اور صدر صلہ مذکور ہو جیسے ای ھو قائم۔

چوتھی حالت: مضاف الیہ مذکور ہو اور صدر صلہ محذوف ہو جیسے ثم لننزعن من کل شیعة ایهم اشد اس میں ای کا مضاف الیہ مذکور ہے اور اسکا صدر صلہ محذوف ہے پہلی تین حالتوں میں ای، ایة معرب ہیں اور چوتھی حالت میں مبنی ہوتا ہے۔ (ہمع)

فائدہ اس چوتھی حالت میں مبنی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اسماء موصولہ میں تو شبہ افتقاری پائی جاتی ہے اور اس صورت میں زیادہ احتیاجی پائی جاتی تھی پہلی احتیاجی تو نفس صلہ کی تھی اب دوسری احتیاجی صدر صلہ کی ہوگئی کہ وہ محذوف ہو چکا ہے۔

اور مبنی علی الضم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ ظروف غایات کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔

فائدہ ذو موصولی اور ذو صاحبی میں چند فرق ہیں۔

فرق اول: ذو موصولی کا معنی الذی ہے اور ذو صاحبی کا معنی ہے صاحب۔

فرق دوئم: ذو موصولی کا مدخول جملہ ہوتا ہے اور ذو صاحبی کا مدخول مفرد ہوتا ہے۔

فرق سوئم: ذو موصول مبنی ہوتا ہے اور ذو صاحبی معرب ہوتا ہے۔

ذا موصولی کے لیے تین شرائط ھیں۔

(۱) یہ ما استفہامیہ یا من استفہامیہ کے بعد واقع ہو۔

(۲) اسم اشارہ کا معنی مراد نہ ہو۔

(۳) ذا کو من اور ما کے ساتھ کلمہ واحدہ نہ بنایا گیا ہو۔

فائدہ اسماء اشارہ اور اسماء موصولہ کے مبنی ہونے کی وجہ شبہ افتقاری ہے کہ اسماء اشارات مشار الیہ کے محتاج ہوتے ہیں اور اسماء موصولہ صلہ کے محتاج ہوتے ہیں۔

فائدہ: موصول کی دو قسمیں (۱) موصول اسمی (۲) موصول حرفی۔ یہاں تک موصول اسمی کی بحث تھی اور موصول حرفی حروف مصدریہ کو کہتے ہیں جس کے لیے صلہ ہمیشہ فعل ہوگا اور یہ موصول حرفی

فعل کومصدر کی تاویل میں کردیتے ہیں۔مزید تفصیل ضوابط نحویہ میں دیکھیے۔

ترکیب: **ھوالذی یصورکم فی الارحام**

ھو ضمیر مرفوع محلاً مبتداء۔الذی اسم موصول۔یصور فعل مرفوع بالضمہ لفظاً۔ضمیر درو مستتر معبر باھومرفوع محلاً فاعل۔کم ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ۔فی حرف جار۔الارحام مجرور بالکسرہ لفظاً۔جار مجرور مل کر متعلق یصور فعل کے۔فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ ہوا موصول کا۔موصول صلہ مل کر خبر ہوئی مبتداء کی۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

ترکیب: **خیرالناس من ینفع الناس**۔خیر مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف۔الناس مجرور بالکسر لفظاً مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا ہوا۔من موصولہ۔ینفع مرفوع بالضمہ لفظاً فعل۔ضمیر درو مستتر معبر بھو فاعل۔الناس منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صلہ ہوا۔موصلہ اپنے صلہ سے مل کر خبر ہوئی مبتداء کی۔مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب: **زید بالبلد** (زید) مرفوع لفظاً مبتداء (با)حرف جار (البلد) مجرور لفظاً۔جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہے مستقر کے۔مستقر متعلق سے مل کر خبر
۔مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

التمرین

ان مثالوں میں اسمائے موصولہ بتائیں اور ترجمہ اور ترکیب کریں

قدافلح المومنون الذین ھم فی صلواتھم خاشعون ،لااعبدماتعبدون،خیر الناس من ینفع الناس، اتقو النار اللتی وقودھا الناس والحجارۃ، جائنی ذو جائک ایھم اشد علی الرحمن عتیاً،الا ساتذۃ الذین ادبو نی احبھم ،المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ، اولئک الذین حبطت اعمالھم ،توفیت التی کانت مریضۃ،نجح الذین کانو ایجتھدون۔

قولہ **قسم چہارم اسمائے افعال ۔**

﴿ بحث اسماء افعال ﴾

اسماء غیر متمکنہ میں سے چوتھا قسم اسماء افعال کا بیان ہے۔ اسماء جمع ہے اسم کی اور افعال جمع ہے فعل کی۔

تعریف: اسم الفعل ھو ماناب عن الفعل معناً و استعمالًا ۔ اسم فعل وہ ہے جو معنی اور استعمال میں فعل کے قائم مقام ہو۔ استعمال سے مراد یہ ہے کہ عامل تو بنے لیکن معمول ہرگز نہ بن سکیں۔

فائدہ: جمھور نحات کا اختلاف ہے کہ یہ اسماء افعال لفظ فعل پر دلالت کرتے ہیں یا معنی فعل پر۔ فرق ترکیب میں ہوگا۔ اگر افعال لفظ فعل پر دلالت کریں تو ترکیب افعال کی ہوگی اور یہ عامل بنیں گے اور ان کے لیے فاعل بنے گا۔

اور اگر معنی پر دلالت کریں تو ترکیب اسمائے افعال کی ہوگی اور اسمائے افعال ہی عامل بنیں گے اور ان کے لیے فاعل بنے گا۔

پہلا مذہب: کہ ھیھات لفظ بَعدَ پر دلالت کرتا ہے تو ترکیب بَعدَ کی ہوگی اور یوں ترکیب کی جائے گی ۔ ھیھات بمعنی بعد اور بعد صیغہ واحد مذکر عامل ہوگا اور آگے فاعل بعد ہوگا۔

دوسرا مذہب: یہ اسمائے افعال معنی فعل پر دلالت کرتے ہیں مثلاً جو بعد کا معنی ہے وہ ھیھات کا معنی ہے اب ترکیب ھیھات کے لیے ہوگی عامل ھیھات اور فاعل ھیھات کے لیے ہوگا۔

وجہ تسمیہ: چونکہ یہ ذات کے اعتبار سے اسم ہیں اور معنی کے اعتبار سے فعل اس لئے ان کا نام اسم الفعل رکھا گیا ہے۔

اسمائے افعال کی باعتبار معنی کے تین قسمیں ہیں۔

قسم اول بمعنی ماضی (ھیھات) بمعنی بعد (شتان) بمعنی افترق (سرعان) بمعنی

سرع۔

قسم دوم بمعنی امر حاضر یہ کثیر ہیں۔ (روید) ای امهل ۔ (صه) ای اسکت

(حی) بمعنی اقبل۔ (مه) بمعنی انکفف ۔ (نزال) بمعنی انزل۔

(تراك) بمعنی اترك (ها) بمعنی خذ ۔ (مكانك) بمعنی اثبت ۔

(امامك) بمعنی تقدم (وراك) بمعنی تاخ ۔ (اليك) بمعنی تنحّ

(ایه) بمعنی امض فی حدیثك (دونك) بمعنی خذ (علیك) بمعنی الزم (آمین) بمعنی استجب (هیت وهیا) بمعنی أسرع (ویها) بمعنی إغر، (علی الامر) بمعنی اقبل علیه (الی الامر) بمعنی عجل الیه (بالامر) بمعنی عجل به

قسم سوم اسمائے افعال بمعنی مضارع یہ قلیل ہیں:(اوّہ) بمعنی اتوجع (اف) بمعنی اتزجر (وی، وا، واها) بمعنی اتعجب ۔ ویکانه لا یفلح الکفرون

تقسیم ثانی باعتبار اصالت وعدم اصالت کے:

اسمائے افعال کی باعتبار اصالت وعدم اصالت کے تین قسمیں ہیں۔

قسم اول موضوع: ماوضع من اول امره اسم الفعل ولم یستعمل فی غیره جوابتدأ اس کے لئے موضوع ہوں۔جیسے شتّانَ ۔

قسم دوم منقول :۔ماوضع فی اول الامر لمعنی ثم انتقل الی اسم الفعل ۔

اس کی پھر تین صورتیں ہیں۔

(۱) ظرف سے منقول ہوں جیسے: مكانك ،دونك ہیں اس میں جزءاول اسم فعل ہےاور جزء ثانی اپنی حالت پر قائم رہتی ہے۔تو مکانك میں مکان اسم فعل ہےاور کاف ضمیر مجرور متصل اپنے حال پر قائم ہے۔

(۲) جارمجرور سے منقول ہو جیسے:علیك، الیك اس میں بھی ظرف کی طرح تفصیل ہے

(۳) مصدر سے منقول ہو جیسے:روید زیدا۔

فائدہ:من لم یستطع فعلیه بالصوم ،علی اسم فعل ہےاور ھاء فاعل اورباء زائدہ اورالصوم

مفعول ہے۔

قسم سوم معدول: جیسے: نزال، تراك جو انزل، اترك سے معدول ہیں۔

ضابطہ: اسمائے افعال جو منقول اور معدول ہیں وہ ہمیشہ امر حاضر کے معنی میں ہوتے ہیں۔

ضابطہ: اسمائے افعال جو معدول ہیں وہ قیاسی اور غیر محصور ہیں اور یہ ہمیشہ (فعالِ) کے وزن پر آتے ہیں اور ہر فعل ثلاثی مجرد تام متصرف سے آتا ہیں اور ثلاثی مزید سے آنا نادر اور شاذ ہیں جیسے:(دراك) بمعنی أدرِك (بدار) بمعنی بادرْ۔(مزید تفصیل تنویر شرح نحومیر)

فائدہ: (حیهل) متعدی بنفسہ اور علی، لام، با، کے ساتھ ہوتا ہے ور یہ مرکب ہے (حیَ) بمعنی اقبل اور (هلاً) التی الحث و العجلة پھر الف گرا کر حیهل بلاتنوین اور مع التنوین حیهلاً پڑھا جاتا ہے۔ کلها فصیح۔

فائدہ: اسمائے افعال سب معرفہ ہیں لیکن یہ قول مرجوح ہے۔ جمہور کے نزدیک وہ اسمائے افعال جو تنوین کو قبول نہیں کرتے ہیں وہ ہمیشہ معرفہ ہیں اور جو ہمیشہ قبول کرتے ہیں وہ نکرہ ہوتے ہیں اور جو کبھی قبول کرتے ہیں اور کبھی نہیں کرتے جس وقت قبول کریں گے اس وقت نکرہ ہوں گے اور جس وقت قبول نہیں کریں گے اس وقت معرفہ ہوں گے اس لیے کہ یہ تنوین نکرہ ہے یعنی تنکیر کے لیے ہے۔

الحاصل: اسم الفعل تعریف و تنکیر کے اعتبار سے تین قسم پر ہے۔

(۱) ہمیشہ معرفہ ہو۔ جیسے: (نزال تراك، بله)

(۲) ہمیشہ نکرہ ہو۔ جیسے: (واهاً، ویهاً)

(۳) منون ہو تو نکرہ اگر غیر منون ہو تو معرفہ۔ جیسے: (صَهٍ، صَهْ)

فائدہ: (هات) اور (تعال) فعل غیر متصرف ہیں کیونکہ فعل کی علامت کو قبل کرتے ہیں اور

فائدہ: هلم اہل حجاز کے نزدیک اسم فعل ہے جو لازمی بھی ہوتا ہے جیسے أحضُر بمعنی حاضر ہو۔ اور متعدی بھی جیسے ایت۔

بنوتمیم کے نزدیک فعل ہے۔اس لیے کہ یاء مخاطبہ کوقبول کرتا ہے۔ **هلمی** فعل غیر متصرف ہے۔

فائدہ اسماءافعال کے مبنی کی وجہ یہ ہے کہ ان میں شبہ استعمال پائی جاتی ہے یعنی عامل تو بنتے ہیں لیکن معمول نہیں بنتے۔

ترکیب : روید زیدا (روید) اسم فعل ناصب بمعنی امہل (انت) ضمیر درو مستتر مرفوع محلا فاعل (زیدا) منصوب بالفتحہ لفظا۔اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

ترکیب : **هَـذا** (هـا) اسم فعل ناصب بمعنی خذ (انت) ضمیر درو مستتر مرفوع محلا فاعل (ذا) منصوب محلا مفعول بہ ۔اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

ترکیب : **هیهات زید** (هیهات) اسم فعل رافع بمعنی بعد (زید) مرفوع لفظاً فاعل۔اسم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب : **آمین رب العلمین**۔ آمین اسم فعل بمعنی استجب تواستجب فعل ضمیر مستتر معبر بانت مرفوع محلاً فاعل۔رب منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف۔العلمین مجرور بالیاء لفظاً مضاف الیہ۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ۔ استجب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

﴿ التمرین ﴾

حی علی الصلوة ،هاؤم اقراؤ کتابیه،علیکم بالصدق،امامک ،ورائکم یاسعید،فلاتقل لهما اف ،هیهات هیهات لما توعدون ،الیک یاخالد، آمین رب العالمین، یاسلیم مکانک، شتان زید وعمرو،یاصدیقی،هلم الی الغداء المبارک ،علیکم بسنتی وسنة خلفاء الراشدین، ویکانه لایفلح الکفرون ،قالت هیت لک،هذا، هات کتابی، والمقصود امامکم،مه یازید،بله شریفا، سرعان عبدالله،

بحث اسماء اصوات

قوله قسم پنجم اسمائے اصوات ۔ پانچواں قسم مبنی کا اسماء اصوات ہے اصوات جمع ہے صوت بمعنی آواز اور اگر بمعنی تصویت ہو تو آواز دینا

اسمائے اصوات دو قسم پر ہیں۔

قسم اول: هو اسم يصوت به ما لا يعقل او صغار الانسان اسم صوت وہ ہے کہ غیر ذوی العقل کی آواز دی جائے یا چھوٹے بچے کو آواز دی جائے۔ جیسے اونٹ کو پانی پلانے کے لئے اواز دیجاتی ہے جئی جئی بکری کو ماما بھیڑ کو عاعا۔

قسم دوم: ما يحكى به صوت من الاصوات المسموعة۔ کسی آواز کو نقل کیا جائے خواہ خوشی کے وقت نکلے یا غمی کے وقت نکلے۔ جیسے: کوے کی آواز کو (غاق غاق) کہتے ہیں اور ضرب کی آواز کو (طاق طاق) اور پتھر گرنے کی آواز کو (طق طق) اور خوشی کے وقت کی آواز کو ۔ (بخ بخ) جیسے آپ نے فرمایا (بخ بخ) يا ابا هريرة واہ واہ اے ابوھریرہؓ۔ یہ اسمائے اصوات مبنی ہیں شبہ اہمالی کی وجہ سے کیونکہ یہ نہ عامل بنتے ہیں اور نہ معمول۔

اور یہ اسمائے اصوات از قبیل مفردات میں سے ہیں۔

بحث ظروف

قوله قسم ششم ظرف ۔ ظرف وہ اسم ہے جو جگہ یا وقت پر دلالت کرے۔ تو اسمائے ظروف یہ دو قسم پر ہیں (۱) ظرف زمان (۲) ظرف مکان۔ ظرف بمعنی برتن۔

ظرف زمان : وہ ہے جو وقت پر دلالت کرے جیسے: اذ، اذا، متى كيف، كيفما، ايان امس، مذ، منذ، قط، قبل، عوض ، بينا، بينما، الأن، قبل، بعد

ظرف مكان: وہ ہے جو جگہ پر دلالت کرے جیسے: حيث، هنا، ثَمّ، اين اور اسمائے جہات ستہ مقطوع عن الاضافت۔ اور ظروف مبہمہ مشترکہ بین الزمان والمکان (انى، لدى، لدن) اور

(قبل، بعد) بھی بعض احوال میں ان میں سے ہیں۔

۔ اسمائے ظروف کے معانی اور تفصیل ﴾

(**اذ**) بمعنی جس وقت، ماضی کے لئے آتا ہے اگر چہ مضارع پر کیوں نہ داخل ہو۔جیسے:اذ قام زید،اذ زید قام۔

علت بناء-:اس لیے مبنی ہے کہ اس میں شبہ وضعی ہے۔یعنی دوحرفی ہونا۔

﴿ **اذا** ﴾ بمعنی جس وقت، جب کہ۔اچانک۔

: اذ ا- یہ اذا زمانہ مستقبل کیلئے آتا ہے۔اگر چہ ماضی پر داخل ہو جاتے تو وہ اکثر زمانہ مستقبل کے ساتھ خاص ہو جاتی ہے جیسے اذا جاء نصر الله

فائدہ کبھی محض ظرفیت کے لئے۔جیسے:و اللیل اذا یغشی۔

اور کبھی مفاجات کے لئے بھی آتا ہے۔ مفاجاۃ باب مفاعلہ کا مصدر ہے جس کا معنی کسی چیز کو اچانک لے لینا یا کسی چیز کو اچانک پالینا تو اذا کبھی کسی چیز کے اچانک ہونے پر یا ملنے پر دلالت کرنے کے لئے آتا ہے جیسے:خرجت فاذا زید فی الباب ۔

بناء کی وجه -: اذا میں شبہ افتقاری ہے کہ جملے کی طرف مضاف ہوتا ہے۔

﴿ **متیٰ** ﴾ بمعنی (کس وقت) یہ دو معنوں کے لئے آتا ہے۔

(ا) شرط جازم۔جیسے متی تسافر اسافر (۲) استفہامیہ۔جیسے:متی نصر الله۔

یہ استفہام اور شرط کے معنے کو متضمن ہوا کرتے ہیں۔

علت بناء-: ہمزہ استفہام کے معنی کو متضمن ہے۔اگر شرطیہ ہو تو پھر حرف شرط کے معنی کو متضمن ہے۔

﴿ **کَیفَ** ﴾ بمعنی (کیسے) یہ حال دریافت کے لئے آتا ہے۔

جیسے کہا جاتا کیف انت تو کیسا ہے یعنی اچھا ہے یا بیمار ہے اور حال سے مراد صفت ہوتا ہے۔

فائدہ یہ یہ کیف کبھی خبر واقع ہوتا ہے جیسے کیف انت۔

اسی طرح افعال ناقصہ کی خبر کنت کیف یا کیف کنت۔

اورحال بھی واقع ہوتا ہے جیسے کیف تکفرون باالله۔

اسی طرح مفعول بہ بھی واقع ہوتا ہے جیسے کیف جئت۔

اور کبھی افعالِ قلوب کا مفعول ثانی: جیسے: کیف ظننت الامر۔

علت بناء: اس کے مبنی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں شبہ معنوی ہے کہ ہمزہ استفہام کے معنی کو متضمن ہے۔

﴿أیَّانَ﴾ بمعنی (کب) یہ اسم استفہام ہے۔جس سے زمانہ استقبال کی تعین مطلوب ہوتی ہے یہ استفہام کے لئے آتا ہے۔جیسے: ایان یوم الدین۔

فائدہ: یہ کبھی شرط جازمہ بھی ہوتی ہے۔جیسے: ایان تجتهد اجتهد یہ بھی شبہ معنوی کی وجہ سے مبنی ہے۔

﴿قطّ﴾ بمعنی (کبھی) ماضی منفی کے لئے اور استغراق نفی کا فائدہ دیتا ہے۔جیسے: ما اکل زید فاکهۃً قط۔شبہ جمودی کی وجہ سے مبنی ہے۔

﴿عَوضُ﴾ بمعنی (ہرگز) مستقبل کی نفی کے لئے آتا ہے اور استغراق نفی کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے: لا اترك صلوةً عوض، یہ دونوں بھی شبہ معنوی لام استغراق کے معنی میں ہونے کی وجہ سے مبنی ہیں۔

﴿امس﴾ اس کی دو حالتیں ہیں۔

پہلی حالت: امس معرفہ ہو بمعنی گزشتہ دن یہ مبنی علی الکسر ہوگا اور منصوب محلاً ہوگا بنا بر ظرفیت

دوسری حالت: جب مضاف ہو یا اس پر الف لام داخل ہو جائے یا نکرہ کرلیا جائے تو ان تینوں صورتوں میں بالاتفاق معرب ہوا کرتا ہے جیسے مضیٰ امسنا۔

﴿مُذْ، مُنْذُ﴾ یہ دو معنوں کے لئے آتے ہیں (۱) اول مدت کے لئے جس وقت (متیٰ) کا

جواب دینے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ جیسے کوئی سوال کرے: متی ما رایت زیدا جواب ما رائیته مذ یوم الجمعة یہاں اول مدت والا معنی ہے۔

(۲) جمیع مدت والا معنی ہو جب کہ (کم) کے جواب بننے کی صلاحیت ہو۔ جیسے: کم مدۃً ما رایت زیدا ، ما رایت منذ یومان.

علت بناء: مذ میں تو شبہ وضعی پائی جاتی ہے کہ اس کی وضع دو حرف پر ہے اور منذ کو بھی اس پر محمول کیا گیا ہے۔

﴿ لَمَّا ﴾ یہ ظرف زمان ماضی کے لئے آتا ہے بمعنی (جس وقت) اور یہ شرط و جزاء کا تقاضا کرتا ہے جو کہ دونوں فعل ماضی ہونگے۔

لما: اگر مضارع پر داخل ہو جائے تو پھر حرف جازم اور اگر ماضی پر داخل ہو جائے تو حرف شرط، اگر ان دو کے علاوہ ہو تو استثناء کے لیے آتا ہے۔

﴿ الآن ﴾ ظرف زمان موجودہ وقت کے لئے۔ ظرف زمان ماضی کے لئے۔

علت بناء: فی کے معنی کو متضمن ہے تو شبہ معنوی ہے۔

﴿ بَيْنَا بَيْنَمَا ﴾ اس کا اصل (بین) نون کے فتحہ کو اشباع کیا تو بینا ہو گیا ان کے بعد اکثر جملہ اسمیہ ہوگا اور قلیلا جملہ فعلیہ بھی آتا ہے۔

فائدہ: اصل (بین) مکان کے لئے اور کبھی زمان کے لئے بھی آتا ہے۔ جیسے: ساعة الجمعة بین خروج الامام و انقضاء الصلوة (الحدیث) لیکن جب اس کے ساتھ جب (الف) یا (ما) زائدہ لاحق ہو جاتی ہے تو زمان کے ساتھ مختص ہے۔

ظروف مکان

﴿ أَيْنَ ﴾ (أَنّٰى) دو معنوں کے لئے آتے ہیں۔

(۱) استفہام جیسے: این تذھب اذھب الی تقعد۔

(۲) شرط جازم۔ جیسے: این تجلس اجلس ، انی تقعد اقعد یہ مبنی ہیں شبہ معنوی کی وجہ سے

اورانی کیف کے معنی میں بھی آتا ہے۔جیسے: فأتو حرثکم انی شئتم ای کیف شئتم۔

قبل، بعد ، قدام ، خلف ، فوق ، تحت ،یمین ، شمال ،امام ، وراء ، یہ ظروف غایات ہیں۔جن کی چار صورتیں ہیں ۔جن میں سے تین حالتوں میں معرب اور ایک حالت میں مبنی ہیں۔

(۱) مضاف الیہ مذکور ہو۔

(۲) مضاف محذوف ہونسیاً منسیاً یعنی متکلم کی نیت اور قصد میں باقی نہ ہو۔

(۳) مضاف الیہ محذوف ہو اور متکلم کی نیت اور قصد میں لفظ باقی ہوں۔ان تینوں حالتوں معرب ہوتے ہیں۔

(۴) مضاف الیہ محذوف ہو اور متکلم کے ارادہ اور نیت میں فقط معنی باقی ہو اس صورت میں مبنی ہوں گے۔ یہ ظروف غایات شبہ افتقاری کی وجہ سے مبنی ہیں۔

ان کا نام ظروف غایات رکھا جاتا ہے اس لئے کہ کلام کی غایت ان کا مضاف الیہ ہوتا ہے لیکن جب مضاف الیہ حذف ہو گیا تو کلام کی غایت یہی بن گئے اسی وجہ سے ان کا نام ظروف غایات رکھا گیا ہے۔

﴿حیث﴾ یہ ظرف مکان مبنی علی الضم ہے یہ اکثر جملہ کے طرف مضاف ہوا کرتا ہے جیسے سنستدرجهم من حیث لا یعلمون اس کی مبنی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ حیث لازم الاضافۃ ہے جملہ کے طرف لیکن حقیقت میں یہ جملہ میں جو مصدر ہے اس کے طرف مضاف ہوتا ہے اور یہ بات ظاہر ہے چونکہ وہ مصدر مذکور نہیں تو اسکی مشابھت ظروف غایات کی ساتھ ہوگئی تو اسی وجہ سے اس کو بھی مبنی برضم کر دیا گیا۔

لیکن کبھی کبھی یہ مفرد کی طرف بھی مضاف ہو جاتا ہے جیسے اما تری حیث سهیل طالعا ای مکان سهیل ۔

فائدہ: حیث کے ساتھ جب ما زائدہ لاحق ہو جائے تو یہ اسم شرط جازم ہوتا ہے۔حیثما

تذھب اذھب۔

﴿ھنا، ثمّ﴾ یہ اشارات مکان کے لئے ہیں (ھنا) مکان قریب اور (ثم) مکان بعد کے لئے۔کبھی اس کے ساتھ تاء تانیث لاحق ہو جاتی ہے۔جیسے: فمضیت ثمة قلت لا یعنینی۔

﴿مَعَ﴾ یہ ظرف مکان یا زمان اور اجتماع کے لئے آتا ہے۔جیسے: ان معک، جئت مع الفجر۔

فائدہ: یہ اکثر اضافت کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے لیکن کبھی بغیر اضافت کے تنوین کیساتھ بھی مستعمل ہوتا ہے۔جیسے: (مَعًا) اس صورت میں اکثر حال ہوتا ہے۔جیسے: جئنا معا ای جمیعا اور کبھی خبر۔جیسے: خالد و سعید معا۔

فائدہ: (مَعًا، جمیعاً) میں فرق یہ ہے کہ اول میں وقت واحد اور ثانی میں ضروری نہیں۔

﴿دُوْنَ﴾ ظرف مکان ہے اور (فوق) کی ضد ہے۔جیسے: ھو دونهٗ۔

﴿لدی ولدن﴾ یہ ظرف زمان اور مکان کے لئے آتے ہیں بمعنی عند

فائدہ: جب (لدی) کے ساتھ ضمیر متصل ہوگی تو الف یاء سے بدل جائے گا۔جیسے: لدیه لدیھم، لدینا۔

فائدہ: اول، اسفل، دون ان کے حکم میں ہیں، البتہ اول، اسفل (وصفیت، وزن فعل) کی وجہ سے غیر منصرف ہیں لہذا ان پر تنوین نہیں آئے گی۔

فائدہ: لفظ (اول) کی دو استعمال ہیں اگر اس سے مراد وصف ہو تو بمعنی اسبق ہوگا اور اسم تفضیل والا حکم ہوگا اور غیر منصرف ہوگا۔

اور اگر وصف مراد نہ ہو تو اسم منصرف ہوگا۔جیسے: ما له اولٌ و لا اخرٌ۔

ضابطہ: لفظ غیر لیس یا لا کے بعد ہو۔جیسے لیس غیر، لا غیر اور لفظ (حَسْبُ) کو ظروف غایات کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے وہی حکم دیا جاتا ہے۔

ضابطه: اس کا حاصل یہ ہے کہ جو ظروف مبنی نہ ہوں جب جملہ کی طرف مضاف ہوں یا کلمہ

اذ کی طرف مضاف ہوں تو ان کو مبنی برفتحہ پڑھنا جائز ہے۔مبنی کی مصاحبت کی وجہ سے۔
یااس لیے کہ وہ مضاف ہیں جملہ کی طرف اور جملہ مبنی ہوتا ہے۔تو قاعدہ ہے کہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے بنا حاصل کرلیتا ہے جیسے یوم ینفع الصادقین صدقھم اس میں یوم چونکہ ینفع الصادقین جملہ کی طرف مضاف ہے اس لئے اس کو مبنی برفتح پڑھنا جائز ہے اور وہ ظروف جو اذ کی طرف مضاف ہوں ان کے مبنی ہونے کی وجہ کہ یہ بھی بواسطے اذ جملہ کی طرف مضاف ہوتے ہیں ان کا معرب ہونا بھی جائز ہے اس لئے کہ اسم مضاف کا اپنے مضاف الیہ سے بناء حاصل کرنا واجب نہیں ہوا کرتا۔

ضابطہ: جس طرح ظروف مذکورہ کو معرب اور مبنی برفتحہ پڑھنا جائز ہے اسی طرح لفظ مثل اور لفظ غیر کو بھی مبنی برفتحہ اور معرب پڑھنا جائز ہے جبکہ تین لفظوں میں سے کسی ایک لفظ کے ساتھ واقع ہو۔

(۱) ماصدریہ جیسے مثل ما انکم تنطقون -ضربته مثل ماضرب زید میں نے اس کو مارا مثل مارنے زید کے۔

(۲) ان مفتوحہ جیسے ضربته غیر ان ضرب زید۔

(۳) ان مفتوحہ مثقلہ جیسے ضربته غیر ان زیدا قائم۔

اور یہ اس لئے جائز ہے کہ ان میں شبہ افتقاری پائی جاتی ہے کہ یہ مضاف الیہ کی طرف محتاج ہوتے ہیں اور معرب ہونا اس لئے جائز ہے کہ اصل میں اسم ہیں جن کا معرب ہونا جائز ہوا کرتا ہے لفظ مثل اور غیر ظرف نہیں ان کو مبنی ہونے کی وجہ سے ذکر کردیا گیا۔

﴿ حاصل بحث ﴾

فائدہ ظروف مبنیہ کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) اذ، اذا، متی، کیف، ایان، امس، مذ، منذ، الأن، حیث، یہ ہمیشہ مبنی ہوتے ہیں اور مع عندالبعض مبنی برسکون ہے۔

(۲) ظروف غایات۔ جو چار صورتوں میں سے ایک صورت میں مبنی ہیں۔

(۳) لفظ یوم اور حین جب مضاف ہوں اذ کی طرف یہ مبنی کی صحبت کی وجہ سے مبنی ہیں۔

(۴) مرکب بنائی بین بین ۔ صباح مساء جس کی ماقبل میں گذر چکی ہے۔

فائدہ اسماء ظروف کی تقسیم باعتبار تعریف وتنکیر۔

(۱) جو جملہ کی طرف مضاف ہوتے ہیں وہمیشہ نکرہ ہوتے ہیں۔اس لیے کہ یہ اصل میں فعل کے مصدر کی طرف مضاف ہوتے ہیں اور فعل میں جو مصدر ہوتا ہے وہ نکرہ ہوتا ہے اور فعل مصدر نکرہ سے بنتا ہے۔لھذا یہ بھی نکرہ ہوئے

(۲) جو شرط کے معنی میں ہوں۔

(۳) جو استفہام کے معنی میں ہوں۔

(۴) جو ظرف مبہم معرفہ کی طرف مضاف ہوں یہ بھی سب نکرہ ہیں۔

ترکیب : **اشتریت العبد بالفرس** (اشتریت) فعل بافاعل (العبد) منصوب لفظاً مفعول بہ (با حرف جار (الفرس) مجرور لفظاً۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہے فعل کے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

« التمرین »

ان مثالوں میں ظروف بتائیں ترجمہ اور ترکیب کریں۔

آتیک اذالشمس طالعة،بل احیاء عندربھم یرزقون، ایان یوم القیمة،ء اله مع الله ،لااعطیک درھماعوض ،انی تقرأ اقرأ،جئتک امس،لاتمش قدام زید، لله الامرمن قبل ومن بعد، ماراء یتک قط، اذا الشمس کورت، فاتوحرلکم انی شئتم این ترید،اذاارادالله بقوم سوء فلا مرد له ،خلفک رجل،یاسعیدانظرورائک،مارایته مذ یومان ،المال لدیک،

۔ بحث اسماء کنایہ »

قولہ اسماء کنایات ساتواں قسم اسماء مبنیات میں سے اسماء کنایات ہیں۔
کنایات جمع ہے کنایۃ کی اور کنایۃ مصدر ہے جس کا معنی ہے کسی شئ کو کسی غرض کی بناء پر ایسے الفاظ سے تعبیر کرنا کہ اس پر اس کی دلالت صریح نہ ہو۔

اسم کنایہ کی تعریف: کنایہ وہ اسم ہے جو مبہم عدد یا مبہم بات پر دلالت کرے۔
کم و کذا عدد سے کنایہ ہیں جیسے **کم مالاً، انفقت** کتنا مال خرچ کر دیا **وعندی کذا درهماً** میرے پاس اتنے درہم ہے۔
اور **کیت ذیت** مبہم بات سے کنایہ ہیں اور یہ اکثر واو عطف کے ساتھ مکرر استعمال ہوتے ہیں جیسے **سمعت کیت وکیت** میں نے ایسے ویسے سنا۔ **کان بینی وبین فلان ذیت وذیت** میرے اور فلاں کے درمیان ایسی ایسی باتیں ہوگئیں۔ ان دونوں کی تاء کو ضمہ اور فتحہ اور کسرہ تینوں کے ساتھ پڑھ سکتے ہے۔ یعنی کیتَ کیتِ کیتُ ۔ ذیتَ ،ذیتِ ، ذیتُ۔

فائدہ اسماء کنایہ کی مبنی ہونے کی وجہ۔
کم میں شبہ وضعی ہے۔ اور کم کی دو قسمیں ہیں کم استفهامیه اور کم خبریہ ۔کم استفامیہ میں شبہ معنوی ہے کہ وہ تو ہمزہ استفہام کے معنی کو متضمن ہے اور کم خبریہ کم استفھامیہ پر محمول ہے۔
کذا اپنے اصل کے اعتبار سے مبنی ہے اس لئے کہ یہ اصل میں کاف تشبیہ اور ذا اسم اشارہ سے مرکب ہے تو جس طرح یہ ترکیب سے پہلے مبنی تھا تو ترکیب کے بعد بھی مبنی ہے۔ اگر چہ اب ایک بن چکا ہے اور خبر کا معنی دیتا ہے۔
کیت ، ذیت شبہ وقوعی اور شبہ اھمالی کی وجہ سے مبنی ہیں۔ کہ یہ جملہ کی جگہ پر واقع ہے۔ اور جملہ مستقل ہوتا ہے ماقبل اور مابعد کا محتاج نہیں ہوتا اور جب یہ جملہ کی جگہ واقع ہوئے اور جملہ مبنی الاصل ہے تو یہ اس کی جگہ واقع ہونے پر مبنی ہو گیا ہے۔

مرکب بنائی

آٹھواں قسم مرکب بنائی ہے جس کی تفصیل گذر چکی ہے۔

بحث تعریف وتنکیر

قوله اسم بر دوضرب است معرفه ونکره

اسم کی باعتبار عموم وخصوص کے دوقسمیں ہیں (۱) معرفہ (۲) نکرہ۔

معرفه: ماوضع لشئ معين معرفہ وہ اسم ہے جو کسی شی معیّن کے لئے وضع کیا گیا ہو۔

اورمعرفہ کی سات قسمیں ہے (۱) مضمرات (۲) اعلام شخصیہ۔

(۳) اشارات (۴) اسماء موصولات ۔ان اسمآئے اشارات اور اسماء موصولات کو مبہمات کہا جاتا ہے۔اس لئے کہ اسماء اشارہ بغیر اشارہ حسیہ کے مخاطب کے ہاں مبہم ہوا کرتا ہے کیونکہ متکلم کے پاس کئی اشیاء ہیں جن میں سے ہرایک مشار الیہ بن سکتی ہے۔لہذا اشارہ حسیہ کے بغیر تعیین نہیں ہوسکتی تھی۔اسی کو مبہم کہا جاتا ہے اور اسماء موصولہ بھی بغیر صلہ کے مبہم تھے اس لئے ان دونوں کو مبہمات کہا جاتا ہے۔

(۵) معرف باللام جیسے الرجل۔

(۶) کوئی اسم مضاف ہو یعنی ان میں سے کسی ایک کی طرف اضافت معنویہ کے ساتھ مضاف ہو ۔اضافت معنویہ کی قید سے اضافہ لفظیہ کو خارج کرنا مقصود ہے کیونکہ اضافہ لفظیہ نہ تو تعریف کا فائدہ دیتی ہے اور نہ ہی تخصیص کا جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

سوال غلام ابيك ۔ مالك يوم الدين یہ معرفہ ہیں حالانکہ یہ معرفہ کے اقسام میں داخل نہیں کیونکہ یہ ان پانچ اسماء میں سے کسی ایک کی طرف مضاف نہیں بلکہ یہ مضاف ہے ایسے اسم کی طرف کہ وہ مضاف ہے معرفہ کی طرف ۔

جواب: ان پانچ میں سے کسی ایک طرف اضافت سے مراد عام ہے کہ بالذات ہو یا بالواسطہ ہو لہذا غلام ابيك يا مالك يوم الدين یہ بالواسطہ مضاف ہیں۔

فائدہ لفظ غیر، مثل ،شبه ، نحو ، شان ، سوئ یہ اسماء جو متوغلہ فی الابہام ہیں اضافت

الی المعرفہ کے باوجود نکرہ رہتے ہیں۔الا یہ کہ انکے مضاف الیہ کی ضد واحد ہو تو معرفہ بن جاتے ہیں جیسے علیك بالحرکت غیر السکون۔

(۷) معرف بحرف نداء جیسے یا رجل یہ اس وقت معرفہ ہوتا ہے جس وقت تعیین مقصود ہو ورنہ نکرہ ہوگا جیسے یارجلاً خذ بیدی

﴿مراتب تعریف﴾

لفظ اللہ جو اسم ہے ذات واجب الوجود کا وہ اعرف المعارف ہے۔اسلئے کہ اسی سے تو ہر چیز کو تعریف و تعیین حاصل ہوتی ہے۔

اس کے بعد ترتیب یہ ہے کہ پہلا درجہ مضمرات کا ہے۔دوسرا مرتبہ علم کا ہے تیسرا درجہ اسم اشارہ کا ہے چوتھا درجہ معرف باللام اور موصول کا ہے۔اور باقی رہا مضاف کا درجہ اور مرتبہ کیا ہے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ کا درجہ لے لیتا ہے کہ اگر علم کی طرف مضاف تو علم والا درجہ رکھتا ہے سوائے مضاف الی المضمر کے۔(مزید تفصیل تنویر شرح نحو میر)

فائدہ مضمرات میں پہلے ضمیر متکلم کا مرتبہ ہے پھر ضمیر مخاطب کا اس لیے کہ ضمیر متکلم میں التباس بالکل نہیں ہوتا جبکہ ضمیر مخاطب میں بسا اوقات التباس آجاتا ہے جس وقت مخاطب متعدد ہوں۔ پھر ضمیر غائب جو سالم عن الابہام ہو۔یعنی اس سے پہلے ایک اسم صریح ہو خواہ معرفہ ہو یا نکرہ ہو۔

فائدہ علم کی تین قسمیں ہیں۔کنیت، لقب، اسم محض۔

وجہ حصر: علم دو حال سے خالی نہیں اس کے شروع میں لفظ اب یا ام۔ ابن یا بنت ہوگا یا نہیں اگر ہو تو وہ کنیت ہے ۔اگر نہ ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں۔اس سے مقصود مدح یا ذم ہوگی یا نہیں۔اگر اس سے مقصود مدح یا ذم ہو تو یہ لقب ہے اگر مدح یا ذم مقصود نہ ہو تو علم محض ہے۔

والنکرة ما وضع لشی غیر معین کرجل وفرس۔

نکرہ وہ اسم ہے جو وضع کیا گیا ہو شی غیر معین کے لئے۔

فائدہ نکرہ کی علامت یہ ہے کہ وہ لام تعریف کو قبول کرتا ہے اسی طرح اس پر رب اور کم خبریہ کا داخل ہونا بھی درست ہوتا ہے اوراسی طرح اس کا حال اور تمیز واقع ہونا اور لامشبہ بلیس کے لئے اسم واقع ہونا بھی درست ہوتا ہے۔

ترکیب : **الجل للفرس** (الجل) مرفوع لفظاً مبتداء (لام) حرف جار (الفرس) مجرور لفظاً۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہے ثابت کے۔ ثابت اپنے متعلق سے مل کر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

ترکیب : **جئتک امس**۔ جئت فعل بفاعل۔ ک ضمیر منصوب محلا مفعول بہ۔ امس مفعول فیہ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ التمرین ﴾

ان مثالوں میں معرفہ اور نکرہ کی پہچان کریں اور معرفہ کی اقسام بھی بتائیں۔

اللہ ربنا، حلم الرجل عونہ، اولئک ھم الراشدون، شیخ القرآن غلام اللہ، کلام اللہ دواء القلب، ھذا اخی، نحن مستغفرون، ذکر اللہ طمانیۃ القلب، یامریم انی لک ھذا، صمت الجاھل سترہ، لین الکلام قید القلوب،

﴿ بحث تذکیر و تانیث ﴾

قولہ اسم بر دوضرب است مذکر ومؤنث اسم کی تیسری تقسیم کا بیان ہے۔ اسم متمکن باعتبار جنس کے دوقسم پر ہے جب متمکن کی قید لگائی تو اس سے غیر متمکن نکل گیا اس لیے کہ اس میں تذکیر اور تانیث وضعی ہوتی ہے۔ جیسے ھو کو مذکر کے لیے اور ھی کو مؤنث کے لیے وضع کیا ہے۔ لہذا وہاں علامات کی ضرورت نہ ہوگی۔

ضابطہ تذکیر و تانیث یہ صرف اسماء میں متحقق ہوتی ہے جب معنی اور مدلول کا قصد کیا جائے۔ لہذا

کوئی فعل اور حرف مذکر ومؤنث نہیں ہوگا۔

اگر لفظ مراد لیا جائے تو پھر اسم وفعل وحرف سب میں تذکیر وتانیث آ سکتی ہے۔

مذکر کی تعریف: مذکر وہ ہے جس میں علامت تانیث کی نہ ہو جیسے رجل ۔مایصح ان تشیر بھذا۔

مؤنث کی تعریف: مئونث وہ ہے جس کے آخر میں علامۃ تانیث موجود ہو عام ازیں کے وہ علامت تانیث لفظوں میں موجود ہو جیسے طلحۃ یا مقدر ہو جیسے ارض ۔مایصح ان تشیر بھذہ ۔

.علامت تانیث تین ہیں ﴾

پہلی علامت: تاء ہے لیکن اس کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ حالت وقف میں ھاء بن جائے خواہ تاء ملفوظہ ہو جیسے طلحہ یا مقدرہ ہو جیسے ارض۔ جو اصل میں ارضۃ تھا۔ تائے مقدرہ پر متعدد دلیلیں دی جاتی ہیں۔

(۱) تصغیر۔ التصغیر والتکسیر تردان الشئ الی اصلہا جیسے ارض کی تصغیر اریضۃ آتی ہے۔

(۲) ضمیر مؤنث کا لوٹنا جیسے فاتقوا النار التی اعدت للکافرین۔

(۳) اسم اشارہ مؤنث کے لیے مشار الیہ ہونا۔ جیسے ھذہ جھنم۔ کماقال الناظم

دوسری علامت: الف مقصورہ ہے۔ مثال حبلی

تیسری علامت: الف ممدودہ یعنی وہ الف زائدہ جس کے بعد ہمزہ زائدہ ہو جیسے تاء کو نہ کرے جیسے حمراء۔

فائدہ تاء چند معانی کے لیے آتی ہے اگر شروع میں ہو تو اسم اشارہ ہوگا جیسے تا، تی، تہ، تھی یا حرف جار ہوگی جیسے تاللہ ۔

اگر آخر میں ہو تو اصل استعمال مذکر اور مؤنث میں فرق کرنے کے لیے ہے۔ صفات میں کثرت سے آتی ہے جیسے مسلم مسلمۃ ۔اور اسماء میں قلیل آتی ہے۔

لیکن چند اور معانی کے لیے بھی مستعمل ہوتی ہے۔

(۱) خطاب کے لیے جیسے انت۔

(۲) واحد اور جنس میں فرق کرنے کے لیے جیسے تمرة، تمر۔ کلمة، کلم

اور کبھی برعکس کمئة، کمء۔ جبأة، جبء۔

(۳) مذکر کے لیے جیسے ثلاثة رجال۔

(۵) حرف محذوف کے عوض جیسے عدة۔

(۲) یائے نسبت کے عوض جمع کے آخر میں جیسے حنبلی سے حنابله، اشعری سے اشاعره۔

(۷) نقل کے لیے جیسے کافیه۔

(۷) مبالغہ کے لیے جیسے راویه بمعنی کثیر الروایة۔

(۸) تاکید مبالغہ کے لیے جیسے علامة، نسابة۔

(۹) مصدریت کے لیے جیسے فاعلیت، مفعولیت۔

(۱۰) وحدت جیسے نفخة واحدة۔

(۱۱) تاکید تانیث جیسے نعجة۔

(۱۲) زینت کے لیے جیسے بلدة طیبة۔ قریة۔

(۱۳) زائدہ زندیق سے زنادقه۔

فائدہ (۱) انسان کے متکرر اعضاء سوائے خد وحاجب کے۔

(۲) عورتوں کے نام۔

(۳) عورتوں کے صفات کالحمل والولادة والارضاع والحیض۔

(۴) جنگوں کے نام۔

(۵) جہنم کے تمام طبقات کے نام۔

(٦) ہواء کے نام۔
(٧) شراب کے نام۔
(٨) سورج کے نام۔
(٩) لفظ نفس، ارض

فائدہ چند اوزان اور اسماء ہیں جو مذکر اور مؤنث کے لیے برابر استعمال ہوتے ہیں۔
(١) اسم تفضیل مستعمل بہ من (٢) مصادر (٣) حروف تہجی۔
چند اوزان جن کے آخر میں تاء لاحق نہیں ہوتی اس لیے کہ یہ بھی مذکر اور مؤنث کے لیے برابر استعمال ہوتے ہیں۔
(١) فعول کا وزن رجل صبور۔ امرائۃ صبور۔
اور اگر بمعنی مفعول ہو تو پھر آتی ہے جیسے رکوب۔ ناقۃ رکوبۃ
(٢) مِفعال کا وزن مفتاح، مفراح۔
(٣) مِفعیل کا وزن منطیق للرجل البلیغ والمرئۃ البلیغۃ۔
(٤) مِفعَل کا وزن مِغشَم بمعنی شجاع۔

قولہ:
مؤنث کی دو قسمیں ہے (١) حقیقی (٢) لفظی مؤنث حقیقی وہ ہے کہ اس کے مقابلے میں جنس حیوان سے مذکر موجود ہو جیسے: امرائۃ کے مقابلہ میں رجل اور ناقہ کے مقابلہ میں جمل موجود ہے اور مؤنث لفظی وہ ہے کہ اسکے مقابلہ میں جنس حیوان سے مذکر نہ ہو جیسے ظلمۃ۔ عین۔

ترکیب: **اولئک الذین حبطت اعمالھم۔**
اولئک اسم اشارہ مرفوع محلا مبتدا۔ الذین اسم موصول۔ حبطت فعل ماضی معلوم۔ اعمال مرفوع بالضمہ لفظاً مضاف۔ ھم ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا۔ الذین اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر

خبر۔ مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

التمرین

ان امثلہ میں مذکر اور مونث بتائیں اور اگر مونث ہے تو مونث کی کونسی علامت ہے

ناقة، حاجب، ضربی، حنین، کف، شمس، نار، ارنب، عین، دار، قمر، جحیم، فاطمة، مرفق، اصبع، صغری، البدر، سن، شفة، سوداء، علمی۔

التمرین

ان جملوں کی ترکیب کرو اور تذکیر و تانیث کی پہچان کرو۔

الحدیقة جمیلة، هذا لحم طری، فاطمة بنت رسول الله، فیها عینان تجریان، تورمت قدمی، خدیجه عالمة، هلک فی رجلان محب غال و مبغض قال، الشمس مشرقة، الهوا نقی، هبت الریح الشدیدة، فی البیت ساعة حمراء، الفضة بیضاء، مرض کتفیه، الم نجعل له عینین و لسانا و شفتین، اتقو النار، ما ادراک ما الحطمة، الم نجعل الارض مهدا و الجبال او تادا، ابصارها خاشعة، قلوب یومئذ و اجفة، ان السمع و البصر و الفؤاد کل اولئک کان عنه مسؤلا۔

ترکیب: **لزم الشر للشقاوة** (لزم) صیغہ فعل ماضی معلوم ۔ ھو ضمیر در مستتر مرفوع محلا فاعل (الشر) منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ (لام حرف جار (الشقاوة) مجرور لفظاً۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا فعل کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ

واحد و مثنی و مجموع

قوله بدانکه اسم برسه صنف است واحد و مثنی و مجموع

اسم کی چوتھی تقسیم: کا بیان۔ کہ اسم کی باعتبار تعداد کے تین قسمیں ہیں۔

(۱) واحد (۲) تثنیہ (۳) جمع۔

واحد: وہ مفرد ہے جو ایک پر دلالت کرے۔ جیسے: رجل ۔ لھذا الرجل دو کلمہ ہوئے

تثنیہ: وہ ہے جو دو پر دلالت کرے اور اس کے آخر میں الف حالت رفع میں اور یاء ماقبل مفتوح حالت نصبی اور جری میں ہو اور نون مکسور ہو۔ جیسے: رجلان رجلین۔

تثنیہ کے لئے تین شرطیں ہیں (۱) اسکے مادہ سے اس کا مفرد ہو (۲) دو پر دلالت کرے (۳) اس کے آخر میں الف یا ماقبل مفتوح اور نون مکسورہ ہو۔ ان میں سے اگر ایک شرط نہ پائی گئی تو اس کو تثنیہ نہیں کہیں گے۔ جیسے: کلا، کلتا اس میں دو شرطیں نہیں پائی گئی۔ کہ ان کا مفرد بھی نہیں ہے اور اس کے آخر میں الف اور یاء ماقبل مفتوح اور نون مکسورہ بھی نہیں لیکن معنی تثنیہ والا ہے اس لئے اس کو ملحق بہ تثنیہ کہیں گے اور اثنان اور اثنتان مشابہ تثنیہ ہیں کیونکہ ان کا مفرد نہیں ہے۔

فائدہ: تثنیہ کی دو قسمیں ہیں (۱) تثنیہ حقیقی (۲) تثنیہ تغلیبی

تثنیہ حقیقی: وہ ہے جو حقیقتاً اپنے دونوں افراد پر صادق آئے۔

تثنیہ تغلیبی: وہ ہے جو حقیقت کے اعتبار سے تو ایک فرد پر صادق آئے لیکن اس فرد کو دوسرے پر غلبہ دے کر تثنیہ بنالیا جائے۔ جیسے: شمسین، قمرین، عمرین، ابوین، اولین، اخرین۔

فائدہ نون تثنیہ الف اور یائے ماقبل مفتوح کے بعد آتا ہے۔ جیسے رجلان اور رجلین جس پر کسرہ ثقیل نہیں ہوتا ہے۔

اور نون جمع واو ماقبل مضموم یا یا ماقبل مکسور کے بعد آتا ہے۔ جس کی وجہ سے کسرہ ثقیل ہے اسی وجہ سے نون تثنیہ کو کسرہ دے دیا اور نون جمع کو فتحہ دے دیا۔ اور اگر برعکس کر لیتے تو ثقل لازم آتا۔

جمع: وہ ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے۔

فائدہ جمع مکسر اور جمع سالم میں تین فرق ہیں۔

پہلا فرق: جمع سالم ذوی العقول کے ساتھ مختص ہوتی ہے اور جمع مکسر نہیں ہوتی ہے۔

دوسرا فرق: جمع سالم میں مفرد کی بناء سالم ہوتی ہے اور جمع مکسر میں نہیں ہوتی ہے۔

تیسرا فرق: جمع سالم کا اعراب بالحرف ہوتا ہے اور جمع مکسر کا اعراب بالحرکت۔

تقسیم جمع

جمع کی دو تقسیمیں ہیں ایک باعتبار لفظ کے اور دوسری باعتبار معنی کے۔
جمع باعتبار لفظ کے دو قسم پر ہے۔(۱) جمع سالم (۲) جمع مکسر

جمع مصحح جمع سالم : وہ ہے جس میں واحد کا وزن بعینہ موجود رہے۔ جیسے: ضارب کی جمع ضاربین، ضاربۃ کی جمع ضاربات۔

جمع سالم کی دو قسمیں ہیں (۱) جمع مذکر سالم (۲) جمع مونث سالم۔

جمع مذکر سالم: وہ ہے جو حالت رفعی میں واو ماقبل مضموم اور نون مفتوحہ ہو اور حالت نصبی، جری میں یاء ماقبل مکسور اور نون مفتوحہ ہو۔ جیسے: مسلمون، مسلمین۔

جمع مونث سالم: وہ ہے جس کے آخر میں الف اور تاء ہو۔

جمع مکسر : وہ ہے جس میں واحد کا وزن باقی نہ رہے اور ٹوٹ جائے۔ جیسے: رجال۔
جمع مکسر ثلاثی کے اوزان سماعی ہیں اور جمع مکسر رباعی اور خماسی کا وزن ایک ہے فعالل۔ جیسے: جعفر سے جعافرُ اور جحمرش سے جحامرُ خماسی میں یہ وزن تب ہو سکتا ہے جب کہ پانچواں حرف اصلی حذف کیا جائے اس لئے پانچواں حرف ہمیشہ حذف کر دیا جاتا ہے۔

ضابطہ جمع کے لئے مفرد کا ہونا ضروری ہے اور مفرد سے کسی قدر تبدیلی ضروری ہے، جمع سالم میں تو تبدیلی حروف سالم کے ساتھ ہوتی ہے جس کا ذکر ابھی گذر چکا ہے۔
اور جمع مکسر میں تغیر کی دو صورتیں ہیں۔

اول تغیر حکمی: کہ لفظوں میں تغیر بالکل نہ ہو فقط فرض کر لیا جائے۔ جیسے: فلك واحد بھی ہے اور جمع بھی جس میں ظاہرا کوئی تغیر نہیں مگر تقدیرا ہے کہ فلك جو واحد ہے وہ قفل کے وزن پر ہے اور فلك جو جمع ہے وہ اسد کے وزن پر۔

دوم تغیر حقیقی: کہ لفظوں میں تبدیلی ہو جس کی چند صورتیں ہیں۔

پہلی صورت تبدیلی ہو حروف کی زیادتی کے ساتھ۔ جیسے: صنو سے صنوان

دوسری صورت حروف کی کمی کے ساتھ ہو۔ تخمة سے تخم۔

تیسری صورت شکل اور صورت کی تبدیلی کے ساتھ۔ جیسے: اسد سے اسد

چوتھی صورت زیادتی اور شکل کی تبدیلی کے ساتھ۔ جیسے: رجل سے رجال

پانچویں صورت کمی اور شکل کی تبدیلی کے ساتھ۔ جیسے: رسول سے رسل

چھٹی صورت کمی اور شکل کی تبدیلی کے ساتھ۔ جیسے: غلام سے غلمان

فائدہ: نون تثنیہ مکسور اور نون جمع مفتوح ہوتا ہے نون تثنیہ کے مکسور ہونے کی کئی وجوہ ہیں۔

(۱) مفرد اور جمع کے لحاظ سے تثنیہ اوسط الحال ہے اسی طرح فتحہ، ضمہ کے اعتبار سے بھی کسرہ متوسط ہے لہذا متوسط کو متوسط کے ساتھ مختص کر دیا۔

اور نون جمع کے مفتوح ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جمع ثقیل ہے اور ضابطہ ہے کہ الثقل يقتضي الخفة اور حرکات ثلاثہ میں سے فتح خفیف ہے لہذا انصاف کا تقاضا بھی یہی تھا کہ نون جمع کو مفتوح کر دیا جائے۔

جمع کی دوسری تقسیم :

باعتبار معنی کے جمع کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) جمع قلت (۲) جمع کثرت۔

جمع قلت: وہ ہے جس کا اطلاق تین سے لیکر دس تک ہو۔ اس کے اوزان جمع تکسیر سے چار ہیں۔

شعر: **آمد جمع قلت چهار ابنيه** **افعل، افعال، فعلة، افعله**

اور جمع سالم کی دونوں قسمیں جب کہ الف لام کے بغیر مستعمل ہوں ان میں سے ہیں۔ تو جمع قلت کے چھ اوزان ہوئے۔

جمع کثرت وہ ہے جسکا اطلاق دس سے زیادہ پر ہو۔ جمع قلت کے اوزان کے ماسوا جمع کثرت کے اوزان ہیں۔ جمع سالم پر الف لام استغراق کا آجائے تو یہ بھی جمع کثرت بن جاتی ہے۔

ضابطہ: اللفظ ما لم يكن له الا جمع واحد و لو كان صيغة منتهى الجموع فهو يستعمل

للقلة و الكثرة كرجال۔

ضابطہ: اذا قرن جمع القلة بما يصرفه الى معنى الكثرة انصرف اليها (ال) الجنسية (احضرت الانفس) او يضاف الى ما يدل على الكثرة ك (قوا انفسكم)۔

فائدہ: جمع قلت اور کثرت دونوں کا مبدء ایک ہے لیکن جمع قلت دس سے کم تک اور جمع کثرت کے بہت ہیں جمع قلت اور جمع کثرت کبھی ایک دوسرے کی جگہ پر استعمال ہوتے ہیں جیسے ثلاثة قروء۔

ترکیب: لااعبد ماتعبدون۔

لا نافیہ غیر عاملہ۔ اعبد مرفوع بالضمہ لفظاً فعل ضمیر اس میں مستتر معبر یا انا فاعل۔ ما موصولہ۔ تعبدون مرفوع باثبات نون فعل۔ واو ضمیر بارز مرفوع محلاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا۔ ما موصولہ اپنے صلہ سے مل کر مفعول بہ ہوا۔ لا اعبد فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

التمرین

ان الفاظ میں جمع کے بارے میں بتائیں کہ جمع مکسر کون ہے اور جمع سالم کون اور جمع قلت کونسی ہے اور کون ثلاثی یا رباعی یا خماسی کی جمع ہے اور ان کا واحد بھی بتائیں۔

علماء، متقون، رسل، اخيار، قانتات، شموس، اساطير، الكاتبيين، أعلون، ركب، اصابع، اغربه، صناديل، دعى، كلاليب، شرائف، انوار، انفس، رجال، اضاريب، علوم، الحافظين

غیر منصرف کی بحث

اسم کی دو قسمیں ہیں (۱) منصرف (۲) غیر منصرف

منصرف: وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے کوئی سبب نہ ہو۔

اس کا حکم یہ ہے کہ اس پر تینوں حرکتیں اور تنوین آتی ہیں اور اس کا دوسرا نام اسم متمکن بھی ہے

متمکن بمعنی قوی کیونکہ یہ منصرف بھی تینوں حرکتوں اور تنوین کو قبول کرتا ہے اس وجہ سے قوی ہوا ۔اسی مناسبت کی وجہ سے اس کا نام اسم متمکن رکھا گیا ہے۔ جیسے: جاء سعید و رئیت سعید ا و مورت بسعید۔

غیر منصرف: وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب یا ایک سبب قائم مقام دو سبب کے موجود ہو۔اس کا حکم یہ ہے کہ اس پر کسرہ اور تنوین نہیں آتی اور جر ہمیشہ فتحہ کے تابع ہوتی ہے۔

فائدہ اسم کی مشابہت حرف کے ساتھ ہوگی یا فعل کے ساتھ ہوگی۔اگر حرف کے ساتھ ہو تو خواہ وہ وضع میں ہو یا معنی میں یا استعمال میں ہو تو وہ اسم مبنی بن جاتا ہے۔جس کا نام اسم غیر متمکن رکھا گیا ہے۔

اور اگر حرف کے ساتھ نہ ہو تو وہ اسم معرب ہوتا ہے پھر اگر معرب فعل کے ساتھ مشابہ ہو فرعتین میں تو علل میں سے جس میں ایک فرعیت من جہت اللفظ ہو اور دوسری من جہت المعنی ہو یا ایک علت قائم مقام دو علتوں کے ہوں تو ایسا اسم غیر منصرف ہوگا۔

تحقیق: اس کی مشابہت فعل کے ساتھ تین قسم پر ہیں

پہلی قسم: اسم فعل کے معنی میں شریک ہو۔جیسے: اسمائے افعال۔

اس پہلی قسم کا نتیجہ یہ ہے کہ ایسے اسم کو فعل کی دونوں اصلیت ملیں گی۔

(۱) اصلیت فی البناء (۲) اصلیت فی العمل ،لہذا اسمائے افعال مبنی بھی ہونگے اور عامل بھی۔

دوسری قسم: اسم فعل کے مشابہ ہو حرکات وسکنات اور تعداد حروف میں۔جیسے: اسم فاعل مشابہ ہے فعل مضارع کے،اس دوسری قسم کا نتیجہ یہ ہے کہ ایسے اسم کو فعل کی ایک اصلیت ملے گی اصلیت فی العمل یعنی وہ اسم عامل بنے گا،لہذا تمام اسم فاعل عامل بنیں گے۔

تیسری قسم: اسم نہ تو معنی میں اور نہ حرکات وسکنات وتعداد حروف میں شریک ہوں بلکہ اس کی صفات میں شریک ہوں جیسے غیر منصرف فعل کی صفات میں شریک ہیں جس طرح فعل فرع

ہے مصدر اور فاعل کی اسی طرح یہ تمام اسباب اور چیزوں کی فرع ہیں کما فی شرح جامی۔
اس تیسری قسم کا نتیجہ یہ ہے کہ اس کو فعل کی ایک خصوصیت ملے گی کہ اس پر کسرہ اور تنوین داخل نہیں ہوگی لہذا غیر منصرف پر اسی وجہ سے کسرہ اور تنوین نہیں آتی شعر:

اسباب منع صرف

عدل و صفت و تانیث و معرفة

و عجمة ثم جمع ثم ترکیب

و النون زائدة من قبلها الف

و وزن فعل و هذا القول تقریب

سبب اول عدل

تحویل الاسم من حالة الی حالة اخری مع بقاء المادة الاصلیة و المعنی الاصلی بلا قانون صرفی عدل وہ ہے کہ اسم اپنی ایک شکل وصورت سے دوسری شکل صورت کی طرف تبدیل ہو جائے بشرطیکہ یہ تبدیلی صرفی قانون سے نہ ہو اور مادہ اصلی اور معنی اصلی بھی باقی رہ جائے۔ عدل کی دو قسمیں ہیں (۱) عدل تحقیقی (۲) عدل تقدیری۔

عدل تحقیقی: وہ جس کی اصل پہلی شکل وصورت پر غیر منصرف کے علاوہ دلیل موجود ہو۔ جیسے: ثلاث و مثلث۔ ان میں عدل تحقیقی ہے کیونکہ ان کے اصل پر غیر منصرف پڑھنے پر دلیل موجود ہے کہ انکا اصل ثلاثه و ثلاثه اور مثلث کا اصل بھی ثلاثه ثلاثه ہے دلیل یہ ہے کہ اس کا معنی ہے تین تین اور مثلث کا معنی بھی ہے تین، تین۔ جب ان کے معنی میں تکرار ہے تو لفظ میں بھی تکرار ہوگا کیونکہ قاعدہ ہے تکرار معنی دلالت کرتا ہے تکرار لفظ پر لہذا یہ عدل تحقیقی ہوا۔

عدل تقدیری: وہ ہے جس کے اصل اور معدول عنہ پر غیر منصرف کے علاوہ دلیل موجود نہ ہو جیسے: عمر و زفر۔

دوسرا سبب وصف

:وصف کالغوی معنی تعریف کرنا ۔

وصف جس کی دلالت ایسی ذات مبہم پر ہو جس میں کسی صفت کالحاظ کیا گیا ہو۔جیسے احمر پہلی قسم معرفہ ونکرہ دونوں ہوسکتی ہے۔

شرط : وصف کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لئے شرط یہ ہے کہ وصف اصلی وضعی ہو یعنی وصف کی دوقسمیں ہیں (۱) وصف اصلی (۲) وصف عارضی،

وصف اصلی وضعی وہ ہے جس کو واضع نے وصف ہی کے لئے وضع کیا ہو جیسے اسود اورارقم یہ غیر منصرف ہیں اسلئے کہ اس میں دوسبب موجود ہیں وصف اور وزن فعل ۔ احترازی مثال مررت بنسوۃ اربع میں لفظ اربع منصرف ہے۔

ضابطہ وصف علم کے ساتھ ہرگز جمع نہیں ہوسکتی کیونکہ وصف کی دلالت ذات مبہم پر اور جب کہ علم کی ذات معین پر۔

تیسرا سبب تانیث

تانیث کی چار قسمیں ہیں (۱) تانیث بالتاء جس کو تانیث لفظی بھی کہا جاتا ہے۔

(۲) تانیث معنوی۔ (۳) تانیث بالف مقصورہ۔ (۴) تانیث بالف ممدودہ

اول تانیث لفظی : تانیث لفظی کے غیر منصرف کے سبب بننے کے لئے شرط یہ ہے کہ علم ہو۔ جیسے طلحة یہ غیر منصرف ہے اسلئے کہ دوسبب موجود ہیں علمیت وتانیث لفظی ۔جیسے:طلحہ۔

دوم تانیث معنوی:اس کے جواز کے لئے وہی شرط علمیت ہے۔جیسے:ھند اس کو دونوں طرح پڑھنا جائز ہے اور وجوب کی ایک اور شرط ہے کہ امور ثلاثہ میں سے کوئی امر ہو۔

(۱) زائدہ علی الثلاث ہو۔جیسے:زینب۔

(۲) یا ثلاثی متحرک الاوسط ہو۔جیسے:سقر۔

(۳) یا عجمہ ہو۔جیسے:ماہ وجور۔

سوم تانیث بالف مقصورہ :بشرطیکہ اصلی نہ ہو اور تاء کو قبول نہ کرے جیسے:حبلی

سوم تانیث بالف ممدوده۔ جیسے: حمراء یہ دونوں ایک ہی سبب قائم مقام دوسبب کے ہوتے ہیں۔

چوتھا سبب معرفہ

معرفہ سے مراد علم ہے۔ جیسے: ابراھیم معرفہ کی باقی چھ قسمیں غیر منصرف کا سبب کیوں نہیں بنتی۔ اس کی وجہ یہ ہے اسمائے مضمرات، اشارات وموصولات یہ تینوں مبنی ہیں اور جو مبنی ہو وہ معرب غیر منصرف کا سبب ہرگز بن سکتا نہیں ہے۔

اور معرف باللام اور بالاضافت تو غیر منصرف کو منصرف کے حکم میں کردیتے ہیں وہ غیر منصرف کا سبب کیسے بن سکتے ہیں۔ باقی رہا منادیٰ تو اس کو نحات نے معرف باللام کے تحت داخل کیا ہے۔

پانچواں سبب عجمہ

عجمہ کا لغوی معنی ہے کند زبان ہونا اور اصطلاحی معنی یہ ہے کہ لفظ کا ان الفاظ میں سے ہونا جس کو غیر عرب نے وضع کیا ہو۔ عجمہ کے سبب بننے کے لئے دو شرطیں ہیں۔

(۱) علیت۔ (۲) احد الامرین یعنی کلمہ وہ عجمہ زائد علی الثلث ہو جیسے ابراھم یا ثلاثی متحرک الاوسط ہو جیسے شتر.

(کاشفہ ،سعایہ ،غرض جامی) میں دیکھیئے۔

چھٹا سبب جمع :

جمع سے مراد فقط جمع منتھی الجموع ہے اس کے لئے شرط یہ ہے کہ تاء کو قبول نہ کرے، یہ جمع بھی دوسببوں کے قائم مقام ہے۔ جیسے: دواب، مساجد، مصابیح۔ یہ جمع بھی تانیث بالالف کی طرح قائم مقام دوسببوں کے ہے۔

ساتواں سبب، ترکیب

ترکیب کی چھ قسموں میں سے صرف ایک قسم مرکب منع صرف سبب بنتا ہے۔ جیسے: بعلبك ، معدی کرب، حضر موت۔

آٹھواں سبب الف نون زائد تان

الف نون زائدتان اگر اسمی ہوتو اس کے لئے شرط علمیت ہے۔ جیسے: عمران، عثمان، سلمان۔
اور صفتی ہوتو اس کی شرط یہ ہے کہ اس کی مونث فعلانۃ کے وزن پر نہ ہو۔ جیسے: سکران۔

فائدہ ندمان جو منصرف ہے وہ بمعنی ندیم کے ہے اگر ندمان بمعنی نادم (پشیمان) ہو تو یہ بالاتفاق غیر منصرف ہے کیونکہ اس کی مؤنث ندمانۃ نہیں آتی۔

اسی طرح یہ بھی یادرکھیں حسان جب حسن سے بمعنی خوبی سے لیا جاوے تو منصرف ہوگا۔ بروزن فعال اگر حس سے لیا جائے تو غیر منصرف ہوگا بروزن فعلان۔

نانواں سبب وزن فعل

وزن فعل کے سبب بننے کے لیے شرط احدالامور الثلاثہ

امر اول: کہ وہ وزن فعل کے ساتھ مختص ہو۔

یعنی وضع کے اعتبار سے فعل کے ساتھ مختص ہو پھر فعل سے نقل ہو کر اسم میں پایا جائے جیسے: شمر، استخرج، تقابل۔ جب یہ علم ہوں۔

امر ثانی: کہ اگر وہ وزن فعل کیساتھ مختص نہ ہو تو اس کے لئے شرط یہ ہے کہ اس اسم کے شروع میں حروف مضارعت میں سے کوئی حرف ہو۔ اور ایسی تاء کو قبول نہ کرے جو وقف کی حالت میں ہاء بن جائے۔ جیسے احمد یشکر، تغلب، نرجس۔

امر ثالث: وہ وزن جو فعل میں کثیر الاستعمال ہو۔ جیسے: اثمت، اصبع جب یہ علم ہوں۔

ضابطہ: جن اسباب کے ساتھ علم جمع ہوتا ہے صرف سببیت یا سببیت اور شرطیت کے اعتبار سے جب بھی ایسے اسم سے علمیت زائل ہو جائے تو یہ منصرف ہو جائے گا۔

ضابطہ: غیر منصرف اضافت اور الف لام کے دخول سے منصرف کے حکم میں ہو جاتا ہے۔

فائدہ فائدہ منصرف کی دو قسمیں ہیں (۱) حقیقی (۲) جعلی۔

منصرف حقیقی کی تعریف گزر چکی ہے اور منصرف جعلی کے اسباب پانچ ہیں۔

(۱) ضرورت شعری جیسے ماقبل میں شعر گزر چکا ہے۔

(۲) تناسب بین الکلمتین جیسے سلاسلا۔

(۳) تنکیر بعد علمیت جیسے لکل فرعون موسیٰ۔

(۴) الف لام کا دخول جیسے وانتم عاکفون فی المساجد۔

(۵) غیر منصرف کی اضافت کرنے سے جیسے ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ

انبیاء کرام علیہم السلام کے نام

انبیاء کرام علیہم السلام کے ناموں میں سے سات منصرف ہیں۔محمد، صالح، ھود، شعیب، عربی منصرف ہیں اور نوح، لوط، شیث، عجمہ منصرف ہیں باقی تمام عجمہ غیر منصرف ہیں۔

ملائکہ کے نام

ملائکہ کے ناموں سے چار ناموں کے علاوہ سب عجمہ غیر منصرف ہیں اور چار عربی ہیں جن یں سے رضوان، عربی غیر منصرف اور منکر، نکیر، مالك یہ عربی منصرف ہیں اور

شهور کے اسلامی نام

مہینوں کے اسلامی ناموں سے چھ منصرف اور چھ غیر منصرف ہس وہ یہ ہیں۔(۱) جمادی الاولی (۲) جمادی الاخری (۳) شعبان (٤) رمضان (٥) صفر (٦) رجب۔

اور قبیلے اور جگہ کے ناموں میں سے اگر ان میں تانیث معنوی کے علاوہ دو سبب موجود ہوں تو یہ ہمیشہ غیر منصرف ہوں گے۔جیسے:تغلب۔

اگر تانیث معنوی کے علاوہ دو سبب نہیں ہیں تو پھر دیکھیں گے عرب سے مسموع منصرف ہے یا غیر منصرف۔اگر غیر منصرف ہے تو ہمیشہ غیر منصرف پڑھا جائے گا۔جیسے:ھود، مجوس، دمشق۔

اگر عرب سے منصرف مسموع ہے تو منصرف پڑھیں گے۔جیسے:بنو کلب، بنو ثقیف، حنین ہمیشہ منصرف ہیں اس کے علاوہ یعنی ان تینوں صورتوں کے علاوہ منصرف اور غیر منصرف پڑھنا جائز ہے اگر مذکر کی تاویل میں کر دیا جائے تو منصرف اور اگر مونث کی تاویل میں کیا جائے تو غیر

منصرف۔

فائدہ عزیر میں دو وجہ ہیں اگر عربی تعزیر سے ہو تو منصرف ہوگا اور اگر عجمی ہو تو غیر منصرف ہوگا۔

فائدہ ابلیس غیر منصرف ہے جس میں علم اور عجمہ ہے یا عربی ہے جو ابلاس سے مشتق ہے یہ شبہ عجمہ کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

ترکیب : **جاء نی القوم حاشا زید وخلا زید وعدا زید**

(جاء) فعل ۔نون وقایہ (ی) ضمیر متکلم مفعول بہ (القوم) مرفوع لفظاً مستثنیٰ منہ۔ (حاشا) حرف جار برائے استثناء (زید) مجرور۔ جار مجرور مل مستثنیٰ متصل۔ مستثنیٰ منہ مستثنیٰ سے مل کر فاعل ہوا (جاء نی) فعل کا۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

التمرین

ان الفاظ میں غیر منصرف بتائیں کہ کونسے دو سبب یا ایک سبب جو دو کے قائم مقام پائے جاتے ہیں۔

رحمٰن، اسماعیل، خدیجة الکبری، اشیاء، احاد موحد، غسان، جماهیر، فریدہ ، یعقوب، معالم، حبلی، دمشق، تضورب، فرحان، عقائد، جماد الاولی، اخر، علماء ، یوسف، نعمان، خماس، یهود، شرائط، احمر، صفر، اصبح، ابنیاء، دوآب، ادریس، جهنم، عرفا، عزیر، رمضان، انور، اکتب، جبرائیل، فاطمه، احادیث ، یحیی، نوح، عزرائیل، رضوان ، اقوال۔

التمرین

منصرف غیر منصرف کی پہچان اور ترجمہ اور ترکیب کریں

ربنا رحمان و رحیم ، نبینا محمد واحمد، للمؤمن رحمة و جنة، للکافر عذاب جهنم، و لقد اتینا داود و سلیمان علما، یا یحیی خذ الکتاب مبقوة، هل زرت لندن، هل ترید ان ینفذ الاسلام فی باکستان، هذه عصافیر، ابتیلی ابراهیم ربه، جاء نی ذید عطشان ، ان للمتقین مفازا، حد ائق و اعنابا و کواعب اترابا،

یا اهل یثرب ارجعو، ان احب مکة و مدینة، حمزة اسد الله و اسد رسوله، کان عثمان من خلفاء الراشدین، انت اسبق منی، فانکحو ما طاب لکم من النساء مثنی و ثلث و ربع، و فاطمة سیدة نساء اهل الجنة.

قوله فصل بدانکه اعراب اسم سه است

فائدہ: اعراب کی وضع معانی مختلفہ میں فرق کرنے کے لئے ہے چونکہ اسماء پر مختلف معانی وارد ہوتے تھے (فاعلیت، مفعولیت، اضافت) اور اسماء میں کوئی ایسی صورت نہ تھی جس کی وجہ سے ان معانی ثلاثہ کی تعیین ہو جاتی اسی ضرورت کی بنا پر اعراب کو وضع کیا گیا ہے۔

فائدہ: اعراب آخر میں کیوں آتا ہے کلمہ کے شروع یا درمیان میں کیوں نہیں آتا؟

اصح توجیہ: یہ ہے کہ اعراب ابتدء کلمہ میں اس لئے داخل نہیں ہوتا کہ پہلے حرف پر حرکت بنائی موجود ہے اب اس پر اگر حرکت اعرابی آجائے تو لازم آئے گا دو حرکتوں کا جمع ہونا جو کہ باطل ہے اور وسط کلمہ میں اس لئے نہیں آتا کہ اسماء کا وسط مختلف ہوتا ہے۔ کہ بعض اسماء ثلاثی ہیں بعض رباعی اور بعض خماسی۔

بعنوان دیگر اسم کے اوزان مختلف ہیں فَعَلٌ، فَعِلٌ، فَعُلٌ، وغیرہ اگر اعراب وسط کلمہ میں جاری کر دیا جاتا ہے پتہ نہ چلتا کہ حرکت بنائیہ ہے یا حرکت اعرابیہ۔

اعراب کی تعریف: الاعراب ما جئی به لبیان مقتضی العامل من حرکة او حرف او سکون او حذف۔

والبناء: هولزوم آخر الکلمة من حرکةوسکون بغیر عامل واعتلال۔

اسم کا اعرب تین قسم پر ہے۔ رفع، نصب، جر، کیونکہ معنی بھی تین ہوتے ہیں (۱) فاعلیت، (۲) مفعولیت (۳) اضافت۔

فالرفع علم الفاعلیت اور رفع تین چیزوں کے ساتھ آتا ہے۔ (۱) ضمہ کے ساتھ (۲) الف کے ساتھ (۳) واو کے ساتھ لفظاً یا تقدیراً۔

النصب علم المفعولیت۔ نصب چار چیزوں کے ساتھ

الجر علم الاضافة جر تین چیزوں کے ساتھ آتی ہے(۱) کسرہ (۲) فتح (۳) یاء کے ساتھ آتی ہے پھر اعراب دو قسم پر ہے(۱) اعراب بالحرف (۲) اعراب بالحرکت۔ پھر ہر ایک کی دو قسمیں ہیں اعراب لفظی اور اعراب تقدیری۔ اسمائے متمکنہ کے سولہ اقسام میں سے پہلے پانچ معرب بالحرکت پھر سات قسم معرب بالحرف ہیں اور پہلے بارہ اقسام کا اعراب لفظی ہے اور آخری چار کا اعراب تقدیری ہے۔

قولہ اسم متمکن باعتبار وجوہ اعراب بر شانزدہ قسم است

پہلا قسم مفرد منصرف صحیح۔ جیسے: زید مفرد سے مراد جو مقابل تثنیہ وجمع ہے اور صحیح نحویوں کے نزدیک یہ ہے کہ لام کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت نہ ہو۔

دوسرا قسم مفرد جاری مجرائے صحیح ۔اس کو کہتے ہیں کہ لام کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت تو ہو لیکن ماقبل ساکن ہو۔ دلو، ظبیٌ

تیسرا قسم جمع مکسر: ۔جیسے: رجال ان تینوں قسموں کا اعراب رفع ضمہ کے ساتھ اور نصب فتحہ کے ساتھ اور جر کسرہ کے ساتھ۔ جیسے: جاء نی زید و دلو و رجال الخ۔

چوتھا قسم جمع مؤنث سالم :اس کا اعراب رفع ضمہ کے ساتھ نصب اور جر کسرہ کے ساتھ۔ جیسے: ھن مسلمات و رایت مسلمات و مررت بمسلمات۔

پانچواں قسم غیر منصرف :اس کا اعراب رفع ضمہ کے ساتھ نصب و جر فتحہ کے ساتھ جیسے جاء نی عمر و رایت عمر و مررت بعمر۔

چھٹا قسم اسمائے ستہ مکبرہ :اب، اخ، حم، ھن، فم، ذومال۔ان کا اعراب رفع واو کے ساتھ ار نصب الف کے ساتھ اور جر یاء کے ساتھ۔ جیسے: جاء نی اخوك، و رایت اخاك و مررت باخیك لیکن اسمائے ستہ مکبرہ کو یہ اعراب دینے کے لئے چار شرطیں ہیں۔

(۱) یہ اسمائے ستہ مکبر ہوں۔اگر مصغرہ ہوں تو ان کو اعراب جاری مجریٰ صحیح والا اعراب دیا جائے گا جیسے جاء نی ابی ورئیت ابیا ومررت بابی۔

(۲) یہ اسمائے ستہ مکبرہ موحد ہوں اگر تثنیہ جمع ہو تو انکو اعراب تثنیہ جمع والا دیا جائے گا جیسے جاء نی ابوان ورئیت ابوین و مررت بابوین۔
(۳) کہ مضاف ہوں اگر مضاف نہ ہوں تو انکو مفرد منصرف والا اعراب دیا جائے گا۔
جیسے جاء نی اب ورئیت ابا ومررت باب۔
(۴) مضاف بھی ہوں غیر یاء متکلم کی طرف۔ اگر یا متکلم کی طرف مضاف نہ ہوں ورنہ ان کو غلامی والا اعراب دیا جائے گا۔ جیسے جاء نی ابی ورئیت ابی وررت بابی۔

تحقیق (اب، اخ، حم، هن) اصل میں ابو، اخو، حمو، هنو، فَعَلٌ کے وزن پر ہیں۔ پھر خلاف قانون واو الف ہو کر گر گئی یاد رکھیں کہ قانون کے ساتھ بھی حذف کیا جاسکتا ہے مگر قانون کے ساتھ کے ساتھ حذف نہیں کریں گے ورنہ یہ اعراب نہیں دیا جاسکتا بلکہ اسم مقصور والا اعراب ہو جائے گا۔
(ذو) اصل میں ذَوَوٌ تھا ایک واو کو حذف کر دیا فاء کلمہ کو ضمہ دے دیا تو ذو ہو گیا یاد رکھیں ذَوَا اس کا اصل نہیں بلکہ جمع سالم ہے جس کے نون کو لازم الاضافت ہونے کیوجہ سے حذف کر دیا گیا
(فم) اصل میں فَوْہٌ تھا۔ جس پر دلیل اس کی جمع مکسر ہے افواہ ہے کیونکہ قاعدہ التصاغیر والتکاسیر تردان الشئ الی اصلہ پھر ہاء کو خلاف قیاس حذف کر دیا گیا فو ہو گیا اب اس واو کو باقی رکھا جائے تو اس پر اعراب جاری ہوگا تو یہ واو متحرک ہو جائے گی پھر قال والے قانون سے ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے الف سے بدل جائے گا پھر التقائے ساکنین کی وجہ سے الف گر جائے گا اور نون تنوین باقی رہ جائے گی اور لازم آئے گا اسم معرب کا ایک حرف پر باقی رہنا جو کہ جائز نہیں تھا اس لئے ان قوانین اور تغیر سے بچانے کے لئے واو کو میم سے بدل دیا کیونکہ واو اور میم دونوں قریب المخرج تھے۔

ساتواں قسم تثنیہ جیسے: رجلان

آٹھواں قسم ،ملحق بہ تثنیہ جیسے: کلا، کلتا جب مضاف ہوں ضمیر کی طرف۔ اگر اسم

ظاہر کی طرف مضاف ہوں تو اعراب تقدیری ہوگا کیونکہ ان میں دو حیثیتیں ہیں لفظ کے اعتبار سے مفرد معنی کے اعتبار سے تثنیہ جب اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوں تو مفرد والا اعراب دیا جائے گا کیونکہ اسم ظاہر اصل ہے۔ اگر مضاف کی طرف مضاف ہوں تو تثنیہ والا اعراب دیا جائے گا کیونکہ یہ فرع ہیں لہذا اصل کو اصل والا اور فرع کو فرع والا اعراب دیا گیا ہے۔

تحقیق : (**کلا**) اصل میں کِلَوٌ تھا واو کو الف سے تبدیل کر دیا اور تنوین کو حذف کر دیا لازم الاضافت ہونیکی وجہ سے کلا ہوا۔

(**کلتا**) کا اصل بھی کِلَوٌ تھا واو کو الف سے تبدیل کر دیا الف تثنیہ کا آخر میں لائے تو کلتا ہوا۔

نواں قسم، مشابہ بالتثنیہ اثنان ،اثنتان ان تینوں کا اعراب رفع الف کے ساتھ اور نصب اور جر یا ما قبل مفتوح کے ساتھ۔ جیسے: جاء الرجلان کلهما و اثنان و اثنتان۔

دسواں قسم، جمع مذکر سالم۔ جیسے: مسلمون۔

گیارھواں قسم، ملحق باالجمع اولو

بارھواں قسم، مشا به باالجمع عشرون : سے تسعون تک ان کا اعراب رفع واو کے ساتھ نصب اور جر کے یا ما قبل مکسور کے ساتھ۔

تیرھواں قسم، اسم مقصور جیسے: موسیٰ

چودھواں قسم غیر جمع مذکر سالم مضاف ہو یائے متکلم کی طرف اس کا اعراب رفع تقدیر ضمہ کے ساتھ اور نصب تقدیر فتحہ کے ساتھ اور جر تقدیر کسرہ کے ساتھ۔ جیسے: جاء نی موسی، رایت ، موسی، مررت بموسی۔

پندرھواں قسم اسم منقوص رفع اور جر تقدیری لیکن نصب فتح لفظی کے ساتھ۔ جیسے: جاء القاضی، رایت، القاضی، مررت بالقاضی۔

سولھواں قسم جمع مذکر سالم جو مضاف یائے متکلم کی طرف اس کا اعراب رفع تقدیر واو کیساتھ نصب اور جر یاء لفظی کے ساتھ۔ جیسے: جاء نی مسلمیَّ ورایت مسلمی، ومررت

بمسلمی۔

ترکیب : **لیت زیداً قائم**۔لیت حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر۔زیداً منصوب لفظاً اسم۔قائم مرفوع لفظاً خبر ہے لیت کی۔لیت اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ

ترکیب :**هل اکلت برتقالا**۔هل حرف استفہام غیر عامل غیر معمول۔اکلت فعل بافاعل۔برتقالاً منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ

۔التمرین ﴾

ان مثالوں میں سولہ اقسام کو پہچانیں اور اعراب بتائیں۔ترجمہ اور ترکیب کریں

الله الهنا، آدم ابونا، عیسی روح الله، الله ولی المؤمنین، هذا صراطی، فاقض ما انت قاض ،الراشی و المرتشی کلاهمافی النار، سلمت علی المسافرین، البابان مفتوحان، لقیت مکرمی، ووعدنا موسی ثلثین لیلة ، بلغ العلی بکماله کشف الدجی بجماله ، هؤلاء اخوتی ، انما یتذکر اولو الالباب، قال موسی لا خیه، اسمه احمد، مکة بلدة مبارکة ، خیر البقاع مساجد، لا جد ریح یوسف، اخونا عمر، دخل معه السجن فتیٰن، ارسلنا الیهم اثنین، هو ذو علم ، رایت رجلا ذافهم، بعت ثوبی بدینا رین، طعام الواحد یکفی الاثنین، عقبی الکفرین النار، قال موسی لفتاه، یسئلونک عن ذی القرین، قتل داود جالوت، المعصیة مهلکة ، بع الدنیا بالاخرة.

قوله فصل بدانکه اعراب مضارع سه است رفع و نصب و جر -

مضارع کے تین اعراب ہیں۔رفع، نصب، جزم۔

رفع : ضمہ اور اثبات نون کے ساتھ آتا ہے ۔

نصب : فتحہ یا حذف نون کے ساتھ آتا ہے ۔

جزم : سکون یا حذف نون یا حذف حرف علت کے ساتھ آتی ہے ۔

مضارع باعتبار اقسام اعراب کے چار قسم پر ہے۔

پہلا قسم : مفرد صحیح جو مجرد ہو ایسی ضمیر بارز سے جو تثنیہ اور جمع مذکر اور واحد مونثہ مخاطبہ کے لئے ہوتی ہے یعنی یہ اعراب ان صیغوں کے لئے ہے جن آخر میں نون نہیں اور یہ پانچ ہیں۔

(۱) واحد مذکر غائب جیسے یفعل

(۲) واحدہ مؤنثہ غائبہ جیسے تفعل

(۳) واحد مذکر مخاطب جیسے تفعل

(۴) واحد متکلم جیسے افعل

(۵) جمع متکلم جیسے نفعل ۔جب یہ پانچ صیغے صحیح ہوں تو ان کا اعراب رفع ضمہ کے ساتھ اور نصب فتحہ کے ساتھ اور جزم سکون کے ساتھ۔جیسے: ھو یضرب، تضرب، اضرب ، نضرب۔ لن یضرب، لن تضرب، لن تضرب لن اضرب لن نضرب، لم یضرب، لم تضرب، لم تضرب لم اضرب لم تضرب۔

یادرکھیں مضارع کل چودہ صیغے ہیں جن میں سے دو تو مبنی ہیں (۱) جمع مؤنث غائبات یفعلن (۲) جمع مؤنث مخاطبات تفعلن ۔بقایا بارہ بچ گئے۔ان بارہ میں سے سات کے ساتھ ضمیر بارز ہوتی ہے۔چار صیغے تثنیہ کے یفعلان، تفعلان، تفعلان، تفعلان۔

اور دو صیغے جمع مذکر کے یفعلون، تفعلون۔

اور ایک واحدہ مؤنثہ مخاطبہ تفعلین

بقایا پانچ صیغے رہ گئے ان کو ایہ اعراب دیا گیا ہے۔

فائدہ یہاں صحیح سے مراد وہ صحیح نہیں جو صرفی حضرات کی اصطلاح میں ہے بلکہ یہاں وہ صحیح مراد ہے جو نحویوں کی اصطلاح میں ہے۔نحویوں کی اصطلاح میں صحیح اسکو کہتے ہیں جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو۔لھذا مھموز اور مثال اور مضاعف اور اجوف سب صحیح میں داخل ہیں۔

دوسرا قسم مفرد معتل واوی اور یائی کے بھی یہی پانچ صیغے۔ان کا اعراب رفع تقدیر ضمہ

کے ساتھ اور نصب فتح لفظی کے ساتھ اور جزم لام کلمہ کے حذف کے ساتھ جیسے: ھو یغزو، ویری، ولن یرمی، لم یغز، لم یرم۔

تیسرا قسم مفرد معتل الفی کے بھی یہی پانچ صیغے۔ جیسے: یرضی، انکا اعراب رفع تقدیری ضمہ کے ساتھ اور نصب تقدیر فتحہ کے ساتھ اور جزم لام کے حذف کے ساتھ جیسے: ھو یرضی، لن یرضی، لم یرض۔

چوتھا قسم باقی سات صیغے ضمیر بارز مرفوع والے۔ چار تثنیہ کے اور دو جمع مذکر کے اور ایک واحدہ مؤنثہ مخاطبہ کا خواہ صحیح ہوں یا غیر صحیح۔ ان کا اعراب رفع اثبات نون کے ساتھ نصب اور جزم حذف نون کے ساتھ۔، جیسے: ھما یضربان ویغزوان ویرمیان ویرضیان، ھم یضربون ویغزون ویرمون، الخ

فائدہ مضارع کے ان سات صیغوں میں چونکہ صورت تثنیہ اور صورت جمع موجود تھی۔ تو اس کی مشابہت ہوئی اسماء کی تثنیہ اور جمع کے ساتھ۔ لھذا جس طرح اسماء کے تثنیہ اور جمع میں اعراب بالحرف دیا گیا تھا تو انکو بھی اعراب بالحرف دے دیا گیا۔ اور پہلی تین قسموں کا اعراب اعراب بالحرکت ہے اس لیے کہ وہ پانچ صیغے صورت میں مفرد ہیں۔

فائدہ فعل امر میں اختلاف ہے۔ عند البعض معرب ہے۔ کہ مضارع پر جب لام امر داخل ہوتا ہے تو امر بنجاتا ہے لتضرب جس طرح لم یضرب معرب ہے اسی طرح یہ بھی معرب ہے اور قرآن مجید کی بعض قرائتوں میں اور حدیث میں اور اشعار میں امر ایسے مستعمل ہے جیسے فلتفرحوا۔ ولتأخذوا مصافکم۔ پھر تخفیفاً لام اور تاء کو حذف کر دیا اور ہمزہ وصلی لے آئے اِضرب ہوگیا۔ تو اِضرب میں سکون عامل جازم لام مقدر کی وجہ سے ہے۔ اس قول پر فعل کی صرف دو قسمیں ہوئی۔ یہ امر مضارع ہی ہے جیسے جحد اور نفی ہے

اور عند البعض مبنی بر علامت جزم ہے اور مستقل قسم ہے۔

التمرین

ان مثالوں میں مضارع کی قسموں کو پہچانیں اوراعراب بتائیں۔ترجمہ و ترکیب بھی کریں۔

لاعبد ماتعبدون،ولسوف یعطیک ربک فترضی،یریدون ان یخرجاکم ،اولئک یسارعون فی الخیرات،یطعمون الطعام،لن اکلم الیوم انسیا،الم تر کیف فعل ربک ،اولئک یدخلون الجنۃ بغیر حساب،لاتحزنی،لم یجعلنی جبار،لن ترضی عنک الیہود،واللہ یھدی من یشاء ،اولئک لم یومنون،فذالک الذی یدع الیتیم، لم ینالوا خیرا، نبلوکم بالشر والخیر فتنۃ، وان تعود ونعد۔

ترکیب : **تسمی حروفاً جارۃ** (تسمی) فعل مضارع مرفوع تقدیرا (ھی) ضمیر در مستتر مرفوع محلاً نائب فاعل (حروفا) منصوب لفظاً موصوف (جارۃ) منصوب لفظاً صفت ہے(حروفاً) کی۔موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ۔فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

ترکیب : **لاتشرکوابہ شیئا** لا ناہیہ تشرکوا فعل مضارع مجزوم بحذف نون۔ واو ضمیر مرفوع محلاً فاعل۔(بہ) جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہے لاتشرکو کے۔شیئا منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ انشائیہ۔

باب اول در حروف عاملہ

حروف عاملہ دوقسم پر ہیں (۱) اسماء میں عمل کرنیوالے (۲) افعال میں عمل کرنے والے

فصل اول در حروف عاملہ ۔پہلی فصل میں حروف عاملہ در اسماء کا بیان ہے۔

جو حروف اسم میں عمل کرتے ہیں۔ان کی پانچ قسمیں ہیں۔(۱) حروف جارہ (۲) مشبہ بالفعل (۳) ماولا المشبھتین بلیس (۴) لانفی جنس (۵) حروف نداء۔جن میں سے پہلی قسم اور پانچویں قسم

ایک ایک اسم میں عمل کرتی ہےاوردوسری اور تیسری اور چوتھی قسم دودواسموں میں عمل کرتی ہیں۔
سوال کہ حروف تو عامل ضعیف ہوتے ہیں۔اس کے باوجود اس کو کیوں مقدم کیا۔
جواب یہ ہے کہ حروف اقسام کے اعتبار سے اعلی اور افضل ہیں۔اس لیے کہ حروف کی چھبیس قسمیں ہیں۔فعل کی صرف سات قسمیں ہیں۔اوراسم کی صرف دس قسمیں ہیں۔جب یہ اقسام کے لحاظ سے اعلی اور افضل ہوئے تو ان کو مقدم کیا۔اس لیے کہ اعلی مفضول پر مقدم ہوا کرتا ہے۔اوراگر یہ کہا جائے کہ پھر تو اسم کو فعل پر مقدم کرنا چاہیے تھا۔اس لیے کہ اس کے اقسام زیادہ ہیں۔
جواب: کہ اسم کے اقسام اگرچہ زیادہ ہیں لیکن عمل کے باب میں اسم فعل کی فرع ہے اور فرع اصل سے موخر ہوا کرتی ہے۔بایں وجہ فعل کو مقدم کیا اور اسم کو مؤخر کردیا۔

﴿ حروف جارہ ﴾

قسم اول حروف جارہ

جر کی تعریف: الجر حركة او حرف تدل على كون الاسم مضافاً اليه

حروف جارہ کی تعریف: ماؤضع للافضاء بالفعل او شبهه الى مدخوله حروف جارہ ایسے حروف کو کہا جاتا ہے جو فعل یا شبہ فعل یا معنیٰ فعل کو اپنے مدخول کی طرف پہنچائیں اور ربط دینا مدخول کو ماقبل کے ساتھ سوائے چند کے خلا،حاشا وغیرہ۔
یعنی فعل اوراس کا مدخول الگ الگ تھا۔پھر آپس میں جوڑ پیدا کرنے کے لیے حرف جر کو لایا گیا ہے۔مثلا استقرا اوردار دونوں میں کوئی تعلق نہیں تھا۔لیکن جب دار پر فی داخل کردیا اور کہا زیـــد استقـر فی الدار تو اب دونوں میں تعلق اور ربط پیدا ہوگیا۔ فی نے معنی استقرار کو کھینچ کر دار تک پہنچادیا یعنی استقرار دار میں پایا گیا ہے۔فعل کی تعریف تو ماقبل میں گذر چکی ہے

شبہ فعل کی تعریف: یہ ہے کہ شبہ فعل وہ اسم ہے جو فعل جیسا عمل کرے اور فعل کے مادہ

سے ہو جیسے مصدر اور اسم فاعل اور اسم مفعول اور صفت مشبہ وغیرہ۔

معنئ فعل کی تعریف : کہ وہ ہے جس سے معنیٰ فعل مستنبط ہو لیکن وہ فعل کے مادہ سے نہ ہو جیسے اسم اشارہ۔ اسمائے افعال۔ حروف تنبیہ۔ ظرف۔ جار مجرور۔ حروف تمنی۔ حروف ترجی۔ حروف تشبیہ۔ یہ معنیٰ فعل پر دلالت کرتے ہیں لیکن فعل کے مادہ سے نہیں ۔

فائدہ : اقسام ثلاثہ میں سے تمام اسماء معمول بنتے ہیں سوائے اسمائے افعال کے جو کہ فقط عامل بنتے ہیں اور اسمائے اصوات (جو کہ نہ عامل بنتے ہیں اور نہ معمول) اور افعال میں سے فعل مضارع بشرطیکہ مبنی نہ ہو اور حروف میں سے کوئی حرف معمول نہیں بنتا۔

فائدہ: تمام افعال عامل بنتے ہیں اور اسماء اور حروف میں سے بعض عامل بنتے ہیں اور بعض نہیں۔

قولہ ھفدہ : حروف جر کی تعداد کے سلسلہ میں دو قول ہیں۔(۱) حروف جر سترہ ہیں۔قول مشہور یہی ہیں۔جو کہ شعر میں موجود ہیں۔

باء ، تاء ، کاف ، لام ، واؤ منذ ، مذ، خلا

رب ، حاشا، من، عدا، فی ، عن ، علی، حتی، الی

(۲) حروف جر ہیں۔سترہ تو وہ جو کتاب میں مذکور ہیں۔اور باقی کو تحویر میں ملاحظہ فرمائیں۔

فائدہ: ہر جار مجرور کو ترکیب میں ظرف سے تعبیر کیا جاتا ہے کیونکہ جس طرح ظرف عامل کا تقاضا کرتے ہیں ایسے یہ بھی۔لیکن زمان و مکان ظرف حقیقی ہیں اور جار مجرور پر مجازاً ظرف کا اطلاق کیا جاتا ہے۔

ضابطہ: ہر ظرف کے لئے عامل متعلق کا ہونا ضروری ہے۔یہ چار چیزوں کے متعلق ہوسکتا ہے۔

از پے ہر جارہ متعلق ضرور آمد ضرور
خواہ باشد فعل یا باشد مشابہ فعل را
یا کہ تاویلش بہ شبہ فعل راجح می شود
یا مشیر است آں بسوئے معنی فعل بے خطا

(۱) فعل خواہ فعل تام ہو یا فعل قاصر۔ فعل قاصر کے متعلق ہونا مختلف فیہ ہے۔ (۲) شبہ فعل۔ جیسے: انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ۔ (۳) مؤول بہ شبہ فعل۔ جیسے: وهو الله فی السموات وفی الارض ۔ انت عبد الله فی کل مکان ای المعروف المسمی بهذا الاسم ۔ (٤) مشیر الی معنی الفعل جیسے: ما انت بنعمت ربك بمجنون ۔ ما لزید فی الدار ۔ ما سے جو انتفی سمجھا جاتا ہے۔ اب کس کے متعلق جمہور نے انتفی کو بنایا ہے اور بعض نے ما کو بنایا

فائدہ: ظرف دو قسم پر ہے ظرف لغو اور ظرف مستقر۔

ظرف مستقر: ما یکون عامله محذوفا سواء من الافعال العامة او الخاصة

افعال عامہ چار ہیں۔

افعال عامه چهار مستند نزد ارباب عقول
کون است و ثبوت و وجود است و حصول

ظرف لغو: ما یکون عامله مذکورا ۔

وجہ تسمیہ: مستقر کا معنی ہے ٹھہرا ہوا کیونکہ یہ اپنے عامل کی جگہ پر ٹھہرا ہوا ہوتا ہے اس لئے اس کو ظرف مستقر کہتے ہیں اور ظرف لغو اپنی عامل کی جگہ ٹھہرا ہوا نہیں ہوتا اس لئے اسے ظرف لغو کہتے ہیں۔ (مزید تفصیل تھو یر شرح نحو میر)

فائدہ چند حروف ایسے ہیں جو متعلق کے مقتضی نہیں وہ حروف جارہ زائدہ اور رب، لولا، لعل، لات۔ حاشا، خلا، عدا ہیں۔ بعض نے لات کا متعلق محذوف مانا ہے جیسے فنادوا ولات حین مناص ۔ یہ متعلق ہے استغاثوا کے۔

چند حرف بدان مستغنی از متعلق اند
رب حاشا لات لولا هم خلا دیگر عدا

ھم لعل آمد دیگر پس حرف زائد در کلام

سابقا تفصیل ھر زائد بیان کردم ترا

فائدہ اگرظرف کا متعلق افعال عامہ میں سے ہوتو چار مقامات میں اسکے متعلق کا حذف کرنا واجب ہے۔

(۱) مبتداء کی خبر ظرف ہو جیسے زید فی الدار اس میں ثبت یا ثابت کو ظاہر کرنا جائز نہیں۔

(۲) موصول کا صلہ ہو الذی فی الدار قائم۔

(۳) موصوف کی صفت ظرف ہو۔

(۴) ذوالحال کا حال ظرف ہو۔

ضابطہ: **تزاد (ما) بعد من و عن و البا فلا تكفهن عن العمل و بعد رب و الكاف يبقى العملِ قليلا نحو: فبما رحمة من الله ـ مما خطيئٰتهم ـ عما قليل۔**

شعر۔ ربما ضربۃٍ بسيف صيقل۔ بَينَ بُصرى وطعنة نجلاءِ

وننصر مولانا ونعلم انه ـ كما الناسِ مجروم عليه وجارم ـ

وبعد هما مكفوفتين فدخلان على الجملة نحو ربما يود الذين كفروا لو كانوا مسلمين

فائدہ قد يحذف سماعاً فينتصب المجرور تشبيها بالمفعول ويسمى المنصوب بنزع الخافض كقوله تعالى الا ان ثمود كفروا ربهم اى بربهم۔ واختار موسى قومه اى من قومه

حروف جارہ کی مزید تحقیق و تفصیل مأتہ عامل کی شرح قدرۃ العامل میں دیکھئے۔(مزید تفصیل تحویر شرح نحو میر)

ترکیب: **بالله لا فعلن كذا** (با) حرف جار (اللہ) مجرور لفظاً۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا اقسم فعل مقدر کے ۔فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر قسم (لام) تاکیدیہ ابتدائیہ (افعلن) صیغہ واحد متکلم مؤکد بانون تاکید ثقیلہ (انا) ضمیر در و مستتر مرفوع محلاً فاعل (کذا) اسم کنایہ منصوب محلاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ جواب قسم۔

ترکیب : **ارحم بزید** (ارحم) فعل۔ضمیر مستتر فاعل (با) حرف جار (زید) مجرور بالکسرہ لفظاً۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہے ارحم کے۔فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿ التمرين ﴾

ومن الناس من يقول امنا بالله،تالله لاكيدن اصنامكم،ادب المرء خير من ذهبه،الانسان من اللسان،لكم دينكم ولى دين،سرورك باالدنيا غرور، زيارة الضعفاء من التواضع،له مافى السموت،هلاك المرء فى العجب،رب عالم لقى،لاتدخلوا البيوت حتى تستاذنوا،نور المومن من قيام الليل،رضى الله عنهم ورضو عنه.

﴿ حروف مشبّہ بالفعل ﴾

قوله قسم دوم حروف مشبّہ بالفعل ان، ان، كان ، كيت، لكن لعل۔حروف مشبہ بالفعل چھ ہیں جو اسم کے نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔جیسے:ان زیدا قائم

فائدہ: ان حروف کی فعل کے ساتھ چار چیزوں میں مشابہت ہوتی ہے۔لفظا،معنا،عملا،اقساما، لیکن چونکہ عمل میں اصل فعل ہے اور یہ فرع ہیں اس لئے فعل پہلے اسم کو رفع اور دوسرے کو نصب دیتا ہے جب کہ یہ پہلے اسم کو نصب اور دوسرے کو رفع دیتے ہیں تا کہ اصل اور فرع میں فرق ہو جائے۔اسی وجہ سے انکی خبر کو اسم پر مقدم کرنا جائز نہیں۔ہاں اگر ظرف ہو تو جائز ہے جیسے: ان من الشعر لحكمة ۔

فائدہ حروف مشبہ بالفعل ناصب اسم اور رافع خبر کیوں ہوتے ہیں۔اس کی حکمت اور وجہ یہ ہے کہ ان کی مشابہت ہے فعل کے ساتھ اور فعل رفع نصب دیتا ہے یہ بھی رفع اور نصب دیتے ہیں تو ان کا اسم مفعول کے مشابہ ہوتا ہے اور خبر فاعل کے مشابہ۔

ان حروف کی فعل کے ساتھ مشابہت قوی ہے۔ جس کی پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) پہلی مشابہت ان کا وزن فعل والا ہے جیسے ان فر کے وزن پر ہے اور ان مد کے وزن پر ہے اور کان ضر بن کے وزن پر ہے اور لکن ضاربن کے وزن پر ہے اور لعل دخرج کے وزن پر ہے اور لیت علم کے وزن پر ہے۔

(۲) کہ فعل ماضی کی طرح مبنی بر فتحہ ہیں۔

(۳) فعل کی طرح ان کے آخر میں نون وقایہ لاحق ہوتا ہے۔ جیسے اننی۔ کاننی۔

(۴) کہ فعل کی طرح یہ اسم ہی پر داخل ہوتے ہیں۔

(۵) ان میں فعل کا معنی پایا جاتا ہے۔ لہذا جب ان کی مشابہت فعل کے ساتھ اقوی اور اتم ہوئی تو عمل فعل والا ہوگا۔

ضابطہ: جس مقام پر جملہ کی ضرورت ہے وہاں پر اِنَّ مکسورہ ہوگا اور جس مقام پر جملے کی ضرورت نہیں مفرد کی ضرورت ہے وہاں پر اَنَّ ہوگا۔

اِنَّ کے لئے دس علامات اور مقامات ہیں۔

(۱) ابتدائے کلام میں ہو یعنی کسی کا معمول نہ ہو خواہ ابتداء حقیقتاً ہو۔ جیسے: انا اعطینك الکوثر یا حکماً ہو یعنی تنبیہ اور حرف افتتاح اور حتی ابتدائیہ اور کلا زجریہ اور حرف تخصیص اور حرف جواب نعم ۔ لا کے بعد ہو یہ ابتدائے کلام حکماً ہے الا انهم هم السفهاء ۔ قل ای و ربی انه لحق ۔ کلا ان معنی ربی سیهدین

(۲) ابتدائے صلہ میں ہو۔ جیسے: وآتینه من الکنوز ما اِن مفاتحه لتنوء بالعصبة

(۳) ابتدائے صفت میں ہو جیسے: مررت برجل انه فاضل ۔

(۴) ابتدائے حال میں ہو جیسے: و ان فریقا من المؤمنین لکارهون

(۵) ابتدائے مقصود بالنداء میں ۔ جیسے: یا نوح ان لیس من اهلك

(۶) ابتدائے قسم میں ہو۔ جیسے: و العصر ان الانسان لفی خسر

(۷) حیث اور اذ کے بعد۔ جیسے: جلست حیث انک قائم ، جئتك اذ ان زیدا قائم ۔

(۸) بعد قول اور حکایت اور نقل کے معنی میں ہو۔ تکلم کے معنی میں نہ ہو جیسے: قال انی عبدا لله

(۹) لام معلقہ سے پہلے خبر پر ہو۔ جیسے: و الله یعلم انك لرسوله

(۱۰) اسم عین کی خبر ہو جیسے: ان الذین امنوا و الذین هادوا و الصائبین و النصاری والمجوس والذین اشرکوا ان لله یفصل بینهم ۔

۔خلیل انه کریم۔

أنّ مفتوحه کے لئے آٹھ مقامات ھیں۔

(۱) فاعل واقع ہو۔ جیسے: اولم یکفهم انا انزلنا، بلغنی ان زیدا منطلق

(لو) بھی اسمیں دخل ہے۔ جیسے: لوانهم آمنوا واتقوا۔ اس لیے کہ لو ثبت تو فاعل اور ما مصدریہ ظرفیہ کے بعد ہو وہ بھی اسی میں داخل ہے جیسے لااکلمک ما انک مکسول ۔بتاویل ماثبت کسلک۔

(۲) نائب فاعل۔ جیسے: اوحی الی نوح انه لن یومن۔

(۳) مبتداء ہو۔ جیسے: من آیاته انك تری الارض اور لولا بھی اسی میں داخل ہے۔ جیسے: لو لا انه کان من المسبحین ۔

(۴) اسم معنی کی خبر ہو۔ جیسے: حسبك انك کریم۔

فائدہ: اسم العین ما دل علی ذت ای شئی قائم بنفسه و مقابله اسم لمعنی ما دل علی شئی قائم بغیره

(۵) مفعول سوائے مقولہ کے۔ جیسے: و لا تخافون انکم اشرکتم بالله ۔

(۶) مجرور بالحرف ہو۔ جیسے: ذالك بان الله هو الحق،۔

(۷) مجرور بالاضافت ہو۔ جیسے انه لحق مثل ما انکم تنطقون -

بشرطیکہ مضاف (اذ) اور (حیث) نہ ہو۔

(۸) کسی کا تابع واقع ہو جیسے: سررت من اکرام خلیل وانه عاقل ۔ عجبت منه انه مهمل ۔

چند مقامات میں دونوں جائز ہیں۔

(۱) اذا مفاجاتیہ کے بعد ہو تو دونوں طرح پڑھنا جائز ہے جیسے: خرجت فاذا انّ سعیدا واقف

(۲) فاء جزائیہ کے بعد ہو جیسے: من یحادد الله و رسوله فان له نار جهنم ۔

(۳) مابعد تعلیل ہو جیسے: صل علیهم ان صلواتك سكن لهم

(۴) لا جرم کے بعد جیسے: لا جرم ان الله یعلم ما یسرون و ما یعلنون۔

اگر لا جرم بمعنی قسم کے ہو تو مکسورہ اور اگر بمعنی ثبت ہو تو مفتوحہ۔

فائدہ: امام فراء کے نزدیک (لا جرم) لابد کی طرح ہے یعنی لا نفی جنس ہے جرم مبنی بر فتحہ اسم لیکن اب بمعنی قسم ہے اور مابعد جواب قسم ہے جس نے خبر سے مستغنی کر دیا دوسرا مذہب لا نفی ہے جرم فعل ماضی ہے بمعنی (ثبت، حق) اور مابعد فاعل ہے۔

(۵) واو عطف کے بعد کا جسکا معطوف علیہ مفرد اور جملہ بن سکتا ہو۔ جیسے: ان لك الا تجوع فیها و لا تعری و انك لا تظمأ ۔

خلاصہ: ان جملہ کو مفرد کی تاویل میں کر دیتا ہے لہذا جس جگہ جملہ کی ضرورت ہو تو وہاں ان پڑھا جائے گا اور جس جگہ مفرد کی ضرورت ہو وہاں ان اور جس جگہ دونوں درست ہوں وہاں دونوں جائز ہیں (مزید بحث کے لئے قدۃ العامل)

ترکیب: **كأ ن زیدًا اسد** (کا ن) حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر ۔ (زیدًا) منصوب بالفتحہ لفظاً اسم (اسد) مرفوع بالضمہ لفظاً خبر۔ کا ن اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

ترکیب: **لعل السلطان یکرمنی** (لعل) حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر (السلطان) منصوب بالفتحہ لفظاً اسم (یکرم) واحد مذکر غائب مرفوع بالضمہ لفظاً (هو) ضمیر مر

فوع محلا فاعل۔نون وقایہ ۔یاء ضمیر منصوب محلا مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بن کر خبر ہے لعل کی۔لعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ

﴿ التمرین ﴾

ان مثالوں میں حروف مشبہ بالفعل اور اس کے عمل کو غور سے دیکھیں اور إنَّ اور أنَّ کا فرق بھی کریں ترکیب اور ترجمہ بھی کریں

ان الله علیم حکیم، اعلمو ان الله شدید العقاب و ان الله غفور رحیم ، کانھن الیاقوت و المرجان، ان وعد الله حق ولکن اکثرھم لایعلمون، یالیتنا اطعنا الله واطعنا الرسولاً، لاتخافون انکم اشرکتم بالله، لعل الساعة قریب، کان زیدا قمر، یالیتنی قدمت لحیاتی، ان ابانا لفی ضلل مبین ،لعلھم یرجعون ،انما یتذکر اولو الباب، کانھم شموس، من آیاته انک تر ی الارض خاشعة،

الا ان لله من فی السموات و الارض، والعصر ان الانسان لفی خسر، جاء زید وان قومه غاضبون ،یایھاالنبی انا احللنا لک ،انه لحق مثل ماانکم تنطقون، والله یشھدان المنافقین لکاذبون،

﴿ ما ولا المشبھتین بلیس ﴾

قوله قسم سونم ما ولا مشبستان بلیس ۔یہ معنا لیس کی مشابہت کی وجہ سے لیس والا عمل کرتے ہیں یعنی پہلے اس کو رفع اور دوسرے کو نصب اور حروف چار ہیں ۔ما ، لا ، لات ،ان جیسے: **ما ھذا بشراً لا رجل حاضرا، لات حین مناص، ان الذین تدعون من دون الله عبادا امثالکم۔ فی قراة۔**

ان کے عمل صریح پر قرآن میں تین مقامات ہیں۔ یہ صریحی مقامات تین ہیں تاویلی بہت ہوں گے (۱) **ماھن امھتھم** (۲) **ماھذا بشراً** (۳) **فما منکم من احد عنه حاجزین** ۔اس میں من زائدہ ہے۔

تیسری مثال کی ترکیب اس میں دوترکیبیں بنتی ہیں۔

پہلی ترکیب ما مشابہ بلیس احداس کااسم محلا مرفوع عنہ متعلق ہواحاجزین کے ساتھ حاجزین اپنے متعلق سے مل کر یہ ما کے لیے خبر ہولما اپنے اسم اورخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ اورمنکم فعل محذوف کے متعلق ہے جواعنی ہے۔

دوسری ترکیب منکم جارمجرورظرف معتمد برنفی احد اس کافاعل اورمن زائدہ ہے۔احد موصوف عنہ متعلق ہواحاجزین کے ساتھ حاجزین اپنے متعلق سے مل کر یہ صفت ہوااحد کے لیے موصوف صفت مل کر فاعل ہواظرف کے لیے۔ظرف اپنے متعلق سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ اس دوسری ترکیب میں احد پراعتراض ہوتا ہے کہ احد موصوف ہے اور یہ مفرد ہے۔اور حاجزین اس کے لیے صفت اور صفت جمع ہے تو موصوف صفت میں مطابقت نہیں ہے۔

جواب احداسم عام ہے اوراسم عام کے لیے صفت جمع آسکتی ہے جیسے قرآن میں ہے لانفرق

بین احد من رسلہ

ما کے عمل کے لئے چار شرطیں ھیں۔

(۱) نفی باقی رہے احترازی مثال: وما محمد الارسول۔

یہی وجہ ہے بل اور لکن کے ذریعے خبر پر عطف ہوتو رفع واجب ہوگا کیونکہ نفی ختم ہوجاتی ہے۔

جیسے: ما زید قائما بل قاعد

(۲) ان لا یتقدم الخبرعلی اسمها یعنی ترتیب باقی ہواحترازی مثال: : ما قائم زید

(۳) ان لا یتقدم معمول خبر ها علی اسمها الا اذا کان المعمول ظرفا۔

(٤)ان لا یقترن اسمه بان زائد ۔ احترازی مثال: ما ان زید قائم ۔

فائدہ: امام کسائی نے ایک دیہاتی سے سناانا قائما تواس کوٹوک دیا کہ انا قائمانہ پڑھو حالانکہ یہاں مشبہ بلیس ہے اس کااصل ان نا قائما ہے پھر لکنا ھواللہ ربی کی طرح ادغام کیا گیا ہے

﴿ لا ﴾ کے عمل کے لئے بھی چار شرطیں ھیں۔

۔اول کے علاوہ باقی تین وہی ہیں ۔لیکن ایک اور شرط ہے۔

چوتھی شرط یہ ہے کہ دونوں معمول نکرہ ہوں اور پہلی شرط اس لئے نہیں کیونکہ کلام عرب لا کے بعد ان زائدہ نہیں ہوتا۔

فائدہ کبھی معرفہ میں بھی عمل کرتے ہیں جیسا کہ متنبی کا شعر ہے

اذا لجود لم یرزق خلا صا من الاذی فلا الحمد مکسوباً و لا المال باقیا

﴿ لا ت ﴾کے عمل کے لئے دوشرطیں ہیں

(**لات**)اس میں عامل (لا) ہے (ت) تاکید نفی ہے اس کے عمل کے لئے دوشرطیں ہیں۔

(۱) یہ تین اسم میں عمل کرتا ہے (۱) حین (۲) الساعۃ (۳) اوان۔

(۲) اس کے دو معمول یعنی اسم اور خبر میں سے ایک محذوف ہو۔جیسے: لات حین مناص ای لیس الحین حین فرار۔

﴿ انْ ﴾کے عمل کے لئے تین شرطیں ہیں

(ان) ان کے لئے بھی اول کے علاوہ تین شرطیں ہیں اور نکارت کی شرط بھی اسمیں نہیں۔

جیسے: اِنِ الذین تدعو ن من دون الله عباداً امثالکم ۔ فی قرائۃ

فائدہ : (لیس) اور (ما) کی خبر پر اکثر با زائدہ داخل ہوتی ہے۔جیسے: الیس اللہ بکاف عبدہ. و ما الله بغافل

ترکیب : **ما زید قائما** (ما) حرف مشبہ بلیس رافع اسم ناصب خبر (زید) مرفوع بالضمہ لفظاً اسم (قا ئما) منصوب بالفتحہ لفظاً خبر۔(ما) اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ

ترکیب : **لا رجل ظریفا** (لا) مشبہ بلیس رافع اسم ناصب خبر (رجل) مرفوع بالضمہ اسم (ظر یفاً) منصوب بالفتحہ خبر۔(لا) اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ التمرین ﴾

ان مثالوں میں حروف مشبہ بلیس اور ان کیا سم وخبر کو پہچانیں اور ترکیب کریں

مااللہ بغافل عما تعملون، لاتلمیذون غائبا، مااصدقائک مخلصین لک،
لاعندی درهم، ماانابظلام للعبید، لاثمر قناصجة فی البستان، مامحمود الا
خطیب، وما هم بخارجین من النار، ماقائم بکر، لاامة جالسة، ماذالک علی
اللہ بعزیز، ماانا بمصرخکم وماانتم بمصرخی، لاغافلة عنک امراة،
ماالمعروف ضائعا عند الکرام، ومامرنا الا واحدة،

قولہ قسم چھارم لائے نفی جنس۔

فائدہ لا کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) لائے ناہیہ یہ مضارع کے ساتھ خاص ہے اس کو جزم دیتا ہے۔

(۲) لا زائدہ اس کلام میں ہے مامنعك الا تسجد اذ امرتك لان لایعلم اهل الکتب الا یقدرون علی شئی۔

(۳) لائے نافیہ اس کی دو قسمیں ہیں۔(۱) معرفہ پر داخل ہو تو اس وقت یہ لامحل ہوگا یعنی غیر عامل ہوگا اور اسکا تکرار لازم ہے۔جیسے لازید فی الدار ولا عمر۔

(۲) نکرہ پر داخل ہو تو پھر اس کی دو قسمیں ہیں۔(۱) لامشابہ بلیس یہ رافع اسم ناصب خبر ہوگی یہ قلیل عمل ہے۔(۲) لائے نفی جنس ہے یہ ان کا عمل کرتی ہے ناصب اسم رافع خبر۔

حروف عاملہ کی چوتھی قسم لائے نفی جنس۔

فائدہ لائے نفی جنس کا عمل اِنّ کی مشابہت کی وجہ سے ہے اور یہ مشابہت تین طرح سے ہے۔

پہلی مشابہت : کہ دونوں جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔

دوسری مشابہت: کہ دونوں صدارت کلام کا تقاضا کرتے ہیں۔

تیسری مشابہت دونوں تاکید کے لیے آتے ہیں۔البتہ فرق یہ ہے کہ لا تاکید نفی کے لیے اور ان تاکید اثبات کے لیے آتا ہے۔

فائدہ چونکہ لا کا عمل اِنّ کی مشابہت کی وجہ سے ہے اس لیے اس کا درجہ عمل میں ان سے کم ہے

چند امور میں۔

(۱) لائے نفی جنس صرف اسم ظاہر میں عمل کرتا ہے۔ اوران اسم ظاہر اور اسم مضمر دونوں میں عمل کرتا ہے۔

(۲) لا فقط نکرہ میں عمل کرتا ہے اور اِنّ معرفہ اور نکرہ دونوں میں عمل کرتا ہے۔

(۳) لا کے عمل کے لیے شرائط ہیں اوران بلا شرط عمل کرتا ہے۔

شرائط -: لائے نفی جنس کے عامل ہونے کے لیے سات شرطیں ہیں۔ چار شرطیں لا کے لیے اور دو شرطیں اسم کے لیے اور ایک شرط خبر کے لیے۔

پہلی شرط لائے نافیہ ہو زائدہ نہ ہو۔

دوسری شرط نفی جنس کی ہو یعنی نفی عام ہو۔

تیسری شرط نفی جنس میں نص ہو۔

چوتھی شرط اس پر جار داخل نہ ہو ورنہ لا زائدہ ہوگا مثال جئت بلا زاد گھر سے میں آ گیا کوئی توشہ لایا نہیں۔

اور اسم کے لیے دو شرطیں ہیں۔

پہلی شرط یہ ہے کہ نکرہ ہو۔

دوسری شرط متصلہ ہو۔

اور ایک شرط خبر کے لیے ہے کہ نکرہ ہو۔ یہ کل سات شرائط ہوئیں۔

فائدہ اذا هلك الكسرى فلا كسرى بعده ۔ اذا هلك القيصر فلاقيصر بعده والذى نفس محمد بيده لتنفقن كنوزهما فى سبيل الله (رواہ البخاری فی کتاب المناقب)

دوسرا قول حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا فرمان -: قضية ولا ابا حسن لها

ان تینوں مثالوں میں لائے نفی جنس معرفہ میں عمل کر رہا ہے۔

جواب ان جیسی مثالوں میں تاویل کردی جائے گی۔

تاویل: کہ علم سے وصف مشہور مراد ہو۔جیسے قضیة لا فیصل لها یعنی لاقاضی یفصلها یہ ایسا ہے جس طرح کہ لکل فرعون موسی۔

فائدہ : کبھی اس کا اسم ایسا علم ہوگا جس سے مراد علمیت نہیں ہوگی بلکہ وصف مشہور ہوگی جو کہ جنس ہوگی۔جیسے:لکل فرعون موسی، حاتم جواد ، لا حاتم الیوم جس کی تاویل لا جواد کحاتم،

اسم لا کے بناء کی وجہ:لا کا اسم من استغراقی کے معنی کو متضمن ہونے کی وجہ سے مبنی ہے۔

فائدہ مبرد نے تثنیہ اور جمع کو معرب قرار دیا ہے کیونکہ تثنیہ اور جمع مبنی نہیں ہوتا ہے۔

جواب منادی میں تثنیہ اور جمع مبنی ہے۔

فائدہ لانفی جنس کی خبر اگر مخاطب کے علم میں تو پھر اہل حجاز کے نزدیک غالباً حذف ہوتی ہے۔ اور بنوتمیم کے نزدیک وجوباً حذف ہوتی ہے۔قرآن مجید میں ہے لاضیر انا الی ربنا لمنقلبون۔ لاضرر ولا ضرار۔باقی رہا حذف کی وجہ کیا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ یہ استفہام عام کے جواب میں ہے اور قاعدہ ہے کہ جواب میں حذف اور اختصار ہوتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ استفہام کے جواب میں لا اور نعم پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔مابعد والے پورے جملے کو حذف کیا جاتا ہے۔جیسے کوئی کہتا ہے ھل قام زید تو اس کے جواب نعم یا اللہ کہا جاتا ہے۔البتہ اہل حجاز کے نزدیک خبر کا کثیر الحذف ہونا الا کے ساتھ ہوتا ہے جیسے لااله الا الله ۔ لاحول ولا قوة الا بالله۔

اور اگر خبر کا علم مخاطب کو نہ ہو اور نہ ہی اس پر قرینہ حالیہ ہو اور نہ قرینہ مقالیہ ہو تو پھر بالکل کسی کے نزدیک حذف جائز نہیں ہے چہ جائیکہ واجب ہو۔جیسے حدیث میں ہے۔لااحد اغیر من الله ولذالك حرم الفواحش ماظهر منها ومابطن (مسلم شریف کتاب التوبہ)

لہذا بنوتمیم کی طرف خبر کے حذف وجوبی کو مطلقاً منسوب کرنا غلط ہے۔کما قال ابن مالک۔

فائدہ اور کبھی اسم حذف ہوتا ہے اور خبر باقی رہتی ہے جیسے لاعلیك۔

فائدہ : (لا) کے بعد جو اسم ہوتا ہے اس کی چند صورتیں ہیں۔(۱) مضاف (۲) مشبہ مضاف یہ دونوں منصوب ہوتے ہیں۔ جیسے: لا غلام رجل ظریف فی الدار، لا طالعا جبلا ظاهرا، لا خیرا من زید عندنا

(۳) نکرہ مفرد غیر مکرر ہو یہ مبنی بر فتح ہوگا۔ جیسے: لارجل فی الدار۔

(۴) مفرد معرفہ ہو۔

(۵) نکرہ مفصولہ۔

ان دونوں صورتوں کا حکم یہ ہے کہ تکرار اور رفع ہوگا۔ جیسے: لا زید فی الدار و لا عمرو. لا فیها رجل ولا امراة

ضابطہ: ہر وہ مقام جہاں نکرہ مکرر ہو (لا) کے ساتھ بغیر فاصلہ کے تو اس کو پانچ وجہ پڑھنا جائز ہے۔

پهلی وجه : دونوں نکرے مبنی بر فتح جیسے: لا حول ولا قوة الاباالله۔ اس کی دو صورتیں بن سکتی ہیں ایک جملہ بنایا جائے پھر ترکیب یہ ہوگی لا حول ولا قوة ثابتان باحد الا بالله۔

لائے نفی جنس (حول) مبنی بر فتح معطوف علیہ اور (قوة) مبنی بر فتح معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسم (با) حرف جار (احد) مستثنیٰ منہ (الا) حرف استثناء۔ جار مجرور ملکر مستثنیٰ منہ۔ مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر متعلق ہوا ثابتان محذوف کے۔ جو خبر ہے لا کی۔

اور دوسری صورت یہ ہے کہ دو جملے بنائیں جیسے: لا حول ثابت بااحد الا بالله۔ و لا قوة ثابت با احد الا بالله

دوسری وجه :ن دونوں کو مرفوع (منون) پڑھا جائے۔ جیسے: لا حول ولا قوة الاباالله تو لا ملغی عن العمل (حول) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتداء۔ ثابتان خبر محذوف نیز اس لا کو مشبہ بلیس بھی بنایا جاسکتا ہے۔

تیسری وجه : پہلے نکرہ کو مبنی بر فتح دوسرے کو مرفوع پڑھا جائے۔ جیسے: لا حول ولا قوة

الاباللہ پہلا لانفی جنس کا دوسرا زائدہ اور (قوۃ) کا عطف (حول) کے محل پر ہوگا۔

چوتھی وجہ : پہلا نکرہ مبنی بر فتح دوسرا منصوب۔ جیسے: **لا حول ولا قوۃ الاباللہ** سابقہ ترکیب اور قوۃ ک عطف ہوگا حول کے ظاہر محل پر۔

پانچویں وجہ : پہلا مرفوع دوسرا مبنی بر فتح۔ جیسے: **لا حول ولا قوۃ الاباللہ** یہ تیسری صورت کا عکس ہے پہلا ملغی عن العمل یا مشابہ بلیس دوسرا لائے نفی جنس۔

ہیں۔

فائدہ اس کے مشہور نام یعنی لائے نفی جنس کے معنی دیکھنے سے بظاہر یہ اشکال ہوتا ہے۔ کہ اس کے معنی ہیں جنس کی نفی کرنا حالانکہ بات ایسی نہیں ہے۔ یہ جنس کی نفی نہیں کرتا بلکہ جنس کے حکم کی نفی کرتا ہے۔ مثلاً لا غلام رجل فی الدار اس کے اندر لا نے جنس غلام سے استقرار فی الدار کے حکم کی نفی کی ہے نہ کہ نفس غلام کی۔

اور ضابطہ بھی یہی ہے۔ کہ جب مبتداء خبر پر حرف نفی داخل ہوتا ہے۔ تو ذات مبتداء کی نفی نہیں ہوتی لہذا اس لا کو لائے نفی جنس کہنا کیسے صحیح ہے۔

جواب یہ ہے کہ دراصل عبارت کے اندر مضاف مقدر ہوتا ہے تقدیر عبارت یوں ہوگی۔ لائے نفی حکم جنس ہے۔ یعنی وہ لا جو جنس کے حکم کی نفی لہذا اب کوئی اشکال نہ ہوگا۔

﴿ التمرین ﴾

ان مثالوں میں لانفی جنس کے عمل میں غور کریں اور کس مثال میں کون سی قسم ہے ترجمہ کریں اور ترکیب بھی کریں

لا امان لمن لا امانة لهٗ، لا طفل نائم، لا غلام زيد في الدار ،لا لبن عندهٗ ولا لمن، لا مومنون قانتين من رحمة الله، لا راحة للحسود، يوم القيمة يوم لا بيع فيه ولا خلة ولا شفاعة، لا شر شر من الكذب،لا دينار ولا درهم لزيد، لا بأس، لا اصغر من ذالک ولا اكبر، لا شجرة رمان في البستان، لا كواكب لا معة في

السمآء، لا عشرين دينارا فی الکیس۔

قوله قسم پنجم حرف نداء ۔حروف نداء پانچ ہیں۔ یا ، ایا ، هیا ، ای ، همزه مفتوحه۔

نداء کہتے ہیں حروف مخصوص کے ساتھ بلانا۔جس پر حرف نداء داخل ہواس کومنادی اور جو بلانا والا ہواس کومنادی کہیں گے۔

منادی کی چند قسم ہیں۔

اقسام منادی

پہلا قسم :منادی مضاف خواہ نکرہ ہو یا معرفہ ہو جیسے: یاعبدالله

دوسرا قسم منادی شبہ مضاف جیسے:یاطالعا جبلا۔

شبہ مضاف کی تعریف: کہ شبہ مضاف ہر ایسے اسم کو کہا جاتا ہے جس کا معنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر تام نہ ہوسکے جیسا کہ مضاف کا معنی مضاف الیہ کے بغیر تام نہیں ہوتا۔

تیسرا قسم منادی نکرہ غیر معین جیسے: یا رجلا خذ بیدی ان تینوں کا حکم یہ ہے کہ یہ معرب منصوب ہوتے ہیں۔منصوب ہونے کی علت یہ کہ معرب منصوب ہیں اس لیے ہے کہ نصب کی علت جومفعولیت ہے۔وہ اس میں متحقق ہے۔اور کسی تبدیل کرنے والے نے اسے تبدیل بھی نہیں کیا۔

چوتھا قسم : مفرد معرفہ،مفرد سے مراد مقابل مضاف شبہ مضاف ہے لہذا تثنیہ اور جمع داخل ہوجائیں گے اور معرفہ سے مراد عام ہے کہ قبل از نداء معرفہ ہو یا بعد از نداء معرفہ۔

اس کا حکم یہ ہے کہ مبنی برعلامت رفع ہوتا ہے۔جیسے: یا رجل، یا زید، یا موسی ، یا قاضی۔

پانچواں قسم : مستغاث باللام۔جیسے: یالزید یہ مجرور ہوتا ہے۔منادی جس طرح لام استغاثہ کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے اسی طرح لام تعجب اور لام تہدید کے ساتھ بھی مجرور ہوتا ہے۔لام

تعجب کی مثال یاللماء یاللدواھی۔لام تہدید کی مثال یالزید لاقتلن لك۔

چھٹا قسم :منادی مستغاث بالالف۔جیسے:یازیداہ(مزید تفصیل تحریر شرح نحومیر)

فائدہ: کبھی حرف نداء کوحذف کردیا جاتا ہے جیسے: یوسف اعرض عن ھذا ، ان ادوالی عباد الله، سنفرغ لکم ایھا لثقلان۔

فائدہ: کبھی منادی کوبھی حذف کردیا جاتا ہے جیسے: الا یسجدوا دراصل:الا یا قوم اسجدوا

ضابطہ:حروف نداء میں سے فقط یا حذف ہوسکتا ہے۔

ضابطہ:لفظ الله ، ایھا ، ایتھا پرحروف نداء میں سے سے فقط حرف(یاء)داخل ہوسکتا ہے۔

ضابطہ:حرف(یاء)کبھی تنبیہ کے لئے داخل ہوگا اس وقت فعل اورحرف پربھی داخل ہوگا۔

جیسے:یا لیت قومی یعلمون، الا یسجدوا

فائدہ منادی شبہ مضاف کی پانچ قسمیں ہیں۔(۱)وہ عامل ہوخواہ رفع دے یا نصب وغیرہ جیس دے جیسے یاحسناً وجھہ۔ یاطالعاً جبلاً یا رفیقاً بالعباد۔

(۲)معطوف علیہ اورمعطوف قبل ازنداء کسی کاعلم ہوجیسے یاثلاثۃ وثلاثین۔

(۳)شبہ مضاف وہ موصوف جس کی صفت مفرد ہوجیسے یارجلاً کریماً اقبل۔

(۴)شبہ مضاف وہ موصوف جس کی صفت جملہ ہوجیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں فرمایا کرتے تھے یاعظیماً یرجی لکل عظیم۔

(۵)موصوف جس کی صفت ظرف ہے جیسے شعر ہے

الا یانخلۃ من ذات عرق ۔ علیك ورحمۃ الله السلام۔

نخلۃ موصوف من والا جملہ کائنت کے متعلق ہوکر یہ صفت ہوانخلۃ کے لیے۔

ضابطہ:منادی مفردمعرفہ پرضمہ اورفتح دونوں جائز ہیں دومقام پر۔

پہلا مقام:۔یازیدَ بن عمر و یا ھندۃ ابنۃ عمرو سات شرائط کے ساتھ منادی کودووجہ پڑھنا

جائز ہے۔
(۱) وہی مبنی علی الضم (۲) نصب جیسے زید بن عمرو اور صفت سے پہلے لیکن نصب مختار ہے کیونکہ اسھل اور اخف ہے۔ اور اسکی صفت پر بھی دو وجہ ہیں۔ (۱) نصب (۲) منادی کے تابع بنا کر مرفوع پڑھنا یازید بن عمر و۔
وہ سات شرائط یہ ہیں۔ (۱) منادی مفرد ہو۔ (۲) مبنی ہو۔ (۳) علم ہو (۴) اعراب ظاہر ہو۔ لہذا یاعیسی بن مریم میں ضمہ ہی متعین ہے۔
(۵) اس کی صفت لفظ ابن ہو۔
(۶) وہ ابن مضاف ہو دوسرے علم کی طرف۔
(۷) لفظ ابن مفرد ہو تثنیہ جمع نہ ہو۔
فائدہ ان سات شرائط میں ہمزہ کتابۃً بھی حذف کیا جائے گا جیسے یازید ابن عمرو کی جگہ یازید بن عمر حالانکہ قانون یہ ہے اگر ہمزہ کا مابعد متحرک ہو تو ہمزہ کتابۃ گر جاتا ہے جیسے اسئل سے سل اور درمیان میں آ جائے تو ہمزہ کتابۃً حذف نہیں ہوتا لکھا جاتا ہے جیسے فاضرب لیکن ان شرائط کیساتھ ہمزہ کتابۃً حذف ہوتا ہے۔
دوسرا مقام: ان یکرر مضافا جیسے: یا سعد سعد الدوس۔ یا تیم تیم عدی دوسرے پر نصب واجب ہے اگر اول پر ضمہ پڑھیں تو ثانی بیان یا بدل یا منادی مستقل بحذف حرالنداء، اگر اول مفتوح ہو تو ال مضاف بعد والے ام ی طرف اور ثانی زائدہ اور بعض یزدیک اول مضاف ہے اور اس کا مضاف الیہ محذوف ہے ثانی کے مضاف الیہ جیسا: یا سعد الدوس سعد الدوس اور س کے نزدیک دونوں مضاف ہیں اسم نکرہ کی طرف۔
فائدہ لفظ فلان علم سے کنایہ ہوتے ہیں۔ اور علم کا حکم رکھتے ہیں لہذا یا فلان بن فلان اسی کے ساتھ ملحق ہیں۔
فائدہ جس طرح پہلے بتایا جاچکا ہے کہ علم تثنیہ اور جمع واقع نہیں ہوسکتا اس لیے کہ وہ معین شخص کے

لیے ہے۔ اگر تثنیہ جمع بنایا جائے تو وہ نکرہ بن جاتا ہے جس میں تعریف پیدا کرنے کے لیے الف لام داخل کیا جاتا ہے جیسے الزیدان ۔ اگر منادی بنانا ہو تو پھر الف لام داخل نہیں کیا جائے گا صرف حرف ندا سے معرفہ بن جائیگا یازیدان اور یازیدون۔

اس کے علاوہ معرف باللام پر حرف ندا کے داخل کرنے کی دو صورتیں ہیں یا تو ای ایۃ کا فاصلہ لایا جائے یا الف لام کو حذف کیا جائے یاایھا الرجل یا رجل۔

فائدہ یاایھاالرجل میں اصل مقصود تو الرجل تھا۔ لیکن اب منادی ای بن چکا ہے اور الرجل کی دو ترکیبیں ہیں (۱) صفت بنایا جائے (۲) عطف بیان بنایا جائے اور یہی راجح ہے۔

ضابطہ: معرف باللام پر حرف نداء داخل نہیں ہوسکتا اگر کسی اسم معرف بلام کو منادی بنانا ہو تو ای لیۃ یا اسم اشارہ کا فاصلہ لانا واجب ہے بغیر فاصلہ کے حرف نداء داخل کرنا ناجائز ہے سوائے لفظ اللہ کے اس کے علاوہ لفظ اللہ کی اور بھی خصوصیات ہیں حرف نداء کو حذف کر کے اس کے عوض میں میم مشدد لانا۔ جیسے: اللھم اسی طرح ایک خصوصیت لفظ اللہ کا ہمزہ وصلی ہونے کے باوجود پھر بھی منادی میں حذف نہیں ہوتا۔ یااللہ جس کی تفصیل کافیہ کے شرح کاشفہ میں دیکھیے۔

ترکیب : **یوسف اعرض عن ھذا** (یوسف) منادی (برائے یا حرف نداء محذوف کے لیے) مبنی برعلامت رفع منصوب محلا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ندائیہ جیسے حرف ندا قائم مقام ادعو۔ فاعل ضمیر در و مستتر محلا مرفوع فاعل۔ فعل بمعہ فاعل و مفعول لہ جملہ فعلیہ ندائیہ۔ اعوض۔ صیغہ امر ضمیر در و مستتر معبر بہ انت مرفوع محلا فاعل ۔عن جار۔ ھذا مجرور بالکسر محلا مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق فعل کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جواب ندا۔

﴿ التمرین ﴾

ان مثالوں میں منادی کی قسمیں بتاؤ اور ہر مثال کا ترجمہ اور ترکیب کرو۔

یانوح انہ لیس من اھلک، یوسف اعرض عن ھذا، یاعبداللہ اقم الصلوۃ،

یاایها الشاب اغتنم شبابک، یاجاهلا اجتهد فی طلب العلم، ایها العلماء اخلصوا نیاتکم فی التعلیم، یاھذا لاتغفل عن ذکر اللہ،یاذالجلال والاکرام، ایها الحریص اقنع فان القناعة کنز لایفنی، یاادم اسکن وانت وزوجک الجنة،یامتعلما راع ادب معلمک، یارحمن ارحمنا، یاایها الکافرون لااعبد ماتعبدون، یاذاالمال انفق فی سبیل اللہ، یاایهاالانسان ماغرک بربک الکریم، یاابانا استغفرلنا، توبوا الی اللہ جمیعا ایها المومنون،

حروف ناصبه

قولہ فصل دوم در حروف عامله در فعل مضارع و آن بردو قسم

حروف ناصبہ جو فعل مضارع کونصب دیتے ہیں وہ چار ہیں(۱) أن (۲) لن (۳) کی (٤) اذن ۔

اس باب حروف نواصب میں سے اصل أن ہےاوراس کا ناصب ہونااس لئے ہے کہ یہ مشابہ ہےان مخففہ من المثقلہ کے ساتھ مشابہت لفظیہ بھی ہے مشابہت معنویہ بھی ہے مشابہت لفظیہ تو واضح ہےاور مشابہت معنویہ اس طرح ہے کہ دونوں مصدریہ ہیں کہ اپنے مدخول کومصدر کی تاویل میں کردیتے۔باقی حروف نواصب اس پرمحمول ہیں۔

﴿ أنْ ﴾ یہ حرف استقبال،مصدریہ ماضی مضارع،اورامر تینوں کومصدر کی تاویل میں کرتا ہے لیکن نصب صرف مضارع کودیتا ہے۔

اس کے عمل کیلئے شرط یہ ہے کہ اس سے پہلے لم اورلن نہ ہو۔اور یہ ان مصدریہ ہو۔اور مخففہ شرطیہ اورنافیہ اورتفسیر یہ نہ ہوجیسے:یرید اللہ ان یخفف عنکم۔

مخففہ جیسے علم ان سیکون

شرطیہ جیسے لایجرمنکم شنأن قوم ان صدو اکم

نافیہ جیسے ان یؤتی احد مثل ماا وتیتم.

تفسیر یہ جیسے نادیناہ ان یاابراهیم ۔

﴿لَنْ﴾ یہ حرف ناصب، استقبال اور تاکید نفی کے لئے آتا ہے، (لن) کا اصل (لا) تھا الف کو نون سے تبدیل کر دیا تو لن ہو گیا۔ امام فراء کے نزدیک (لــن) کا اصل میں (لا ان) تھا ہمزہ کو تخفیفاً حذف کر دیا اور الف کو التقائے سکنین کی وجہ سے گرا دیا تو لن ہو گیا۔

فائدہ: لن کی یہ خصوصیت ہے کہ اس کے معمول کا معمول اس پر مقدم کیا جا سکتا ہے۔

جیسے زیدا لن یضرب بخلاف باقی نواصب کے ان کے معمول کا معمول ان پر مقدم نہیں ہو سکتا

﴿کــیْ﴾ ہے یہ بھی مضارع کو نصب دیتا ہے بشرطیکہ کی اسمیہ اور جارہ نہ ہو۔ اور اس کے معنیٰ سببیت کے ہوتے ہیں یعنی اسکا ماقبل مابعد کیلئے سبب ہوتا ہے جیسے اسلمت کی ادخل الجنة میں اسلام لایا تا کہ جنت میں داخل ہوں تو اسمیں اسلام جنت میں داخل ہونے کا سبب ہے **کی اسمیہ**: یہ مخفف ہوتی ہے کیف سے جیسے کی تجنحوا اصل میں کیف تجنحون

کی جارہ یہ مااستفہامیہ اور مامصدریہ اور ان مصدریہ پر داخل ہوتا ہے

فائدہ کئی سے پہلے اگر لام آجائے تو کئی کا ناصبہ ہونا متعین ہے تا کہ دو حرف جار کا اجتماع لازم نہ آئے اور اگر لام سے پہلے آجائے تو کئی کا جارہ ہونا متعین ہے جیسے جئت کئی لا قو جس میں کئی حرف جار ہے اور لام تاکید ہے۔ جس کے بعد ان مضمر ہے۔

فائدہ کی کے معلول کا مؤخر ہونا جائز ہے جیسے کئی تکرمنی جئتك۔

﴿اذنْ﴾ یہ حرف جواب، جزاء، استقبال، ناصبہ ہے۔ جمہور کے نزدیک یہ حرف بسیط ہے۔ اور اپنے اصل پر ہے اور یہی راجح ہے۔

دوسرا مذہب بعض کے نزدیک یہ اسم ظرف ہے جس کا اصل اذ ہے اور آخر میں تنوین عوض عن الجملہ لاحق ہے۔ اور اس کو نقل کیا گیا ہے جزائیت کی طرف۔ تو اس میں ربط اور سبب والا معنیٰ باقی ہے۔

فائدہ اکثر نحات کے نزدیک یہی اذن ناصب ہے مضارع کے لیے اس لیے کہ یہ مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔ بعض کے نزدیک یہ ناصب نہیں بلکہ ناصب اس کے بعد ان مقدر ہے اس لیے کہ یہ اذن فعل کے ساتھ مختص نہیں جیسے اذن عبدالله یاتیك۔

فائدہ اگرحرف عطف متصل ہوتو اس کا الغاء کثیر ہےاور عمل قلیل ہے۔جیسے واذن لا یـلبثـونك خلافك الا قلیلاً۔

اذن کے عمل کے لئے تین شرطیں ہیں۔

پہلی شرط:شروع کلام میں ہو ورنہ رفع واجب ہے۔

دوسری شرط اس کا مدخول مضارع مستقبل ہو ورنہ رفع واجب ہے۔جیسے:اذن لصدق فی جواب من قال ان احب زیدا۔

تیسری شرط (اذن) اوراس کے معمول میں فاصلہ نہ ہو یا ہوتو قسم کا یا،(لا) نافیہ کا ہو۔ جیسے: اذن و اللہ اکرمك ۔

فائدہ: بعض نے منادی کے فاصلہ کو بھی جائز قرار دیا ہے۔جیسے: اذن یوم الجمعة اجیئك، اذن بالجد تبلغ المجد۔

فائدہ: بعض نے اذن کو شرائط عمل کے پائے جانے کے باوجود مہملہ قرار دیا ہے۔چنانچہ سیبویہ نے بعض عرب سے یہ حکایت کی ہے اور قرین قیاس بھی یہی ہے کیونکہ حروف کا عمل بعد از اختصاص ہوتا ہے جب کہ یہ غیر مختص ہے کہ یہ جس طرح افعال پر داخل ہوتا ہے اسی طرح اسماء پر بھی داخل ہوتاہ۔جیسے:اانت تکرم الیتم؟ اذن انت رجل کریم۔

ایک شاعر نے (اذن) کے شرائط عمل اور فواصل جائزہ کو شعر میں جمع کیا ہے۔

اعمل (اذن) اذا اتتك اولا
وسقت فعلا بعد ھا مستقبلا
واحذر اذا عملتھا اَنْ تفصلا
الا بحلف او نداء او بلا
و افصل بظرف او بمجرور علی
رای ابن عصفور رئیس النبلا

فائدہ اذن اکثر لو،ان کے جواب میں آتا ہے خواہ مذکور ہو یا مقدر جیسے اتیتک غـــــداً کے جواب میں اذن اکرمک۔

ضابطہ واو عاطفہ اور فاء عاطفہ کے جواب میں عامل نہیں ہوتا جیسے اذً لا یلبثون خلافک الاقلیلا۔

فائدہ اذن کو کبھی نون تنوین کے ساتھ جیسے اذً۔

اَنْ مقدرہ کے سات مقامات

جس طرح اَنْ ملفوظہ نصب دیتا ہے اس طرح اَنْ مقدرہ بھی نصب دیتا ہے اور یہ ان سات مقامات پر مقدر ہوا کرتا ہے۔

پہلا مقام :لام جحد کے بعد۔ جحد کا لغوی معنیٰ انکار کرنا اور تاکید نفی کے لئے آتا ہے۔اور لام جحد وہ ہے جو کون ماضی منفی کے بعد ہو۔جیسے :ما کان الله لیظلمهم۔ لم یکن الله لیغفرلهم۔

دوسرا مقام لام کی کے بعد بھی ان مقدر ہوتا ہے یعنی ایسے لام کے بعد جو کَیْ کی طرح سببیت کیلئے آتا ہے جیسے قام زید لیذهب کے بعد اس کو لام تعلیلیہ بھی کہتے ہیں جیسے : انزلنا الیك الذکر لتبین للناس۔

فائدہ لام جارہ کی چار قسمیں ہیں (۱) لام تعلیلیہ (۲) لام عاقبۃ (۳) لام جحد (۴) لام زائدہ۔

لام تعلیلیه: جسکا ماقبل مابعد کے لیے علت ہو۔جیسے اسلمت لادخل الجنة

لام عاقبة : جو نتیجہ پر داخل ہو اور مابعد کا مقتضی ماقبل کے مقتضی کے لیے نقیض ہو جیسے فالتقطه آل فرعون لیکون لهم عدوا وحزنا۔

لام جحد: کون ماضی منفی کے بعد آتا ہے۔حذف کرنے سے معنی میں فرق نہ پڑے۔جیسے ما کان الله لیطلعکم علی الغیب ۔

لام زائده : فعل متعدی کے بعد فعل کی تقویت کے لیے جیسے انمایرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ۔

تیسرا مقام حتی جارہ : کے بعد بشرطیکہ فعل مستقبل ہو خواہ بوقت تکلم ہو جیسے :فقاتلو التی تبغی حتی تفیء یا با اعتبار ماقبل کے جیسے : زلزلو احتی یقول الرسول۔

چوتھا مقام او کے بعد۔اوکی دوقسمیں ہیں(۱)اوعاطفہ محضہ (۲) او بمعنی الی یاالا کے

اوعاطفہ محضہ کے لیےشرط یہ ہے کہ مصدر مؤل کاعطف ہواسم صریح پر۔جیسے الا وحیااو یرسل رسل رسولا . ارسال کاعطف ہے وحیا پر۔

او بمعنی الی یاالا کے ۔کہ مصدر مؤل کاعطف ہومصدر متصید متوہم پر جیسے ۔

اذا صلح فی موضعه حتی او الا جیسے: **لا لزمنک او تقضینی حقی ای حتی ان تقضینی حقی لا قتلنک او یسلم ای الا یسلم. الزام منی الی اعطاء حقی۔**

پانچواں مقام: واو کے بعد۔واوکی دوقسمیں ہیں(۱)واوعاطفہ محضہ (۲) واومعیت

واوعاطفہ محضہ کے لیےشرط یہ ہے کہ مصدر مؤل کاعطف ہواسم صریح پر۔جیسے **لولاالله و یلطفَ بی لهلکت۔**

واومعیت: کے لیے تین شرطیں ہیں۔(۱)واو بمعنی مع ہو۔

(۲) کہ آٹھ چیزوں کے جواب میں واقع ہو۔

(۳)مصدر مؤل کاعطف ہومصدر متصید متوہم پر جیسے **یالیتنا نرد ولا نکذبَ بایات ربنا** اس میں تکذیب کاعطف ہے الرد پر جس کو نرد سے شکار کیا گیا ہے۔

چھٹا مقام :فاسببیت کے بعد جیسے **یالیتنی کنت معهم فافوز فوزا عظیماً**۔فاء کی دو قسمیں ہیں(۱)فاءعاطفہ محضہ (۲)عاطفہ سببیہ۔

فاء عاطفه محضه کے لیےشرط یہ ہے کہ مصدر مؤل کاعطف ہواسم صریح پر۔جیسے **تعبک فتنال المجد خیر من راحتک فتحرمَ المقصد.ای خیر من راحتک فحرمانک القصدَ۔**

فاء عاطفه سببیه کے لیے تین شرطیں ہیں۔

(۱)شرط فاءکا ماقبل مابعد کیلئے سبب ہو۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ فاء سببیت آٹھ چیزوں کے جواب میں واقع ہو۔

تیسری شرط: مصدر مؤل کا عطف ہو مصدر متصید متوہم پر جیسے لاتفترو اعلی الله کذبا فیسحتکم بعذاب اس میں اسحات کا عطف ہے افتراء پر جو کہ متصید ہے لاتفترو اسے

فائدہ: فاء سببیت آٹھ چیزوں کے جواب میں واقع ہوتی ہے۔

(۱) امر کے جواب میں جیسے: اسلم فتسلم، زرنی فاکرمك۔

(۲) نہی کے جواب میں جیسے: لا تطغوا فیه فیحل علیکم غضبی۔

(۳) نفی کے بعد جیسے: لا یقضی علیهم فیمو تو،

(۴) استفہام کے جواب میں جیسے: هل لنا من شفعاء فیشفعو النا۔ این بیتك فازورك۔

یادرکھیں استفہام بالحرف اور استفہام بالاسم اور استفہام بالظرف میں کوئی فرق نہیں جیسے فهل لنا من شفعاء او فیشفعولنا اور استفہام اسم من ذالذی یقرض الله قرضاً حسناً فیضعفه

سوال الم تر ان الله انزل من السماء ماءً فتصبح الارض مخضرة میں جواب استفہام کے اندر نصب کیوں نہیں۔

جواب یہاں استفہام بمعنی اثبات ہے کہ الم تر کا معنی قد رئیت۔

جواب ثانی: فاسببیت نہیں ہے۔

سوال اعجزت ان اکون مثل هذالغراب فاواری سوءة اخیه میں بھی فا کا ماقبل مابعد کے لیے سبب نہیں لیکن پھر بھی نصب موجود ہے۔

جواب فاواری جواب استفہام کی وجہ سے منصوب نہیں بلکہ فعل منصوب پر عطف کی وجہ سے منصوب ہے۔

(۵) تمنی جیسے: یلیتنی کنت معهم فافوزَ فوزا عظیما۔

(۶) عرض جیسے: الا تاتینا فتحدثنا۔

(۷) تحضیض کے بعد۔ جیسے: هلا اسلمت فتدخل الجنة ۔۔

یاد رکھیں تحضیض اور عرض قریب قریب ہیں کہ دونوں میں تنبیهه علی الفعل ہوتی ہے۔

البتہ تحضیض میں تاکید برانگیختہ کرنا زیادہ ہوتا ہے۔

فائدہ لولا اخرتنی الی اجل قریب فاصدق میں عبارت بے شک تحضیض کی ہے۔لیکن یہ جواب دعا کی وجہ منصوب ہے۔

(۸) دعاء۔ جیسے: ربنا اطمس علی اموالهم و اشدد علی قلوبهم فلا یومنوا ۔

ساتواں مقام ثم عاطفہ کے بعد بھی ان مقدر ہوتا ہے بشرطیکہ اسم صریح پر عطف ہو

یرضی الجبان بالهوان ثم یسلمَ انی وقتلی سُلیکا ثم اعقلَه ۔ کالثور یُضرب لماعافت البقر

باقی حروف عطف کا بھی یہی حکم ہے۔

ترکیب: **لن ترانی** (لن) حرف ناصب (تری) فعل مضارع منصوب بالفتحہ تقدیراً ضمیر در و مستتر مرفوع محلاً فاعل (نون) وقایہ (یاء) ضمیر متکلم منصوب محلا مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

ترکیب: اسلمت کی ادخل الجنة) فعل مرفوع بالضمہ لفظاً (ت) ضمیر مرفوع محلاً فاعل (کی) حرف ناصبہ برائے سببیت (ادخل) فعل مضارع معلوم بالفتحہ لفظا ضمیر در و مستتر معبر بہ (انا) مرفوع محلا فاعل (الجنة) منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معللہ۔

﴿ التمرین ﴾

ہر مضارع کا ناصب بتاؤ اور ترجمہ اور ترکیب بھی کرو۔

یرید اللہ لیبین لکم، یریدون ان یخرجوا من النار، ماکان اللہ لیعذبهم، لاتشرک باللہ فتدخل الجنة، لن یدخل الجنّة من کان فی قلبه کبر،الا تنزل بنا فتصیب خیرا ،یریدون لیطفئو نو ر اللہ، لاجتهدن فی طلب العلم او افوزا، ان تصوموا خیرلکم، لولااخرتنی الی اجل قریب فاصدق، لاتطغوا فیه فیحل علیکم غضبی،یالیتنی کنت معهم فافوز فوزاعظیما ، این الماء فاشربه، لاقتلنک اوتسلم ، جئتک کی اتعلم،

﴿ حروف جا زمه ﴾

قوله قسم دوم: حروف که فعل راجزم کندوآں پنجم است

حروف جازمہ جوفعل مضارع کوجزم دیتے ہیں وہ دوقسم پر ہیں۔

(۱)جوایک فعل مضارع کوجزم دیتے ہیں وہ چار ہیں۔ لم ، لما ، لام امر، لائے نہی

(۲)اورجودوفعل مضارع کوجزم دیتا ہےوہ ایک ہے(ان)

فائدہ: لم اور لما میں ا فتراق واتحاد

ہیں تین چیزوں میں اتحادہے۔

(۱) دونوں نفی کے لئے آتے ہیں۔

(۲)دونوں فعل مضارع پرداخل ہوتے ہیں۔

(۳)دونوں مضارع کوماضی منفی کے معنی میں کردیتے ہیں۔

چارچیزوں میں اختلاف ہے۔

(۱)لما کامدخول متصل بان ہوتاہےاورلم کانہیں۔

(۲)لما کے مدخول میں توقع ہوتی ہےجیسے:لما یرکب الامیر اورلم میں نہیں۔

(۳)لما کے مدخول کاحذف جائزہے۔جیسے قاربت المدینة و لما بخلاف لم کے۔

(۴) حرف شرط کے بعد لم آسکتا ہے لما نہیں۔

فائدہ: (لما) جب ماضی پر داخل ہو تو پھر ظرفیہ شرطیہ ہوگا اور مضارع پر ہو تو حرف جازم اور اسکے علاوہ ہو تو حرف استثناء ہوتا ہے۔

(۳) **لام امر** یہ مبنی بر کسر ہوتا ہے جیسے: لیضرب اور اس کے شروع میں واو، فا، یا ثم آجائے۔ تو فَعِل کی صورت پیدا ہوجاتی ہے۔ حلقی العین کے قانون سے لام ساکن ہوجاتا ہے جیسے: ثم لیقضو تفثهم و لیوفوا نذورهم۔

ضابطہ قل کے جواب میں لام امر حذف ہوگا۔ جیسے قل لعبادی الذین آمنو یقیموا الصلوۃ۔

(٤) **لائے نهی** جیسے: لا تشرک بالله شئیا

(۵) **ان** دو جملوں پر داخل ہوتا ہے پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزاء کہتے ہیں۔ جیسے: ان کنتم تحبون الله فاتبعونی۔

وجہ تسمیہ: کا معنی ہے علامت اور یہ بھی علامت وجود جزاء پر۔ اور جزاء کا معنی ہے مرتب ہونا اور یہ شرط پر مرتب ہوتی ہے۔

ان شرطیہ کے لیے شرائط

(۱) جملہ اسمیہ نہ ہو۔ (۲) جملہ انشائیہ نہ ہو۔ (۳) زمانہ ماضی مراد نہ ہو۔

(۴) ماضی پر قد داخل نہ ہو۔

(۵) مضارع مصدر بحرف تنفیس نہ ۔

(۶) مضارع پر لن داخل نہ ہو۔

(۷) فعل جامد نہ ہو۔ ()

ضابطہ شرط اور جزاء کی چار صورتیں ہیں۔

(۱) دونوں فعل مضارع ہوں تو جزم واجب۔ جیسے: ان تضرب اضرب.

(۲) فقط شرط مضارع ہوتو شرط پر جزم واجب جیسے: ان تضرب ضربتک.
(۳) فقط جزاء مضارع ہوتو جزم اور رفع جائز ہے۔جیسے: ان ضربت اَضرِبْ، اَضرِبُ.
(۴) دونوں ماضی ہوتو اس وقت جزم محلی ہوگی۔جیسے: ان ضربت ضربت۔
ضابطہ: فعل مضارع آٹھ چیزوں کے جواب میں واقع ہوتا ہے۔اگر فا سے خالی ہو اور اول ثانی کے لئے سبب بن سکے تو فعل مضارع مجزوم ہوگا ان کے مقدرہ ہونے کی وجہ سے۔

(۱) امر جیسے: اسلم تسلم۔
(۲) نہی جیسے: لا تکذب تکن خیرا لك
(۳) استفہام جیسے: هل تزورنا نكرمك
(۴) تمنی جیسے: لیت لی ما لا انفقه
(۵) عرض جیسے: الاتنزل بنافتصیب خیراً۔
(٦) دعاء جیسے: ابقاك الله ازرك۔
(۷) تحضیض جیسے لو لا تاتینی اکرمك۔

ترکیب: ان یکرمنی زید اکرمه ۔یکرم فعل مضارع مجزوم لفظاً ۔نون وقایہ۔یاء ضمیر متکلم منصوب محلاً مفعول بہ مقدم۔ضمیر در و مستتر معبر بہ ہو مرفوع محلاً فاعل۔فعل اپنے مفعول بہ مقدم اور فاعل مؤخر سے مل کر جملہ فعلیہ شرط۔(اکرم) فعل مضارع مجزوم لفظاً (ہ) ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ مقدم اور ضمیر در و مستتر معبر بہ ہو مرفوع محلاً فاعل۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ جزاء۔شرط اور جزاء مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

ترکیب: لایدخل الایمان فی قلوبکم۔
لا نافیہ غیر عاملہ۔یدخل فعل مضارع مرفوع بالضمہ لفظاً۔الایمان مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل۔فی جار۔قلوب مجرور لفظاً مضاف۔کم مجرور محلاً مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا۔جار مجرور مل کر متعلق یدخل کے۔فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ التمرين ﴾

ان مثالوں میں مضارع کے جازم بتاؤ اور فاء جزائیہ کا سبب بھی بتائیے۔

ان تومنوا وتتقوا فلکم اجر عظیم ،لایدخل الایمان فی قلوبکم ،ان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار ، ان جاء وک فاحکم بینهم، اصلح عملک تدخل الجنة، اولئک لم یؤمنوا ،ان تکفروا فان الله غنی عنکم وان تشکروا یرضه لکم، لاتکفر تدخل الجنة، اعانک الله تفز، الا تنزل بنا تصب خیرا، لولا تصدقنی احبک، ان تغفرلهم فانک انت العزیز الحکیم، هل تفعل خیرا تنج

باب دوم در عمل افعال

افعال تمام عامل ہیں سوائے قل، کثر ،طال کے جب کہ ان پر ما کافہ داخل ہو جائے تو ملغی عن العمل ہو جاتے ہیں۔اسی طرح کان زائدہ بھی غیر عامل ہے اور اسی طرح جو افعال تاکید واقع ہوں جیسے قام قام زید اس میں عامل اول ہے۔

فعل کی تقسیم اول:

فعل کی باعتبار فاعل کے دو قسمیں ہیں (۱) فعل معلوم (۲) فعل مجہول۔

فعل معلوم: وہ ہے جو نسبت قیامیہ پر دلالت کرے۔ بعنوان دیگر جس کا فاعل مذکور ہو۔

اس کے تین نام ہیں۔ (۱) فعل معلوم (۲) فعل معروف (۳) فعل مبنی للفاعل

فعل مجهول: جو نسبت وقوعیہ پر دلالت کرے بعنوان دیگر جسکا فاعل مذکور نہ ہو۔

اس کے بھی تین نام ہیں (۱) فعل مجہول (۲) فعل مبنی للمفعول (۳) فعل مالم یسم فاعلہ۔

ضابطہ: فعل معلوم کے لئے فاعل اور فعل مجہول کے لئے نائب فعل ہوگا۔

فعل کی تقسیم ثانی:

فعل کی باعتبار معنی کے تین قسمیں ہیں (۱) لازمی (۲) متعدی (۳) واسطہ یعنی غیر لازمی غیر متعدی۔

فعل لازمی : فعل لازمی وہ ہے جو فاعل پر تمام ہو جائے یعنی اپنے معنی کے لحاظ سے مفعول بہ کی طرف محتاج نہ ہو جیسے: قام زید

فعل متعدی: وہ ے جو فاعل پر تمام نہ ہو بلکہ اپنے معنی کے لحاظ سے مفعول کا محتاج ہو۔

جیسے: ضرب زید عمرا

فعل غیر لازمی غیر متعدی: یعنی جو نہ لازمی ہو اور نہ متعدی ہو۔ جیسے افعال ناقصہ اور افعال مقاربہ۔

فائدہ: فعل لازمی اور فعل متعدی کا دو باتوں میں اشتراک ہے۔

پہلی بات: دونوں فاعل کو رفع دیتے ہیں۔

دوسری بات: کہ دونوں سات چیزوں کو نصب دیتے ہیں (۱) مفعول مطلق (۲) مفعول فیہ (۳) مفعول لہ (۴) مفعول معہ (۵) حال (۶) تمیز (۷) مستثنیٰ (یہ مابہ الاشتراک ہوا)

اوران کے درمیان اختلاف ایک بات میں ہے یعنی مفعول بہ میں۔ کہ فعل متعدی کے لئے ہوتا ہے اور فعل لازمی کے لئے مفعول بہ نہیں ہوتا (یہ مابہ الامتیاز ہوا)

فائدہ فعل لازمی کی علامت یہ ہے کہ اس سے فعل مجہول اور اسم مفعول نہیں آتا اور فعل مجہول کی بناء فعل متعدی سے ہوتی ہے۔

ضابطہ **يصير الفعل متعديا باحد الامور السبعة۔**

(١) اما بنقله الى باب الافعال مثل اكرمت العا لم

(٢) واما بنقله الى باب التفعيل مثل عظمت الاساتذة

(٣) اما بنقله الى باب المفاعله نحو مشى زيد ۔ ماشيت زيداً

(٤) اما بنقله الى باب الاستفعال نحوخرج زيد ۔ استخرجت زيدا۔

(٥) اما بنقله الى باب نصر لقصد المغالبة نحوكرَمت الفارس اكرُمه

(٦) و اما بواسطة حرف الجر مثل اعرض عن الرزيلة و تمسك با لفضيلة

(٧) بالتضمين وهواشراب لفظ معنى آخر واعطائه حكمه۔ لتؤدى معنى كلمتين ۔وهوان يؤدى فعل۔ اومافى معناه ۔مؤدّى فعل آخر۔ اومافى معناه فيعطى حكمه فى التعدية واللزوم۔ نحو لا تعزموا السفراى لاتنوى السفر۔

ضابطہ فعل متعدی نون انفعال اور تائے تفعل سے لازمی ہو جاتا ہے یعنی فعل متعدی سے باب انفعال بنایا جائے یا باب تفعل بنایا جائے تو اس سے فعل متعدی لازمی بن جاتا ہے جیسے قطع بمعنیٰ کاٹا لیکن جب اس سے باب انفعال انقطع اور باب تفعل تقطع بنایا گیا تو یہ لازمی بن گیا ہے اسکا معنیٰ ہے کٹنا۔

فاعل

قولہ فعل بدانکه فاعل اسمیت الخ ۔فاعل وہ اسم ہے جس سے پہلے فعل یا شبہ فعل ہو جس کا اسناد ہو اس اسم کی طرف بطریق قیام کے ہو۔ نہ بطریق وقوع کے یعنی معلوم کا صیغہ ہو۔جیسے:قام زید، و زید قائم ابوہٗ۔

فائدہ : **شبہ فعل:** (۱)مصدر (۲) اسم فاعل (۳) صفت مشبہ (٤) اسم مفعول (٥) اسم تفضیل (٦) صیغہ مبالغہ (۷)اسم منسوب (۸) ظرف (۹) اسم آلہ (۱۰) اسم فعل

لیکن مراد اسم فاعل، اسم تفضیل، صفت مشبہ، صیغہ مبالغہ ،اسم آلہ، ظرف مستقر یعنی جار مجرور ،ظرف زمان ومکان جو معتمد ہوں صیغہ ظرف بالاتفاق غیر عامل ہے۔

مصدر اور اسم مصدر جیسے اعجبنی عطاء المال عمرا اور اسم فعل جیسے هیهات زید اور ظرف جیسے اعندك زید اور جار مجرور جیسے افی الله شك۔

فاعل کے احکام

چند جگہ جہاں مجرور ہوتا ہے

نمبر۱ : مصدر جب اس کی اضافت فاعل کی طرف ہو جائے تو وہاں پر فاعل مجرور ہوتا ہے کیوں کہ مصدر بھی فعل کی طرح فاعل اور مفعول چاہتا ہے جیسے: ضرب زید عمروًا یہاں پر زید مضاف الیہ اور فاعل ہے۔

نمبر۲: کبھی فاعل پر من زائدہ داخل ہوتا ہے تو وہاں پر فاعل کو جر دیتا ہے۔جیسے: ما جاء نا من نذیر۔

نمبر۳: کبھی فاعل پر باء زائدہ داخل ہوتا ہے تو وہاں پر فاعل کو ضرر دیتا ہے جیسے: کفی بالله شهیدا۔

نمبر٤: کبھی فاعل پر لام زائدہ داخل ہوتا ہے تو وہاں پر فاعل کو جر دیتا ہے جیسے: هیهات هیهات لما توعدون۔

ضابطہ فاعل ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے اور کبھی مجرور بھی ہوتا ہے، اس فاعل کے دو اعراب ہوں گے لفظاً مجرور اور معناً مرفوع ہوگا کیونکہ فاعل ہے اور فاعل کے تابع پر دو اعراب جائز ہیں۔

فائدہ: بازائدہ کا فاعل پر داخل ہونا تین قسم پر ہے

(۱) واجب فعل تعجب کے فاعل پر ہوتی ہے جیسے: **اسمع بهم و ابصر**

(۲) جائز کثیر یہ کفی کے فاعل پر داخل ہوتی ہے۔ جیسے: **کفی بالله**

(۳) جائز قلیل۔ جیسے: جیسے: (شعر)

لم یأتك و الانباء تنمی
بما لاقت لبون بنی زیاد

نائب فاعل: نائب فاعل اس کو کہتے ہیں کہ فاعل کو حذف کر کے اس کو فاعل کی جگہ پر لائے۔

نائب فاعل چار چیزیں واقع ہوتا ہے:

مفعول به: نائب فاعل مفعول بہ بھی واقع ہوتا ہے۔ مثال جیسے: ضرب۔

جار مجرور: نائب فاعل جار مجرور بھی واقع ہوتا ہے۔ مثال جیسے: **یکشف عن ساق** شرط ان حروف جارہ کیلئے یہ ہے کہ ان میں جو لام اور من ہے یہ علت کیلئے نہ ہو۔

ظرف: نائب فاعل ظرف بھی واقع ہوتا ہے۔

مفعول مطلق: نائب فاعل مفعول مطلق بھی واقع ہوتا ہے جیسے: **ضرب ضربا**۔

﴿ مفعول مطلق ﴾

مفعول مطلق مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو فعل مذکور کے ہم معنی ہو۔ عام ازیں باب اور مادہ ایک ہو یا نہ ہو۔ جیسے: **ضربت ضربا ۔ قمت قیاما ۔ قعدت جلوسا ۔ انبت بناتاً**۔

شبہ مفعول مطلق فعل کے معنی میں ہو ہی نہیں سکتا اس لئے کہ فعل تو مرکب ہے تین چیزوں سے اور جب کہ مصدر ایک ہی چیز ہے یعنی معنی مصدری معنی حدثی۔

جواب ہماری مراد یہ ہے کہ فعل اس مصدر پر اس طرح مشتمل ہو جس طرح کہ کل مشتمل ہوتا

ہے جزء پر۔

وجہ تسمیہ : مفعول مطلق کے علاوہ باقی تمام مفاعیل کسی نہ کسی قید کے ساتھ مقید ہیں اور یہ کسی قید کے سات مقید نہیں تھا اس لئے اسکا نام مفعول مطلق رکھ دیا گیا۔

فائدہ حقیقتا مفعول وہ مفعول مطلق ہوتا ہے۔ اس لیے کہ فاعل سے حادث ہوتا ہے۔ باقی رہا مفعول بہ وہ تو محل فعل ہے۔

پہلی تقسیم

فائدہ: "مفعول مطلق کی پہلی تقسیم باعتبار معنی کے۔ کہ مفعول مطلق کی باعتبار معنی کے تین قسمیں ہیں (۱) مفعول مطلق تاکیدی (۲) مفعول مطلق نوعی (۳) مفعول مطلق عددی

وجہ حصر: مفعول مطلق دو حال سے خالی نہیں اپنے فعل کے معنی سے کسی زائد معنی پر دلالت کرے گا یا نہیں۔ اگر زائد معنی پر دلالت نہ کرے تو مفعول مطلق تاکیدی ہوگا جیسے ضربت ضربا اور اگر زائد معنی پر دلالت کرے تو پھر دو حال سے خالی نہیں اس میں کسی شکل وصورت کا بیان ہوگا تو مفعول مطلق نوعی ہوگا جیسے جلست جلسة القاری بیٹھا میں قاری کی نشست پر بیٹھنا اور تعداد بیان کرنے کے لئے ہو تو مفعول مطلق عددی ہوگا جیسے جلست جَلسة او جلستین او جلسات بیٹھا میں ایک مرتبہ بیٹھنا او جلستین دو مرتبہ بیٹھا او جلسات،

تاکیدی: وہ ہے جو معنی فعل سے مستفاد ہوں یہ مفعول مطلق اسی پر دلالت کرے اس سے زائد کسی معنی پر دلالت نہ کرتا ہو جیسے ضربت ضربا .

نوعی: وہ ہے جو فعل مذکور کے معنے پر دلالت کرنے کے ساتھ ساتھ فعل کے معنی کی انواع بتائے جیسے جلست جلسۃُ القاری ۔

عددی: وہ ہے جو فعل مذکور کے فعل کے معنی پر دلالت کرنے کے ساتھ ساتھ وحدت یا کثرت پر بھی دلالت کرے۔ جیسے: ضربت، ضربتین ۔ جلست جلستین ۔ اوجلسات

دوسری تقسیم

اور یہ تقسیم ثانی باعتبار لفظ کے ہے۔یادرکھیں یہ تقسیم مفعول مطلق کی پہلی تین قسموں کوشامل ہے اس کا مطلب یہ ہے مفعول مطلق اور فعل کا معنی میں متحد ہونا توضروری ہےلیکن الفاظ میں متحد ہونا ضروری نہیں بلکہ تغایر بھی ہوسکتا ہےجس کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) تغایر فی الباب والمادہ جیسے واوجس فی نفسہ خیفۃ۔

(۲) تغایر فی الباب جیسے انبت نباتا وتبتل الیہ تبتیلا۔

(۳) تغایر فی المادہ جیسے جلست قعود ا۔

فائدہ: فِعْلۃ کاوزن نوع کے لئے آتا ہے جیسے:صبغۃ ایک خاص قسم کارنگ اوراسی طرح سیرۃ ایک خاص قسم کاطریقہ او فَعْلۃ کاوزن عدد کے لئے بمعنی ایک مرتبہ،جیسے:(شعر)

المفعل للموضع و المفعل للالہ و الفَعلۃ للمرۃ و الفعلۃ للحالۃ

فائدہ: **مصدر کی تعریف** مصدر وہ ہے جوحدث پردلالت کرےاورفعل کےحروف کولفظاً یاتقدیراً متضمن ہوجیسے:علم علما۔ قاتل قتالا۔یاحرف محذوف کےعوض لایا گیاہو۔
جیسے:وعد عدۃ۔سلم تسلیما۔

فائدہ:**اسم مصدر** : وہ ہے کہ حدث پردلالت کرےلیکن فعل کےتمام حروف کولفظا اورتقدیرا متضمن نہ ہواورحذف بغیرعوض ہو۔جیسے۔ تکلم کلاماً۔ سلم سلاما۔

فائدہ : مصدر میمی اوراسم مفعول اوراسم ظرف غیرثلاثی مجردمیں تینوں ایک وزن پرہوتے ہیں جن میں فرق قرینہ سے ہوتا۔

فائدہ: مصدرتاکیدی سے بالاتفاق تثنیہ وجمع نہیں آتااورعددی سے بالاتفاق آتا ہے۔
جیسے:ضربت ضربتین، ضربات۔
اورمفعول مطلق نوعی میں اختلاف ہےمشہورجواز ہےلیکن سیبویہ کےنزدیک ناجائز ہے۔

« مفعول فیہ »

مفعول فیہ وہ اسم زمان یامکان ہےجس کواس لیے ذکر کیاجائے کہ اس میں فعل مذکورواقع

ہے۔جیسے:صمت دهرا ۔سافرت شهرا۔ ورمفعول فیہ کا دوسرانام ظرف ہے کیونکہ ظرف کا معنی ہوتا ہے برتن اور یہ مفعول فیہ بھی فعل کے واسطے بمنزل برتن کے ہوا کرتا ہے اسی وجہ سے اس کا نام ظرف رکھا گیا ہے اور ظروف کی دو قسمیں ہیں ظرف زمان اور ظرف مکان ۔جس کی پہچان کے لئے ضابطہ یہ ہے اگر (متٰی) کے جواب بننے کی صلاحیت رکھتا ہو تو وہ ظرف زمان ہوگا اور جو ظرف (ایـــن) کے جواب بننے کے صلاحیت رکھتا ہو تو وہ ظرف مکان ہوگا۔ پھر ظرف زمان ومکان ہر ایک کی دودو دو قسمیں ہیں (۱) متصرف (۲) غیر متصرف۔

ظرف متصرف:ما یستعمل ظرفا و غیر ظرف جو کبھی ظرف اور کبھی غیر ظرف واقع ہو یعنی کبھی کبھی مبتداء، خبر، فاعل، مفعول وغیرہ واقع ہو۔جیسے:الیوم یوم مبارك، اعجبنی الیوم ۔ جئت یوما قد و ملك ۔ سرت نصف النهار

ظرف غیر متصرف : پھر دو قسم پر ہے (۱) ما لا یستعمل غیر ظرف یعنی لازم ظرفیت ہو۔

جیسے:قط ، عوض

(۲)ما یستعمل غیر ظرف بدخول الجار علیه حروف جارہ کے داخل ہونے سے ظرفیت ختم ہو جائے۔جیسے:قبل ، بعد ، لدن ، عند۔

فائدہ : ظرف زمان کے دو قسمیں ہیں مبہم وہ ہے جس کے لئے حد معین نہ ہو جسے دھر بمعنی زمانہ اور حین بمعنی وقت۔

محدود وہ ہے جس کے لئے حد معین ہو جیسے یوم اور لیل اور ظرف مکان کی بھی دو قسمیں ہوتی ہیں ظرف زمان مبہم جیسے خلف امام اور ظرف مکان محدود جیسے دار سوق مسجد وغیرہ

ظرف زمان کا حکم: خواہ مبہم ہو یا محدود ہمیشہ منصوب ہوگا بشرطیکہ (فی) کے معنی کو متضمن ہو

ظرف مکان کا حکم: یہ دو صورتوں میں منصوب ہوگا۔

(۱) ظرف مکان مبہم ہو یا اس کے مشابہ ہو بشرطیکہ معنی (فی) کو متضمن ہو۔جیسے وقفت امام المنبر ۔سرت فرسخا

(۲) ظرف مکان محدود ہمیشہ مجرور رہوگا۔(فی) کے ساتھ۔

سوائے نزل، دخل، سکن، جیسے: دخلت المدینة۔

فائدہ: کبھی اسم مکان کے ساتھ تائے تانیث لاحق ہوجاتی ہے۔جیسے:مذلة ـمعدة اور کبھی کثرۃ شئی فی المکان پر دلالت کرنے کے لئے مفعلة کے وزن پر آتا ہے۔

جیسے:مسبعة، مأسدة، مقبرة

﴿ مفعول معه ﴾

مفعول فیه هو اسم فضلة تال بواو بمعنی مع تالیة لجملة ذات فعل او اسم،

مفعول معہ وہ اسم فضلہ ہے جو واو بمعنی کے بعد ہو اور فعل کے مفعول کے لئے مصاحب ہو۔

اس تعریف سے چھ قیود معلوم ہوئے یعنی مفعول معہ کے لئے چھ شرطیں ہیں

(۱) اسم ہو۔احترازی مثال: لا تاکل السمکة و تشربُ اللبن۔

(۲) فضلہ ہو ۔احترازی مثال: اشترك زید و عمرو۔

(۳) واو کے بعد ہو۔احترازی مثال: جئتك مع عمرو۔

(۴) واو بمعنی مع کے ہو۔احترازی مثال: جائنی زید و عمرو قبله ۔

(۵) جملہ کے بعد ہو۔احترازی مثال: کل رجل و ضیعته ـکل امرأ وشانه ای مقترنان

(۶) جملہ فعل یا شبہ فعل ہو۔احترازی مثال: هذا لك و اباك

اتفاقی مثال: سافر خلیل و اللیلَ۔ ما لك و سعیدا۔ ما انت و سلیما

فائدہ: مفعول معہ کا عامل جمہور کے نزدیک فعل یا شبہ فعل ہے۔واو نہیں اور شیخ عبد القاہر جرجانی کے نزدیک واو ہے۔

ضابطہ مفعول معہ اپنے عامل اور مصاحب پر ہرگز مقدم نہیں ہوسکتا اور۔

فائدہ: واو کے بعد اسم کی چند صورتیں ہیں۔

(۱) اس اسم کو ماقبل کے حکم میں شریک کرنا درست نہ ہو تو نصب علی المعیۃ واجب ہوگی۔

جیسے: رجع سعید و الشمسَ۔

(۲) شریک کرنا درست ہو مگر مانع عن العطف موجود ہو تب بھی نصب علی المعیۃ واجب ہوگی۔

جیسے: جئت و سعیدا۔

(۳) اور اگر شریک کرنا درست ہو اور مانع بھی نہ ہو لیکن مقصود متکلم معیت ہو تو تب بھی نصب علی المعیت واجب ہوگی۔ جیسے: لا تسافر انت و عدوك۔

(۴) شریک کرنا واجب ہوگا: تصالح سعید و خالد ۔

(۵) تشریک جائز ہو بلا مانع تو دونوں جائز ہیں جیسے: سافرت انا و خلیل ۔

مفعول له

مفعول له وہ مصدر ہے جو فعل مذکور کے لئے علت واقع ہو بشرطیکہ زمانہ اور فاعل دونوں کا ایک ہو اس تعریف سے بھی پانچ شرطیں معلوم ہوتی ہیں۔

(۱) مصدر ہو۔ احترازی مثال: جئتك للسمن و العسل ۔

(۲) علت ہو احترازی مثال : احسنت احسانا الیك۔

(۴) دونوں کا زمانہ ایک ہو۔ احترازی مثال: سافرت للعلم ۔

(۵) فاعل بھی ایک ہو۔ احترازی مثال: جئتك لمحبتك ایای

اتفاقی مثال جئتك رغبۃ فیك ۔

فائدہ مفعول لہ کے بحث میں ابن ہشام نے شرح اللمع میں لکھا ہے۔

کہ حروف سات ہیں۔(۱) ب (۲) لام(۳) من(٤) فی (٥) حتی(٦) کئی(٧) کاف لیکن آخری تین مفعول لہ پر داخل نہیں ہوتے۔

فائدہ: مفعول لہ اپنے عامل سے مقدم ہوسکتا ہے۔

مفعول به

مفعول به مفعول بہ وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔ جیسے: ضرب زید عمروا۔

یادرکھیں فعل کے وقوع سے مراد فعل کا فاعل کے تعلق کے بعد کسی اسم کے ساتھ ایسا تعلق خاص ہو جس کی طرف فعل اپنے معنی کے اعتبار سے محتاج ہو جس طرح کہ فاعل کی طرف محتاج ہوتا ہے۔

فائدہ: مفعول بہ کا عامل کبھی ذکر ہوتا ہے اور کبھی حذف ہوتا ہے۔ ذکر کرنا تو اصل ہے اور یہ حذف جو خلاف القیاس ہے یہ دو قسم پر ہے (۱) جوازی (۲) وجوبی

جوازی: حذف جوازی وہاں ہوتا ہے جہاں قرینہ موجود ہو پھر یہ قرینہ دو قسم پر ہے حالیہ، مقالیہ۔

حالیہ: حالیہ کی مثال جیسے مكة يا شيخ مثلاً کوئی شخص حج کیلئے جا رہا تھا احرام باندھا تھا تو اس سے کسی نے مكه يا شيخ اى اتريد مكة يا شيخ۔

مقالیہ: مقالیہ کی مثال جیسے من ضربت جواب میں کہہ دے زیدا اب یہاں پر یہ قول قرینہ ہے۔

(۱) **تحذیر**: نصب الاسم بفعل محذوف يفيد التنبيه و التحذير و يقدر بما يناسب المقام كاحذر، باعد، تجنب، ق، اتق جیسے: اياك من الاسد ۔ الله الله فى اصحابى۔

فائدہ: تنبيه المخاطب على امر مكروه ليجتنبهٗ

(۲) **منادی**: مفعول بہ ہوتا ہے خواہ لفظاً منصوب ہو یا محلاً جیسے: يا عبد الله يا زيد اصل میں: ادعو زيدا، ادعو عبدالله تھا۔

(۳) **اغراء**: نصب الاسم بفعل محذوف يفيد الترغيب و التشويق و الاغراء و يقدر بما يناسب المقام كالزم، اطلب افعل جیسے: اخاك اخاك اى الزم۔

فائدہ: تنبيه المخاطب على امر محمود ليفعله

(٤) **منصوب على سبيل التخصيص**: نصب الاسم بفعل محذوف تقديره اخص او اعنى منصوب علی سبیل التخصیص: اس کو کہتے ہیں جو کہ اخص فعل محذوف کیلئے مفعول بہ بنے۔ اس کے لیے چند مقامات ہیں۔ (مزید تفصیل تنویر شرح نحو میر)

(٥) **ما اضمر عامله على شريطة التفسير** جیسے: زيدا ضربته ۔ و القمر قدرناه اصل میں قدرنا القمر قدرنا ه.

(٦): **منصوب على سبيل المدح و الذم والترحم** اس کو کہتے ہیں کہ کسی اسم مجرور کو جر سے نقل کر کے مرفوع پڑھنا یا منصوب پڑھنا۔ اگر مرفوع پڑھا جائے تو مبتداء محذوف نکالا جائے گا اور اگر منصوب پڑھا جائے تو مدح کی صورت میں امدح فعل نکالا جائے جیسے: بسم الله الرحن الرحیم ای امدح الرحمنَ الرحیمَ۔

ذم کی صورت میں ارحم فعل نکالا جائے گا مثال جیسے مررت بزید المسکینَ ای ارحم المسکین۔

فائدہ عرفت جیسے فعلوں کے مفعول پر اکثر با زائدہ آتی ہے جیسے ولا تلقو بایدکم الی التھلکۃ ۔وھزی الیك بجزع النخلۃ۔ فلیمدد بسبب الی السماء اور متعدی بدو مفعول میں حرف با کی زیادتی قلیل ہے۔ کفی فعل کے مفعول میں بھی با زائدہ آتی ہے۔ جیسے آتا ہے کفی بالمرء کذبا ان یحدث اور اسی طرح ایک شعر میں بھی ہے۔

فکفی بنا فضلاً علی من غیرنا،

حب النبی محمد ایا نا۔

ترکیب : **استوی الماء والخشبۃ** (استوی) فعل (الماء) مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل واو بمعنی (مع) (الخشبۃ) منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول معہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

ترکیب : **یریدون ان یخرجوا من النار**۔ یریدون فعل مضارع مرفوع باثبات نون واو ضمیر بارز مرفوع محلاً فاعل۔ ان مصدریہ ناصبہ۔ یخرجوا فعل مضارع منصوب بحذف نون۔ واو ضمیر مرفوع محلاً فاعل۔ من حرف جار النار مجرور بالکسرہ لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ہے یخرجوا کے۔ فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ مصدر کی تاویل میں ہو کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

ترکیب : **والله لا شربن اللبن** (واو) قسمیہ جارہ (الله) مقسم بہ مجرور بالکسرہ لفظاً جار

مجرور متعلق ہے فعل (اقسم) مقدر کے فعل با فاعل اور اپنے متعلق سے مل کر قسم (لا شربن) فعل مضارع معلوم مؤکد بنون ثقیلہ (اللبن) منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

ترکیب : **صمت یوم الخمیس طلباً للثواب**

صمت فعل بفاعل۔یوم منصوب بالفتحہ لفظاً مضاف۔الخمیس مجرور بالکسرہ لفظاً مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ۔طلباً مصدر۔للثواب لام جار ثواب مجرور بالکسرہ لفظاً۔جار مجرور ظرف لغو متعلق ہوا طلباً کے،مصدر اپنے متعلق سے مل کر مفعول لہ۔فعل اپنے فاعل مفعول فیہ مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

ترکیب : **ینصرک الله نصراً عزیزاً**۔ینصر فعل۔ک ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ۔لفظ الله مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل۔نصراً منصوب بالفتحہ لفظاً موصوف۔عزیزاً منصوب بالفتحہ لفظاً صفت۔موصوف صفت مل کر مفعول مطلق۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ التمرین ﴾

ان مثالوں میں مفاعیل کو پہچانیں اور تعین کریں، ترجمہ اور ترکیب بھی کریں

اذکروا الله ذکراً کثیرا،اتقوا الله حق تقٰتہ،لاتبرجن تبرج الجاهلیة الاولی،

بشر نفسک بالظفر بعد العبر،اذکروا نعمة الله علیکم،

سبحوه بکرة واصیلاً،صلوا علیه وسلموا تسلیما،ینصرک الله نصراً عزیزاً،اعلموا ان فیکم رسول الله،طلق دنیاک فانها زانیة،

صمت یوم الخمیس طلباً للثواب،من الناس من الناس یشری نفسه ابتغاء مرضات الله،لاتتبعوا خطوات الشیطان،جلس المدرس امام القلاب،جال الولید جولان البهائم ،اعطیت الفقیر درهماً رافةً به،وصل زید مدینة السلام یوم السبت،

لاتاکل البطیخ والعسل، کیف حالک والحوادث،وضعت الکرسی وراء المنفدة،
صمت قربة الی الله،

حال

قولہ حال حال وہ وصف فضلہ ہے جوذوالحال کی حالت بیان کرے اورذوالحال فاعل یامفعول ہوتا ہے حقیقی یاحکمی جیسے: جاء نی زید راکبا ۔ضربت زیدا مشدودا ۔

فائدہ فاعل اورمفعول حکمی سے پانچ چیزیں مراد ہیں۔جن سے حال واقع ہوسکتا ہے۔

(۱) مبتداء سے حال واقع ہوتا ہے جیسے: زید راکبا حسن ۔

(۲) مفعول معہ سے حال واقع ہوتا ہے۔اگرمفعول معہ کے ماقبل فاعل ہوتو پھرفاعل کے ساتھ صدورمیں شریک ہےتو فاعل حکمی ہوگا اگر ماقبل مفعول تھاتو پھرمفعول کے ساتھ وقوع میں شریک ہےتو مفعول بہ حکمی ہوگا جیسے:جئتك وزیدا راكبا، كفاك وزیدا ركبا ۔

(۳) مفعول مطلق سے حال واقع ہواورمفعول مطلق بھی مفعول حکمی ہوتا ہے۔اس لیے کہ اسکا معنی ہے احدثت ضربا شدیدا ۔لھذا یہ مفعول بہ حکمی ہوا۔

(۴) مجروربالحرف سے جیسے: مررت بھند جالسة اب یہ جالسة حال ہےلیکن حکما مفعول بہ ہے۔

(۵) مجروربالاضافت بشرطیکہ مضاف مضاف الیہ کی جزءہو۔جیسے:ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیه میتا اس کےحال واقع ہونے کیلئے دوشرطیں ہیں۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ مضاف فاعل ہو یا مفعول ہو۔

دوسری شرط : اور مضاف الیہ کو مضاف کی جگہ ٹھرانا درست ہو۔جیسے:فاتبع ملة ابراهيم حنيفاً

ضابطہ:اصل ذوالحال میں معرفہ ہونا ہے۔اگر ذوالحال نکرہ میں تخصیص ہوتو وہ بھی ذوالحال بن سکتا ہے۔جس طرح کہ نکرہ مخصصہ مبتداء واقع ہوسکتا ہے۔

« حال کے اقسام »

ضابطہ حال مشتق ہوتا ہے اگر جامد ہوگا تو مشتق کی تاویل میں کر دیا جاتا ہے۔اسکی عموماً تین صورتیں ہوتی ہیں۔

(۱) حال جامد ہو اور تشبیہ پر دال ہو جیسے کر زيد اسد ا اى شجاعا ۔
مررت با لجارية قمرا اى مضيئةً ۔

(۲) مفاعلہ پر دال ہو۔جیسے: بعته يد ابيداى متقابضين، كلمته فاه الى فى اى متشافهين

(۳) ترتیب پر دال ہو۔جیسے: ادخلو رجلا رجلا اى مترتبين۔

فائدہ: ذوالحال کا حال کبھی جملہ واقع ہوتا ہے۔جس کے لئے تین شرطیں ہیں۔

پہلی شرط: یہ ہے کہ حال جملہ خبریہ ہو کیونکہ جملہ انشائیہ حال واقع نہیں ہوتا۔
اوراعبدو الله و لا تشر كوا به شيئامیں واو حالیہ نہیں بلکہ عاطفہ ہے۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ فعل کے شروع میں سین اور سوف نہ ہولہذا انى ذاهب الى ربى سيهدين حال بنانا غلط ہے۔

تیسری شرط یہ ہے کہ ذوالحال کے ساتھ ربط ضروری ہے خواہ وہ واو کے ساتھ ہوگا یا ضمیر کے
(مزید تفصیل قدۃ العامل میں ملاحظہ فرمائیں)

فائدہ: اصل ذوالحال میں معرفہ ہے اور حال میں نکرہ ہے لیکن آٹھ جگہ ذوالحال نکرہ بھی واقع ہو سکتا ہے پہلا یہ ہے۔

نمبر۱: کہ حال مقدم ہو ذوالحال سے۔جیسے جاء نى راكبا رجل ۔

نمبر۲: وہ نکرہ ذوالحال کی تخصیص ہو کسی صفت کے ساتھ جیسے جاء رجل من بنی تمیم راکباً

نمبر۳: تخصیص بالاضافت سے مثال جیسے: فی اربعة ایام سوآء السائلین

نمبر٤: ذوالحال نکرہ مستغرقہ واقع ہو۔ نکرہ مستغرقہ کا مطلب یہ ہے کہ جمیع افراد کو محیط ہو۔ جیسے فیھا یفرق کل امر حکیم امرء من عندنا یہاں پر کل ذوالحال ہے۔

نمبر٥: حرف استفہام سے حاصل ہوتی ہے جیسے ھل اتاك رجل راکباً۔

نمبر٦: حرف نفی سے جیسے لا یبغی امرء علی امرء مستھیلاً یہاں پر امرء ذوالحال ہے اور مستھیلاً حال ہے۔

نمبر٧: حال ایسا جملہ ہو جو کہ مقرون بالواو ہو تو وہاں پر ذوالحال نکرہ واقع ہو سکتا ہے۔ مثال جیسے اوکا الذی مر علی قریة وھی خاویة علی عروشھا۔

یہاں قریة ذوالحال ہے اور وھی خاویة یہ جملہ حال ہے۔

﴿ التمرین ﴾

ھم احیاء عند ربھم یرزقون فرحین، وقف المذنب خائفاً، جاء الطلاب و کتابھم مفقود، جاء الاب والابن راکبین سیارة، ھذا رفیقی واعظاً، ورائیت الناس یدخلون فی دین الله افواجاً، ھل جاء ک عالم رجل، فا تبع ملة ابراھیم حنیفاً، حضر الضیوف والمضیف غائب، فادعوا الله مخلصین له الدین بعت الثمرة علی شجرة، رائیت اصدقائی مستبشرین، احب التلمیذ مجتھداً، جاؤا اباھم عشاءً یبکون، رایت الخطیب فوق المنبر، دخل اللص المنزل واھله نائمون

﴿مررت بزید راکباً ابوہ﴾ (مررت) فعل بفاعل (با) حرف جار (زید) مجرور بالکسرہ لفظاً ذوالحال (راکباً) اسم فاعل معتمد بر ذوالحال یعمل عمل فعله (ابوہ) مرکب اضافی فاعل۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر حال ہے ذوالحال کا۔ ذوالحال حال مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار

مجرور مل کر متعلق ہے مررت کے۔ جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

تمیز

تمیز کا لغوی معنی ہے جدا کرنا اور تمیز کو تبیین تفسیر اور ممیز اور مفسر بھی کہا جاتا ہے

قولہ تمییز: التمیز اسم نکرة بمعنی (من) یذکر تفسیرا للمبھم من ذات او نسبة۔

تمیز کی دو قسمیں ہیں (۱) تمیز الذات (ویسمی تمییز مفرد)

(۲) تمیز النسبة (ویسمی تمییز جملة)

قسم اول تمییز الذات ما کان مفسرا و مبینا لا سم مبھم ملفوظ ۔اسمیں ذات ہمیشہ مذکور ہوتی ہے۔اس لیے یہ تعبیر اختیار کی جاتی ہے کہ تمیز کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ذات مذکورہ سے ابہام کو دور کرے (۲) ذات مقدرہ سے۔

اسم مبہم کی پانچ قسمیں ہیں ۔

اول عدد:

تمیز وہ نکرہ جو عدد کے بعد ذکر کی جائے اور اس عدد کے ابہام کو دور کرے

خواہ عدد صریح ہو۔جیسے: احد عشر کوکبا ۔ یا عدد غیر صریح ہو۔جیسے: کم کتابا عندك۔ عندی کذا درھما۔

ثانی مقدار:

تمیز وہ نکرہ جو مقدار کے بعد ذکر کی جائے اور اس مقدار کے ابہام کو دور کرے مقدار اسم آلہ کا صیغہ ہے بمعنی ما یقدر به الشی وہ چیز جس سے شی کا اندازہ کیا جائے۔

مقدار کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) مساحت۔ بمعنی پیائش کرنا ہے جیسے: عندی شبر ارضا۔

(۲) وزن۔ جیسے: عندی منوانِ سمنا۔

(۳) کیل بمعنی پیمانہ ہوتا ہے اور عربوں میں یہ اکرہ لکڑی کا بنا ہوا ہوتا تھا جس سے گندم وغیرہ کو ناپا

کرتے تھے جیسے: عندی قفیز برا۔

(۴) مقیاس بمعنی وہ چیز جس سے قیاس اور اندازہ کیا جائے: عندی ذراع ثوبا

قسم ثالث شبه مقدار:

شبہ مقدار کی بھی چار قسمیں ہیں۔

(۱) شبہ مساحت۔ جیسے: ما فی السماء قد راحة سحابا

(۲) شبہ وزن۔ جیسے: فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یره۔

(۳) شبہ کیل۔ جیسے: راقود خلا، و علی التمرة مثلها زیدا۔ شبہ مساحت اور شبہ وزن بھی ہے

(۴) شبہ مقیاس۔ جیسے: عندی مد یدك حبلا

رابع قائم مقام مقادیر

یعنی ہر وہ اسم مبہم جو تمیز اور تفسیر کا محتاج ہو۔ جیسے: و لو جئنا بمثله مددا۔

خامس ماکان فرعا۔

ما کان فرعا للتمیز۔ جیسے: خاتم حدیدا، سوار ذهبا۔

رفع ابہام کا کرے اصل فرع سے جیسے خاتم من فضة اب یہاں پر خاتم فرع ہے اور فضہ جو کہ ذات ہے اس کے ذریعے سے رفع ابہام ہے کہ انگوٹھی چاندی کی ہے۔ سونے اور لوہے کی نہیں۔

حکمه انه یجوز نصبه کمامر ویجوز جره بمن وبالاضافة نحو عندی رطل من زیت۔ و عندی شبر ارض۔ الا مضافاً فتمتنع الاضافة لکن یجوز جره بمن مافی السماء قدر راحة من سحاب۔ وتمییز العدد مستثنی منه۔ وله احکام

قسم دوم تمییز النسبة ماکان مفسراً لجملة مبهمة النسبة۔ اسمیں ذات ہمیشہ مقدر ہوتی ہے۔ وہ تمیز جو رافع ابہام نسبت ہے جیسے طاب زید علما۔ ابہام نہ تو طاب میں ہے اور نہ ہی زید میں ہے بلکہ طاب کی نسبت جو زید کی طرف ہوا ہے۔ اس میں ابہام ہے کہ زید کیوں اچھا ہے۔ کس وجہ سے اچھا ہے تو علما نے اس ابہام کا رفع کیا کہ زید از روئے علم اچھا ہے دوسروں سے یہاں پر بھی رفع ابہام ذات سے کیا ہے مگر وہ مقدر ہے اصل میں میں طاب

شئی منسوب الی زید یہاں پرممیز شئی ہے۔
اسکی دوقسمیں ہیں(۱)محول(۲)غیرمحول۔

محول کی تین قسمیں ھیں

(۱)محول عن الفاعل: کہ پہلے فاعل تھالیکن ابھی تمیز بنادیا گیاجیسے اشتعل الراس شیبا اصل میں اشتعل شیب الراس

(۲)محول عن المفعول: کہ پہلے مفعول تھالیکن اب تمیز بنادیا گیاجیسے: فجرنا الارض عیونا اس میں عیونا تمیز ہے لیکن اصل میں مفعول ہے تقدیر عبارت ہے۔فجرنا عیون الارض ۔

(۳)محول عن المبتداء: جیسے: انا اکثر منك مالا وولدا۔اب یہاں پر مالا وولدا تمیز ہے لیکن اصل میں مبتداء تھا تقدیر عبارت اس طرح ہے۔ مالی اکثر من مالك

حکمه : انه منصوب دائما ولایجوز جره بمن او بالاضافة ۔

غیر محول :وہ ہے جوکہ ان تینوں میں سے کسی سے محول نہ ہو۔مثال جیسے:لله دره فارسا ۔ملأت خزائنی کتبا۔ ماا کرمك رجلا ۔

حکمه :انه یجوز نصبه کمامر ویجوز جره بمن لله دره من فارس ۔

حال اور تمیز امور خمسه میں اتفاق ھے۔

(۱)اسم ہونے میں (۲) نکرہ ہونے میں (۳) منصوب ہونے میں (۴) فضلہ ہونے میں (۵) رفع ابہام میں۔

امور سبعه میں افتراق ھے۔

(۱)تمیز رفع ابہام کرتا ہے ذات سے اور حال رفع ابہام کرتا ہے وصف سے
(۲)حال جار مجرور اور ظرف واقع ہو لیکن تمیز نہیں۔
(۳)حال مشتق ہوتا ہے اکثر لیکن تمیز جامد ہوتی ہے۔
(۴)حال اپنے ذوالحال کی تاکید کرتا ہے لیکن تمیز نہیں۔
(۵)حال متعدد آسکتے ہیں لیکن تمیز ہمیشہ مفرد۔۔

(۶) حال جملہ واقع ہوسکتا ہے لیکن تمیز مفرد ہوتا ہے۔

(۷) حال سے اپنے سے مقدم ہوتا ہے لیکن تمیز مقدم نہیں ہوتی۔

قولہ بدانکہ این همه منصوبات بعد ز تمام جملہ باشند ۔اس کلام کا حاصل یہ ہے کہ جملہ فعلیہ جو فعل اور فاعل سے کامل ہو جاتا ہے اس لئے کہ جملہ اجزائے اصلیہ مقصودیہ دو ہوتی ہے (۱) مسند الیہ (۲) مسند لہذا تمام منصوابت اصل جملہ سے زائد ہیں اسی وجہ سے انہیں منصوبات فضلہ کہتے ہیں المنصوبات فضلة

ترکیب : عندی رطل زیتا (عندی) ظرف مستقر خبر مقدم ہے (رطل) اسم تام ممیز (زیتاً) منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز۔ ممیز تمیز مل کر مبتداء مؤخر۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ۔

ترکیب : انا اکثر منک مالاً واعز نفرا.

انا ضمیر مرفوع مرفوع محلا مبتدا۔ اکثر صیغہ صفت درو ضمیر مستتر معبر بھو مرفوع محلا فاعل ۔من حرف جار۔ ك ضمیر مجرور مجرور محلا جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق اکثر کے۔ اکثر صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر ممیز ۔مالاً منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز ممیز تمیز مل کر معطوف علیہ واو عاطفہ اعز صیغہ اسم تفضیل درو ضمیر مستتر معبر بھو مرفوع محلا میتز۔ نفرا منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز ممیز تمیز مل کر معطوف ۔معطوف معطوف علیہ مل کر خبر مبتداء کی۔ مبتداء اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

﴿ التمرین ﴾

ان مثالوں میں تمیز کو بتائیں اور تمیز کونسی قسم ہے۔

انا اکثر منک مالاً واعز نفراً، شربت رطلا لبنا، لااملک ارضا شرا فی الحقل عشرون بقرة، غرست ثلاث شجرات، القاهرة من الاسكندريه سكانا للشهر ثلثون يوما، في القطار مائة رجل، بعته زراعا ثوبا، طاب المكان هواءً، قيراط ماس خير من قراطين ياقوتاً، رضيت باالله رباً وبالاسلام ديناً وبمحمد نبياً، رب زدني علماً۔

ملأ الله قلبه امناً و ایماناً، هل ننبئکم بالاخسرین اعمالاً،حسن الکلام کلاماً، اشتعل الراس شیباً، مارائیت احد عشر کوکباً،

قوله بدانکه فاعل بردو قسم است مظهر و مضمر ۔فعل کے لئے فاعل کا ہونا ضروری ہے۔اور لفظوں کے اعتبار سے فاعل دو قسم پر ہے۔

(۱) فاعل اسم ظاہر ہو جیسے: ضرب زید،

یاد رکھیں ضمیر کے علاوہ تمام اسماء کو اسم ظاہر کہتے ہیں۔

(۲) فاعل اسم ضمیر، پھر مضمر کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) بارز۔جیسے: ضربت.

(۲) مستتر جس کا وجود لفظوں میں نہ ہو جیسے: زید ضرب۔

ضابطہ فعل کی توحید و تثنیہ و جمع کا قانون ۔فاعل اگر اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد لایا جائے گا۔ خواہ فاعل واحد ہو یا تثنیہ ہو یا جمع ہو۔جیسے: قام زید ،قام الزیدان، قام الزیدون۔

اگر فاعل ضمیر ہو تو مطابقت واجب ہے جیسے: زید قام، الزیدان قاما، الزیدون قاموا۔

قوله بدانکه چوں فاعل مؤنث حقیقی الخ ۔ایک ضابطہ کا بیان جو فعل کی تذکیر و تانیث کے لئے۔

ضابطہ چھ صورتوں میں سے دو میں فعل کو مؤنث لانا یعنی علامت تانیث لانا واجب ہے۔

اور چار صورتوں میں فعل کو مذکر اور مونث لانا جائز ہے۔

پهلی صورت فاعل مؤنث حقیقی بغیر فاصلہ کے ہو۔

دوسری صورت: ضمیر مؤنث ہو ان دو صورتوں میں فعل کو مؤنث لانا واجب ہے۔

جیسے: قامت هند و هند قامت

تیسری صورت فاعل مونث حقیقی مفصول ہو۔جیسے: قام الیوم هند و قامت الیوم هند

چوتھی صورت فاعل جمع مکسر ہو۔جیسے: قال الرجال و قالت الرجال

پانچویں صورت فاعل مونث غیر حقیقی ہو۔ طلع الشمس و طلعت الشمس

چھٹی صورت: فاعل مؤ نث حقیقی ہو اور فعل نعم اور بئس ہو جیسے: نعم المراۃ و نعمت المرا تان چار صورتوں میں دو وجہ جائز ہے۔

نحاۃ کے نزد یک فعل دو قسم پر ھے۔

(۱) ماضی (۲) مضارع:

ماضی: فعل ماضی کے کل چودہ صیغے ہیں۔ اب ان چودہ میں دو کے سوا باقی سب صیغے فعل با فعل ہے کسی صورت میں بھی فاعل ان سے الگ نہیں رہتا۔

باقی رہ گئے دو صیغے ضرب اور ضربت۔ ان کا حکم یہ ہے کہ اگر یہ ابتدائے کلام میں تھے تو اس کا فاعل ہمیشہ اسم ظاہر رہتا ہے جیسے: ذھب اللہ۔

اور اگر وسط کلام میں آئے تو انمیں فاعل ہمیشہ اسم ضمیر آتا ہے اور یہ کل چار جگہ ہے۔

نمبر۱: مبتداء کے خبر میں

نمبر۲: موصول کے صلہ میں

نمبر۳: موصوف کے صفت میں

نمبر٤: ذوالحال کے حال میں

لیکن ان چار جگہوں سے صرف ایک مقام مستثنیٰ ہے وہ یہ ہے کہ ان چار جگہوں کے بعد کوئی ضمیر نہ آیا ہو جو کہ راجع ہو ان ہی چار جگہوں کی طرف اگر اس طرح تھا تو ان ہی چار جگہوں میں فاعل واپس اسم ظاہر ہوگا۔ مثال جیسے: الذین ضلّ سعیھم۔

فعل مضارع: فعل مضارع کیلئے بھی کل چودہ صیغے ہیں ان چودہ صیغوں میں سے نو میں فعل با فاعل ہے۔

اور باقی رہ گئے پانچ صیغے ان ضمیر مستتر ہے پھر ان ہی پانچ میں سے دو میں ضمیر جائز الاستتار ہے۔ جیسے: یضرب تضرب اور تین میں ضمیر واجب الاستتار ہے جیسے: تضرب، اضرب، نضرب۔

اور تضربین میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ اس میں ضمیر یاء ہے۔
اور بعض کہتے ہیں کہ ان میں ضمیر انت مستتر ہے۔
جن دو صیغوں میں ضمیر جائز الاستتار تھا ان میں بالکل وہی صورت ہے جو کہ ماضی میں تھا۔
فعل ماضی مجہول اور فعل مضارع مجہول بالکل معلوم کی طرح ہے۔

« التمرين »

فاعل کو پہچانیں اور فعل کی تذکیر و تانیث اور واحد تثنیہ جمع کی وجہ بتاویں۔

قد قامت الصلوة ، اتى امر الله، صل المسلمون، النساء قامت، حبطت اعمالهم، ما زاغ البصر و ما طغى ، القمر انكسف ، الرجلان ماتا، تبيض وجوه، ذهب اليوم هندة، ذهبت اليوم زينب، يتفجر منه الانهار، اعدت النار للكافرين، قال نسوة، تلبس الثوب الفاطمة، قالت امراة عمران، استوت على الجودى، لا يتخذ المومنون الكافرين حضر القاضى امراة، ودت طائفة، اخرجت الارض اثقالها، قالت الاعراب امنا، المسلمون يصومون.

ترکیب : **ما ضرب زيد فى شيء من الازمنة الماضية** (ما) حرف نہ عامل نہ معمول (ضرب) فعل ماضی معلوم (زید) مرفوع لفظاً فاعل (فی) جار (شیء) مجرور لفظاً موصوف (من) جار (الازمنة) مجرور لفظاً موصوف (الماضی) مجرور تقدیراً صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر متعلق (کائن) کے صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صفت (شیء) کی۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور ہوا (فی) جار کا۔ جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو متعلق (ضرب) کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

قوله **بدانکه فعل متعدی بر چهارم قسم است** فعل متعدی کی چار قسمیں ہیں۔

قسم اول: ایک مفعول کی طرف متعدی ہو جیسے ضرب زید عمرواً۔

قسم دوم: متعدی بدو مفعول جن دو مفعولوں میں سے ایک کو حذف کرنا جائز ہے۔ یعنی ان کے دو مفعول حقیقتاً مبتداء اور خبرہ ہو۔ جیسے: اعطیت زیدا درهما

قسم سوم: متعدی بدو مفعول جس کے دو مفعولوں میں سے ایک کو حذف کرنا جائز نہ ہو یہ دو قسم پر ہیں

(اول) افعال قلوب جیسے شعر میں۔

خلت باشد باعلمت پس حسبت بلز
عـــــــــــــــــت
پس ظننت بارایت پس وجدت بے
خـــــــــطـــــــــا

دوم افعال تصییر جیسے: فعل، رد، ترک تخذ، اتخذ، صیر، وهب، جیسے: فجعلناه هباء ا منثورا ۔ لو یردونکم من بعد ایمانکم کفارا۔ و اتخذ الله ابراهیم خلیلا۔

فائدہ: ان افعال کے لئے تین احکام ہیں

حکم اول: اعمال ہے اور یہی اصل ہے۔ یعنی تمام افعال عمل کرتے ہیں۔

حکم دوم: الغاء یعنی لفظا اور معنی عمل باطل ہو جائے اس کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) فعل دونوں کے درمیان آجائے۔ جیسے: زید ظننت قائم .

(۲) فعل دونوں سے مؤخر ہو۔ جیسے: زید قائم ظننت۔

حکم سوم: تعلیق یعنی لفظا عمل باطل ہو جائے لیکن معناً باقی رہے یہ تعلیق اس وقت ہو گی جب ان کے معمولات پر ان امور میں سے کوئی امر واقع ہو لام ابتداء، لام قسم، حرف نفی (ان) جو قسم کے جواب ہو آئے۔

قسم چہارم متعدی بہ سہ مفعول۔ جیسے: اعلم، اری، انبأ، اخبر، خبر، نباء، حدث۔

ترکیب : **حسبت زیداً فاضلا** (حسبت) فعل بفاعل (زیداً) منصوب بالفتحہ مفعول اول (فاضلاً) منصوب بالفتحہ مفعول ثانی۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

ترکیب : **ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجاً** واو عاطفہ۔ رائیت فعل بفاعل (الناس) منصوب بالفتحہ لفظاً ذوالحال (افواجاً) منصوب بالفتحہ لفظاً حال۔ ذوالحال حال مل کر مفعول اول (یدخلون) فعل مضارع مرفوع باثبات نون۔ واو ضمیر بارز مرفوع محلا فاعل (فی) جار دین مجرور بالکسر لفظاً مضاف۔ لفظ اللہ مجرور بالکسر لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق یدخلون کے۔
فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مفعول ثانی رائیت کے لیے۔ رائیت فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

ترکیب : **لاتحسبونی کاذباً**

لا ناہیہ تحسبونی فعل مضارع معلوم مجزوم بحذف نون۔ واو ضمیر بارز فاعل۔ نون وقایہ (ی) ضمیر منصوب محلا مفعول اول۔ کاذباً منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول ثانی۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

« التمرین »

ان مثالوں میں فعل متعدی کی قسمیں اور اس کے مفعول بتاؤ۔

لاتحسبن اللہ غافلاً عما یعمل الظلمون، ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجاً، ولقد اتینا موسی الکتاب،

کذبت عاد المرسلین، ماوجدنا ماوعدنا ربنا حقا، ظنوا المؤمنین خیراً، اللہ یعلم انک لرسولہ، ماوجدنا ماوعدنا ربنا حقاً، اتخذ اللہ ابراھیم خلیلاً، یحسبون الاحزاب لم یذھبوا، یریھم اللہ اعمالھم حسرات علیھم، رایت بکراً فاضلاً، اراک

صائماً، زعمته دکتوراً، اخال انک مریض، وجدو ماعملوا حاضراً، اوتی موسی الکتاب،

لاتحسبونی کاذباً،مابرح المریض قائماً منذ عام،

افعال ناقصہ

قولہ بدنک افعال ناقصہ ہفدہ اند ۔یہ افعال جملہ اسمیہ پرداخل ہوتے ہیں مبتداءکورفع اورخبرکونصب دیتے ہیں۔جیسے: کان زید قائماً

فائدہ: فعل معنی کےلحاظ سےدوقسم پرہے(۱) تام(۲) قاصر۔

فعل تام: وہ ہےجوفعل کےلئےاپنےمصدروالی صفت کوثابت کرتاہو۔جیسے:ضرب زید یہ اپنےفاعل زید کے لئےصفتِ ضرب کوثابت کیا۔اپنےمرفوع سےمل کرنسبت مفیدہ مستقلہ رکھتےہوں۔اورجملہ بنتےہیں اورانکےلیےفاعل آتاہے۔

فعل قاصر :وہ ہےجواپنےفاعل کےلئےاپنےمصدرکےعلاوہ کسی دوسری صفت کوثابت کرنےکےلئےوضع کیاگیاہو۔جیسے:کان زید عالما یہ کان فعل اپنےفاعل زید کےلئےاپنےمصدریہ معنی (کون) کوثابت نہیں کرتابلکہ کان کی خبرجوصفت علم ہےاس کوثابت کرتاہے۔اپنےمرفوع سےمل کرنسبت مفیدہ مستقلہ نہ رکھتےہوں۔اورنہ جملہ بنتےہوں اورنہ انکےلیےفاعل آتاہے۔بلکہ ان سےپہلےنسبت مستقلہ ہوتی ہے۔اوریہ معنی حرفی رکھتےہیں۔

فعل قاصرکی دوقسمیں ہیں ۔(۱)افعال ناقصہ(۲)افعال مقاربہ اگرخبرکےلیےمضارع ہوناشرط ہوتوافعال مقاربہ اوراگرنہ ہوتوافعال ناقصہ۔

وجہ تسمیہ:سمیت ہذہ الافعال ناقصة لانہالایتم بہامع مرفوعاتہاکلام تام بل لابد

من ذكر المنصوب ليتم الكلام ـ فمنصوبها ليس فضلة لانه خبر ـ وانما نصب تشبيهاً بالفضلة

فائدہ اصل افعال ناقصہ تیرہ ہیں (۱) كان (۲) صار (۳) ظل (٤) بات (٥) اصبح (٦) اضحی (۷) امسی (۸) لیس (۹) مازال (۱۰) ماانفك (۱۱) مابرح (۱۲) مافتی (۱۳) مادام ۔باقی صار کے ملحقات ہیں۔

رجع ،استحال، حار، ارشد، تحول ، انقلب ،تبدل، بمعنی صار کے ہوتے اور اسی کے حکم میں ہوتے ہیں۔

فائدہ افعال ناقصہ باعتبار شرائط عمل کے تین قسمیں ہیں (۱) بلاشرط عمل کرتے ہیں یہ یہ نو ہیں (۱) کان (۲) صار (۳) ظل (۴) بات (۵) اصبح (۶) اضحیٰ (۷) امسی (۸) لیس۔

دوسرا قسم: چار فعل مازال ماانفک مابرح مافتی۔ان کے عمل کے لیے شرط یہ کہ ان سے پہلے نفی یا نہی یا دعاء ہو لازلت بخیر۔نفی میں تعمیم ہے کہ حرف نفی مذکور ہو یا مقدر جیسے

تالله تفتأ تذكر يوسف ـ اى لاتفتأ۔

دوسری تعمیم یہ کہ حرف نفی ہو یا فعل ہو جیسے لست تبرح مجتهدا۔

تیسرا قسم :مادام اس کے لیے شرط یہ ہے کہ اس سے پہلے ما مصدریہ ظرفیہ ہو۔یہ ما مصدریہ ظرفیہ اپنے مابعد کو مصدر کی تاویل میں کر کے ماقبل کے جملے کیلئے ظرف واقع ہوتا ہے جیسے اجلس ما دام زید جالسا

معانی افعال ناقصہ

معنی کان اتصاف المسند بالمسند اليه فى الماضى و قد يكون على سبيل الدوام للقرينة قليل و كان الله عليما حكيما

فائدہ (۱) کان کی تین قسمیں ہیں۔(۱) ناقصہ (۲) تامہ (۳) زائدہ۔ کان ناقصہ وہ ہے جو دلالت کرتا ہے کہ زمانہ ماضی میں اسم کے لیے خبر ثابت تھی پھر ثبوت خبر کبھی دائمی ہوتا ہے۔یعنی خبر اسم سے کبھی جدا نہیں ہوتی جیسے وکان الله عليماً حكيما اور کبھی غیر دائمی ہوتا ہے یعنی خبر اسم سے

جدا ہو جاتی ہے جیسے کان زید قائماً قیام زید سے جدا ہو جاتا ہے کان ناقصہ اسم اور خبر دونوں کا تقاضا کرتا ہے

(۲) کان تامہ۔ وہ ہے جو فقط اسم پر پورا ہو جائے اس کو خبر کی ضرورت نہ ہو یا لثروجد۔ حصل ۔دخل کے معنی میں آتا ہے جیسے وان کان ذوعسرة۔ قد کان مطر یعنی فوجد مطر۔

(۳) کان زائدہ۔ یہ غیر عاملہ ہوتا ہے اس کا معنی بھی نہیں ہوتا یہ صرف تحسین کلام کے لیے آتا ہے۔ جیسے (۱) قالوا کیف نکلم من کان فی المهد صبیا (۲) قد کان من مطر (۳) ان من افضلهم کان زید۔

معنی صار کہ انتقال من صفة الی صفة اخریٰ اور انتقال من مکان الی مکان آخر میں کیا فرق ہے کہ اس کو تامہ اور اس کو ناقصہ کہا جاتا ہے؟ بظاہر دونوں انتقال یکساں معلوم ہوتے ہیں مگر واقعۃً ان دونوں میں بڑا فرق ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ انتقال من ذات اور انتقال من صفة میں منتقل الیہ ذات یا صفات کا حصول اسم کے لئے لازم ہے جو پہلے سے نہ تھا لیکن اانتقال من مکان الی مکان آخر میں یہ تعلق بالمکان ایسا سمجھو جیسا کہ افعال کا مفاعیل سے ہوا کرتا ہے۔ کہ حدث یعنی معنی مصدری کی اسناد الی الفاعل تو ضروری ہوتی ہے۔ لیکن تعلق بالمفعول پیدا کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ طین خزف بن گئی ۔ یا زید فقیر مالدار ہو گیا۔ یہ تغیر تو فاعل یا اسم کی ذات و صفات کا ہے جو اس کے ساتھ لازم ہے۔ لیکن انتقال من دار الی دار کا تغیر نہ ذات فاعل کے لئے لازم ہے اور نہ وصف لازم کی حیثیت میں ہے۔ ایک خارجی شئی ہے۔

امسی ۔دلالت کرتا ہے کہ خبر اسم کے لیے شام کے وقت ثابت ہوئی ہے۔ جیسے امسی زید کاتباً شام کی زید نے لکھتے ہوئے۔

اضحی ۔ یہ دلالت کرتا ہے کہ خبر اسم کے لیے چاشت کے وقت ثابت ہوئی ہے۔ جیسے اضحی زید حاکماً۔ زید چاشت کے وقت حاکم بنا۔

ظل ۔دلالت کرتا ہے کہ خبر اسم کے لیے سارا دن ثابت رہی جیسے ظل زید باکیاً زید سارا دن

روتا رہا۔

بات۔ یہ دلالت کرتا ہے کہ خبر ساری رات اسم کے لیے ثابت رہی جیسے بات زید نائماًزید ساری رات سوتا رہا۔

معنی لیس لیس خبر کی نفی کے لیے آتا ہے اپنے اسم سے زمانہ حال میں جیسے لیس زید قائماً زید زمانہ حال میں کھڑا ہونے والا نہیں ہے۔ کبھی قرینہ کے تحت زمانہ ماضی اور استقبال کی نفی کے لیے بھی آتا ہے۔ مثال الیس الله بکاف عبده ۔

معنی ما زال، و ما انفک و ما فتی و ما برح ۔ ان افعال اربعہ کی خبر بطریق استمرار ودوام اپنے اسم کے لئے ثابت ہے۔ کسی وقت منفک نہیں ہوئی۔ ما زال زید امیرا: زید جس وقت سے بھی قابل امارت ہوا ہے برابر امیر ہی ہوتا چلا آ رہا ہے۔

مافتی۔ مازال۔ ماانفک ۔ مابرح۔ ان چاروں کا معنی جدا ہونا زائل ہونا یعنی نفی کا معنی ہے۔ پھر ان کے شروع میں ما نافیہ ہے اور جب نفی پر نفی داخل ہو تو اس میں اثبات کا معنی ہوتا ہے۔ تو اب ان چاروں میں اثبات کا معنی ہے ان کا معنی ہوگا ہمیشہ رہا۔ یہ چاروں اس پر دلالت کرتے ہیں کہ جب سے اسم نے خبر کو قبول کیا ہے اسی وقت سے خبر اسم کے لیے ہمیشہ کے لیے ثابت ہے۔

۔مثال (۱) مافتی زید سخیاًزید ہمیشہ سخی رہا۔ (۲) مابرح عمرو صائماً عمرو ہمیشہ روزہ دار رہا۔ (۳) مازال زید مجاهداًزید ہمیشہ مجاہد رہا۔ (٤) ماانفك بکر امیراً بکر ہمیشہ امیر رہا۔

فائدہ ان کے ناقصہ ہونے کی شرط یہ ہے کہ ان کے شروع میں لا یا ما یا لن ہو خواہ مذکور ہو خواہ محذوف اور لا کا حذف فعل مضارع میں قسم کے بعد قیاسی ہے۔ جیسے تالله تفتئو اصل میں لاتفتئو تھا غیر قسم میں شاذ ہے۔ مثال۔ ولایزالون مختلفین۔ ولایزال الذین کفروا تصیبهم بما صنعوقارعة ۔ فلن ابرح الارض۔ قالو الن نبرح علیه عاکفین۔

معنی ما دام کسی فعل یا کسی امر کی اس طرح حد بندی کرنا کہ جب تک فلاں چیز (مثلاً خبر مادام) فلاں کے (مثلاً اس کے اسم کے) لئے ثابت رہے، یا فلاں کے ساتھ قائم رہے اس وقت

تک تمھیں یہ کام کرنا ہے۔تو یہاں دو چیزیں ہوئیں (۱) ایک وہ شئی کہ جس کے زمانہ فعل کی توقیت وتحدید کرنا چاہتے ہیں۔

(۲) اور دوسری وہ چیز جس کو مادام کے تحت شئی اول کی حد بندی کیلئے ذکر کیا جاتا ہے۔اسی لئے یہ ضروری ہے کہ قبل مادام کوئی جملہ ہو خواہ اسمیہ ہو یا فعلیہ" کیونکہ مادام تو ظرف زمان کی حیثیت میں آ گیا۔یہ تو فعل کا وقت بتائے گا۔پھر جب تک وہ فعل مذکور نہ ہو صرف ظرف سے تو کوئی کلام ہو نہیں سکتا اجلس مادام زید جالساً :۔مخاطب سے جلوس کی خواہش کرتا ہے یا اس کو جلوس کا امر کرتا ہے۔کتنے وقت میں؟ اس کی تحدید کر دی مادام زید جالسا کے ساتھ۔یعنی تمھارے جلوس کی مدت اتنی ہو جتنی کہ زید کے جلوس کی یعنی تمھیں زید کے بیٹھے رہنے تک بیٹھنا ہوگا۔

فائدہ (۱) اس کے شروع میں جو ما ہے اس کو ما مصدریہ حینیہ کہتے ہیں۔حینیہ اس لیے کہتے ہیں کہ یہ وقت اور ظرف کے معنی میں آتا ہے اور مصدریہ اس لیے کہتے ہیں کیونکہ یہ اپنے بعد والے فعل کو مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے۔مادام ہمیشہ دو کلاموں کے درمیان آتا ہے اور یہ بتلاتا ہے کہ جب تک اس کے اسم کے لیے خبر ثابت ہے اتنی مدت ماقبل والا حکم بھی اپنے مسند الیہ کے لیے ثابت ہے جیسے زید جالس مادام الامیر جالساً زید بیٹھنے والا ہے جب تک امیر بیٹھنے والا ہے یعنی جب تک امیر کے لیے جلوس (خبر) ثابت ہے اتنی مدت زید کے لیے بھی جلوس ثابت ہے۔

فائدہ: اس کے شروع میں جو ما ہے اس کو ما مصدریہ حینیہ کہتے ہیں۔حینیہ اس لیے کہتے ہیں کہ یہ وقت اور ظرف کے معنی میں آتا ہے اور مصدریہ اس لیے کہتے ہیں کیونکہ یہ اپنے بعد والے فعل کو مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے۔مادام ہمیشہ دو کلاموں کے درمیان آتا ہے اور یہ بتلاتا ہے کہ جب تک اس کے اسم کے لیے خبر ثابت ہے اتنی مدت ماقبل والا حکم بھی اپنے مسند الیہ کے لیے ثابت ہے۔

ضابطہ: ہمیشہ مادام اپنے اسم وخبر کے ساتھ مل کر بوجہ ما مصدریہ تاویل مصدر میں ہو کر بحذف مضاف مفعول فیہ ہوتا ہے ای مدة دوام جلوس زید پس اجلس اپنے فاعل ومفعول

فیہ کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہو کر بتاویل ہذا الترکیب۔

فائدہ کبھی مادام تامہ ہوتا ہے۔صرف اسم پر پورا ہو جاتا ہے۔جیسے خالدین فیھا مادامت السموات والارض۔

ترکیب مادام ۔مادام اپنے اسم وخبر کے ساتھ مل کر ماقبل کے لیے مفعول فیہ بنتا ہے۔ترکیب کا طریقہ یہ ہے کہ مادام کے اسم وخبر کا مضمون جملہ نکال کر مادام کو بمعنی مدة دوام یا وقت دوام کر کے مضمون جملہ کی طرف مضاف کر دیا جائے گا پھر یہ مرکب اضافی ماقبل کے لیے مفعول فیہ بنے گا جیسے اجلس مادام زید جالسا عبارت اس طرح بن جائے گی اجلس مدة دوام جلوس زید۔

عاد۔آض۔غدا۔راح یہ چاروں صار کے معنی میں آتے ہیں۔جیسے عاد زید غنیاً زید مالدار ہو گیا وغیرہ۔

فائدہ: ان کی خبر اسم پر مقدم ہو جاتی ہے۔جیسے: کان قائما زیدان کے خبر افعال ہو پو مقدم ہو جاتی ہے سوائے افعال منفیہ اور مادام کے۔

فائدہ: کبھی یہ افعال تامہ واقع ہوتے ہیں اس وقت یہ فقط ایک اسم کو بنا بر فاعلیت کے رفع دیتے ہیں اور محتاج خبر نہیں ہوتے جیسے قرآن مجید میں ہے:کن فیکون۔ ان کان ذو عسرة فنظرة الی میسرة، فسبحان الله حین تمسون وحین تصبحون، خالد ین فیھا ما دامت المسموات و الارض ۔ فخذ اربعة من الطیر فصر ھن الیك۔

فائدہ: افعال ناقصہ کی تین قسمیں ہیں

اول: ما لا یتصرف بحال و ھو لیس و دام فلا یاتی منھا المضارع و الامر۔

الثانی: ما یتصرف تصرفاتاما یعنی یاتی منه الافعال الثلاثة و ھو کان، اصبح امسی، اضحی، طل، بات، صار۔

االثالث:ما یتصرف تصرفا ناقصا یعنی یاتی منه الماضی و المضارع لا غیر و ھو ما زال، ما انفك، ما فتی، ما برح۔

فائدہ۔ افعال ناقصہ تین قسم پر ہیں۔(۱) وہ افعال ناقصہ جن کے شروع میں حرف نفی نہیں ہے۔ (۲) وہ افعال جن کے شروع میں حرف نفی ہے۔

(۳) لیس۔ تمام افعال ناقصہ کی خبران کے اسم پر مقدم ہوسکتی ہے۔ اسی طرح وہ افعال ناقصہ جن کے شروع میں حرف نفی نہیں ہے ان کی خبر خود ان پر بھی مقدم ہوسکتی ہے۔ جیسے قائما کان زیداور جن کے شروع میں ما نافیہ ہے ان کی خبران پر مقدم نہیں ہوسکتی ہے۔ کیونکہ حرف نفی صدارت کا تقاضا کرتا ہے۔ اس صورت میں صدارت فوت ہوجائے گی۔ اور لیس میں اختلاف ہے۔ بعض نحوی کہتے ہیں لیس کی خبراس پر مقدم ہوسکتی ہے بعض کہتے ہیں نہیں ہوسکتی۔

ترکیب : **کان زید قائماً** (کان) فعل از افعال ناقصہ رافع اسم ناصب خبر۔ (زید) مرفوع بالضمہ لفظاً اسم۔ (قائماً) صیغہ صفت معتمد براسم یعمل عمل فعلہ۔ ضمیر در و مستتر راجع بسوئے زید۔ مرفوع محلاً فاعل۔ صیغہ صفت اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہے کان کی۔ کان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

ترکیب : **ان من افضلھم کان زیداً** (ان) حرف مشبہ بالفعل ناصب اسم رافع خبر۔ (من) حرف جار (افضلھم) مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر خبر مقدم ہے ان کی۔ (کان) زائدہ (زیداً) منصوب بالفتح لفظاً اسم مؤخر۔ ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

ترکیب : **اجلس مادام زید جالساً** (اجلس) صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معلوم ضمیر در و مستتر معبر بہ انت مرفوع محلاً فاعل (ما) ظرفیہ (دام) فعل ناقص رافع اسم ناصب خبر (زید) اسم (جالساً) خبر۔ مادام اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔ یہ ظرف مفعول فیہ ہے اجلس کے لیے۔ اجلس فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

ترکیب : **لوکان اللسان محفوظاً لم یکن القلب محذوفاً**

لو حرف شرط غیر عاملہ۔ کان فعل ناقص۔ اللسان مرفوع بالضمہ لفظاً اسم۔ محفوظاً منصوب بالفتحہ

لفظاً خبر کان اپنے اسم وخبر سے مل کر شرط۔لم جازمہ یکن مجزوم بالسکون فعل ناقص۔القلب مرفوع بالضمہ لفظاً اسم محذوفاً منصوب بالفتحہ لفظاً خبر۔فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جزا ہوئی۔شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

التمرين

ان مثالوں میں افعال ناقصہ اوران کے اسم وخبر کے بارے میں بتائیں اور ترجمہ اور ترکیب بھی کریں۔

كان الله عليما حكيما،ان تغفرلناوترحمنالنكونن من الخسرين،ليس الميدان فسيحا، ماانفك القاضى عادلا فى حكمه،اصبحوا نادمين،مازال الحر شديدا منذ شهر، لو كان اللسان محفوظا،لم يكن القلب محذوفا،مابرح المريض قائمامنذ عام،لستم باخذيه،اصبحتم بنعمته اخوانًا، اجلس مادام سعيد جالسًا، ليس اليتيم الذى مات والده، بل اليتيم يتيم العلم والادب،انا لن ندخلهاابدا مادامو فيها،لست عليهم بمصيطر،لن ابرح الارض،ماانفك غلام بكر مطلعا،ضلت اعناقهم لها خاضعين، يبيتون لربهم سجدا وقياما۔

افعال مقاربہ

قوله فصل بدانكه افعال مقاربه ۔افعال مقاربہ افعال ناقصہ کی طرح عمل کرتے ہیں لیکن فرق یہ ہے کہ ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے۔

فائدہ افعال مقاربہ کی باعتبار معنی کے تین قسمیں ہیں۔

پہلاقسم :افعال المقاربہ ماتدل على قرب الخبر ۔یہ تین ہیں (۱) كاد (۲) كرب (۳) اوشك

دوسراقسم : افعال الرجاء ماتدل على رجاء وقوع الخبر جس میں متکلم کوخبر کے حصول کی توقع اورامید ہوتی ہے خبر کا یقین نہیں ہوتا اس کے لئے تین فعل ہیں (۱)عسى (۲) حرى (۳)

اخلولق۔
فائدہ یہ افعال رجاء انشاء ہیں اور باقی اخبار کے قبیل سے ہیں۔
تیسرا قسم :افعال الشروع ماتدل علی الشروع فی العمل حصول خبر کا یقین ہوتا ہے لیکن متکلم یہ بتانا چاہتا ہے فاعل نے تحصیل خبر کے لئے کوشش شروع کردی ہے اس کے لئے چار فعل آتے ہیں۔(۱)طفق (۲) اخذ (۳)جعل (۴) علق اور جوانکے معنی میں ہوں وہ انکے قبیل سے ہیں۔جیسے بدء ، ابتدء ، انشأ وغیرہ۔
فائدہ (اَنْ) کے اقتران اور تجرد کے اعتبار سے افعال مقاربہ کی چار قسمیں ہیں۔
(۱)اقتران (اَنْ) واجب ہے۔حری، اخلولق۔
(۲)اقتران (ان) غالب ہو۔عسی، اوشک ۔
(۳) تجرو (ان) غالب ہو جیسے کاد، کرب۔
(۴) تجرو (ان) واجب ہے۔ طفق، جعل، علق ، اخذ۔
فائدہ یہ تمام افعال جامد اور غیر متصرف ہیں فقط ماضی مستعمل ہوتی ہے سوائے دو فعلوں کے اوشک، کاد، ان کا مضارع بھی مستعمل ہے اور یوشک کا اسم فاعل بھی مستعمل ہے۔
جیسے: یوشک ان یاتینی رسول ربی۔
فائدہ اور کاد یکید از باب ضرب یضرب مثل باع یبیع یہ افعال مقاربہ سے نہیں ہے جیسے قرآن پاک میں ہے انهم یکید ون کیدا۔
ترکیب : عسی زیدان یخرج (عسی) فعل از افعال مقاربہ رافع اسم ناصب خبر (زید) مرفوع بالضمہ لفظاً اسم (ان یخرج) جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر منصوب محلا خبر۔عسی اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔
ترکیب : عسی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً
عسی فعل مقاربہ تامہ۔ان ناصبہ مصدریہ یبعث منصوب بالفتحہ لفظاً فعل۔ک ضمیر مجرور محلا

مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر فاعل مؤخر۔ مقاماً موصوف محموداً صفت۔ موصوف صفت سے مل کر مفعول فیہ۔ یبعث فعل اپنے فاعل ومفعول بہ ومفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر فاعل ہوا عسی کا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

افعال مدح و ذم

افعال مدح و ذم وہ ہیں جو انشاء مدح یا مذمت کے لئے وضع کیے گئے ہوں۔ جو کسی کی تعریف یا برائی کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہیں اور یہ چار ہیں۔ فعل مدح دو ہیں۔

(۱) نعم (۲) حبذا۔ فعل ذم بھی دو ہیں (۱) بئس (۲) ساء۔

عمل :ان کا عمل یہ ہے کہ یہ اپنے مابعد کو فاعلیت کی بناء پر رفع دیتے ہیں اور فاعل کے بعد جو اسم آتا ہے اس کی تعریف یا مذمت کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اگر فعل مدح کے بعد ہے تو اس کو مخصوص بالمدح کہتے ہیں اگر فعل ذم کے بعد ہے تو اس کو مخصوص بالذم کہتے ہیں

فائدہ : یہ چاروں افعال غیر متصرف ہیں ماضی معلوم کے علاوہ کوئی صیغہ مستعمل نہیں یہ معنی مصدریہ اور زمانہ سے خالی ہو کر انشاء والے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔

فائدہ : یہ افعال غیر متصرف اور جامد ہونے کی وجہ سے ان پر حرف جار داخل ہو جاتا ہے۔ جیسے: نعم السیرُ علی بئس العَیرُ اس کی یہ تاویل کی جاتی ہے: نعم السیر علی غیر مقول فی حقه بئس العیر۔

فائدہ کبھی مخصوص بالمدح ومخصوص بالذم قرینہ کے تحت محذوف ہوتا ہے۔ جیسے نعم النصیر۔ اللہ یا ھو مخصوص بالمدح محذوف ہے نعم الثواب آگے الجنة مخصوص بالمدح محذوف ہے نعم العبد آگے ایوب محذوف ہے۔

حبّ کا فاعل ہمیشہ (ذا) ہوتا ہے جو تمام حالتوں میں یکساں رہتا ہے۔

عند البعض حبذا مبتداء زید خبر ہے یا برعکس۔

باقی تین افعال کے لئے چار قسم کا فاعل ہوتا ہے۔

(۱) معرف باللام۔ جیسے: نعم الرجل زید ،

(۲) مضاف ہو معرف باللام کی طرف۔ جیسے: ولنعم دار المتقین ۔

(۳) فاعل ضمیر مستتر ہو جس کی تفسیر نکرہ کے ساتھ واجب ہے جیسے: نعم رجلا زید۔

(۴) (ما)۔ جیسے: فنعما ھی، نعم فعل مدح ہے ما بمعنی الشئی فاعل ہے اور عند البعض ضمیر مستتر فاعل ہے اور ما بمعنی شیأ تمیز ہے بہر حال ھی مخصوص بالمدح ہے۔ ان افعال کے بعد ایک اسم ہوتا ہے جو مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہتے ہیں۔ جیسے: نعم الرجل ابوبکر، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر مقدم ابوبکر مخصوص بالمدح مبتداء موخر جملہ انشائیہ ہو۔

فائدہ: کبھی مخصوص بالمدح یا بالذم مقدم ہو جاتا ہے۔ جیسے: ابوبکر نعم الرجل۔

اور کبھی حذف بھی ہو جاتا ہے۔ جیسے نعم العبد انہ اواب۔

افعال مدح وذم کی ترکیب کا طریقہ

تراکیب کے چار طریقے ہیں۔

پہلا طریقہ: ان کو مخصوص بالمدح ومخصوص بالذم کے ساتھ ملا کر ایک جملہ بنالیا جائے مثلاً نعم فعل الرجل فاعل۔ فعل فاعل مل کر خبر مقدم زید مبتداء مؤخر۔

دوسرا طریقہ: یہ ہے کہ مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کو علیحدہ جملہ بنایا جائے مثلاً نعم فعل الرجل فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔ زید خبر ہے مبتداء محذورف ھو کی پھر یہ الگ جملہ ہوگا۔

تیسرا طریقہ نعم الرجل میں الرجل مبین اور زید عطف بیان۔ مبین عطف بیان مل کر فاعل پھر یہ جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

چوتھا طریقہ: نعم الرجل فعل فاعل مل کر جملہ انشائیہ۔ زید مبتداء ہے ممدوح خبر محذوف ہے۔

ضابطہ: کل فعل ثلاثی صالح للتعجب منہ یجوز استعمالہ علی فعل بالاصالۃ ۔

جیسے: شرف، لطف، اوبالتحویل ۔ جیسے: ضرب ،فھم ان کومدح اورذم کے معنی کوحاصل کرنے کے لئے فعل مدح اورذم کے قائم بنایا جاسکتا ہے۔جیسے فھم الرجل زید، خبث الرجل بکر

ترکیب: حبذا زید راکبا

حب فعل مدح۔ذا مرفوع محلا فاعل فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبر مقدم۔ زید مرفوع بالضمہ لفظاً ذوالحال راکبـــاً صیغہ اسم فاعل ضمیر درو مستتر معبر بھوفاعل ۔اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر حال ذوالحال حال مل کر مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر۔مبتداء مؤخر خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

ترکیب: نعم العبد ایوب۔

نـعـم فعل مدح الـعـبـد مرفوع بالضمہ لفظاً فاعل ۔فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر خبر مقدم ایوب مرفوع بالضمہ لفظاً مخصوص بالمدح مبتداء مؤخر۔مبتدا خبر مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔

قولہ فعل التعجب ۔فعل تعجب وہ ہے جوانشاء تعجب کے لئے وضع کیا گیا ہواس تعجب والے معنی کے لئے بہت کلمات مستعمل ہیں۔جیسے: کیف تکفرون باللہ و کنتم امواتا، سبحٰن اللہ ان المومن لا ینجس حیا و میتا، للہ درہ فارسا ،لیکن معنی تعجب کے لے دو صیغے وضع ہیں۔فقط ثلاثی مجرد سے بشرطیکہ لون ورعیب والا معنی نہ ہو۔

قولہ ما افعلہٗ ۔ ما افعل کے متصل متعجب منہ منصوب علی المفعولیت ہوگا۔جیسے ما احسن زیدا۔

ترکیب :ما میں تو اتفاق ہے اسم اور مبتداء ہے اس کے مابعد اختلاف ہے۔

وسیبویہ کے نزدیک ما بمعنی شئی نکرہ تامہ مبتداء ہے۔اس میں تخصیص ہے معنی تعجب کی وجہ سے اوراس کا مابعد خبر ہے۔احسن زیدا خبر ہے۔

فراء کے نزدیک ما استفہامیہ ہے۔

اورعندالاخفش ماموصولہ ہے مابعد صلہ ہے یاما بمعنی شئی موصوف مابعد صفت ہے دونوں

صورتوں میں خبر محذوف ہے۔

فائدہ أفْعَلْ میں اختلاف ہے۔ بصریین وکسائی کے نزدیک یہ فعل ہے دلیل یہ ہے کہ جب اس کے آخر میں یا متکلم آ جائے تو نون وقایہ کو لایا جاتا ہے۔ جیسے: **ما افقرني الى رحمة الله**۔

اور کوفیین کے نزدیک اسم ہے دلیل یہ ہے کہ اس سے تصغیر آتی ہے۔ جیسے: **ما احيسنه**۔

قوله و افعل به ۔افعل کے متصل متعجب منہ مجرور لفظا باء زائدہ کے ساتھ مرفوع محلا فاعل ہوگا یہ فعل واحد ہمیشہ رہے گا جمیع کے لئے یہ بالاجماع فعل ہے۔

بصریین: کے نزدیک فعل امر ہے۔ لیکن معنی میں خبر ہے کیونکہ اس کا اصل فعل ماضی ہے۔ افعل کے وزن پر پھر تبدیلی کر کے افعل امر کے صیغے میں لائے ہیں۔

اور پھر چونکہ امر حاضر معلوم کی نسبت اسم ظاہر کی طرف قبیح تھی اس لئے اس کے فاعل پر باء کو لائے وجوبا تاکہ مفعول بہ کی صورت پیدا ہو جائے لیکن یہ فاعل ہے مفعول بہ نہیں۔

فائدہ: متعجب منہ کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے **اسمع بهم و ابصر** (شعر)

جزى الله عني و الجزاء بفضله

ربيعة خيرا ما اعف و اكرما

فائدہ: **لعدم تصرف هذين الفعلين امتنع ان يتقدم عليها معمولها و ان يفصل بغير ظرف و جار مجرور**۔

فائدہ: ان دو صیغوں کے استعمال کے لئے آٹھ شرائط ہیں۔

(۱) ان يكون فعلاً

(۲) ان يكون ثلاثيا مجرداً .

(۳) ان يكون متصرفا .

(۴) ان تكون تاما .

(۵) ان يكون مثبتا.

(۶)ان یکون معناہ قابلا للتفاضل .

(۷)ان لا یکون مبنیا للمفعول.

(۸)ان لا یکون صفتہ علی افعل فعلاء .

ضابطہ اگر تعجب والا معنی لینا ہو غیر ثلاثی مجرد سے یا ثلاثی مجرد کے ان ابواب سے جن میں لون اور عجیب والا معنی ہو تو اس کی صورت یہ ہے کہ اشد ، اکثر ، اقوی اس جیسا اسم تفضیل کا صیغہ شروع میں لایا جائے پھر بعد میں اسی باب کے مصدر کو بطور تمیز لایا جائے۔ جیسے: ما اشد حمرا اور (افعل بہ) کے لئے مجرور بالباء لایا جائے گا۔

ترکیب: ما اصبرھم علی النار

ما بمعنی ای شی مبتداء اصبر فعل تعجب۔ ضمیر در و مستتر معبر بھو مرفوع محلا فاعل (ھم) ضمیر منصوب محلا مفعول بہ۔ علی حرف جارہ۔ (النار) مجرور بالکسرہ لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق فعل کے۔ فعل تعجب اپنے فاعل و مفعول بہ و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے مبتداء کی۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

ترکیب: اسمع بھم و ابصر

اسمع فعل تعجب امر بمعنی ماضی۔ بہ باء زائدہ ہے۔ ھم ضمیر مرفوع محلا فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہ۔ واو عاطفہ ابصر فعل تعجب امر بمعنی ماضی۔ ضمیر در و مستتر معبر بھو فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ

﴿ التمرين ﴾

ان مثالوں میں افعال مقاربہ افعال مدح وذم اور افعال تعجب بتائیں۔

ما کادو یفعلون، نعم العبد ایوب، ابصر بہ واسمع، عسی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً، ماحسن الدین والدنیا اذا جتمعا، ساء الرجل تارک الصلوۃ، بئس العبد عبد طغی، یوشک ان یاتینی رسو ل ربی فاجیب، حبذاً زید راکباً،

ماصبرهم على النار،بئس العالم غيرعامل على علمه،بئس مثوى المتكبرين،نعم الماهدون،

باب سوئم در عمل اسمائے عاملہ

قولہ باب سوئم در عمل اسمائی عاملہ ۔

و آن یاز دہ قسم است یہاں تک افعال عاملہ کی بحث تھی۔اب اسمائے عاملہ کو بیان کیا جاتا ہے۔اسمائے عاملہ کی گیارہ قسمیں ہیں۔

قسم اول اسمائی شرطیہ بمعنی ان و آن نہ است اسمائے شرطیہ جازمہ نو ہیں(اِن) شرطیہ کی طرح عمل کرتے ہیں۔دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزاء کہتے ہیں۔

ادوات شرط جازمہ گیارہ ہیں۔

(۱) اِن یہ اصل الباب ہے۔یعنی شرطیہ جازمہ ہونا اصل اِن کے لیے ہے اور باقی اس ان کے معنی کو متضمن ہونے کی وجہ سے اسماء شرط بنتے ہیں اسی وجہ سے یہ مبنی ہیں سوائے ای کے۔تو ام الباب اِن ہوگیا۔پھر ان کی چھ قسمیں ہیں۔

پہلی قسم: جو محض شرط کے معنی پر دلالت کرے اور یہ دو ہیں۔(۱) ان (۲) اذما۔

فائدہ اذما میں اختلاف ہے۔جمہور کے نزدیک حرف ہے۔

دوسری قسم :جو ذوی العقول پر دلالت کرے پھر معنی شرط کو متضمن ہو وہ من ہے۔

تیسری قسم :جو ذوی العقول پر دلالت کرے پھر معنی شرط کو متضمن ہو یہ دو ہیں ما اور مہما۔

فائدہ مہما میں متعدد اقوال ہیں۔پہلا قول یہ مهما بسیط ہے،جس کا وزن فعلی ہے۔

فائدہ بعض نے مہما کو حرف قرار دیا ہے لیکن (مھما) اصح قول پر اسم غیر ظرف ہے۔

چوتھی قسم: وہ اسماء جو زمانے پر دلالت کریں پھر معنی شرط کو متضمن ہوں یہ دو ہیں متی اور

ایان۔

پانچویں قسم جومکان پردلالت کریں پھر معنی شرط کو متضمن ہوں یہ تین ہیں ۔(۱) این (۲) انی (۳) حیث ما۔

چھٹی قسم :جواقسام اربعہ سابقہ کے درمیان متردد ہو وہ ایک ہے ای۔ اگراس کا مدار مضاف الیہ پر ہے اگر ذوی العقول کی طرف مضاف ہو تو من کے باب سے ہے۔جیسے ایھم یقم اقم اوراگر غیر ذوی العقول کی طرف ہے تو باب ما سے ہوگا جیسے ای الرواب ترکب ارکب اگر ظرف زمان کی طرف مضاف ہو تو باب متی سے ہوگا جیسے ای یوم تصم اصم اوراگر ظرف مکان کی طرف مضاف ہے تو پھر باب این سے ہوگا جیسے این مکان تجلس اجلس۔

وجہ تسمیہ شرط کو شرط اس لیے کہتے ہیں کہ شرط کا معنی ہے علامت ۔ چونکہ یہ بھی فعل ثانی کے وجود پر علامت ہوتی ہے اس لیے اس کو شرط کہا گیا ہے اور اجزاء کو جزا اس لیے کہتے ہیں کہ یہ جزائے اعمال کے ساتھ مشابہ ہے جیسے عمل پر جزا مرتب ہوتی ہے اسی طرح فعل اول پر جزا مرتب ہوتی ہے

-پس بدانی (من و ما ای) ز اسمائے

شـــــرط

بر خلاف باقی از معنی ظرفیہ جدا

ای من ہ ہر دو بدانی بہر ذو

العقلندخاص

از برائے غیر ذو العقول آمد

استعمال ما

حیثما، و اینما، انی ہود ظرف المکان

پس دوب مہما، و اذما، متی ظرف

الزمان

فائدہ: عندالبعض (کیف) اور (لو) کبھی کبھی جزم دیتے ہیں لیکن یہ شاذ ونادر ہے

اسماء شرط کی تراکیب :**من ، ما ، مہما** ان کی تینوں کی ترکیب یہ ہوگی۔ کہ اگر انکے مابعد میں فعل متعدی ہو اور عمل کی استعداد رکھتا ہو یعنی مفعول ذکر نہ ہو تو یہ مفعول بہ بنیں گے۔ جیسے من تضرب اضرب۔ اور اگر قابل عمل نہیں یعنی مفعول ذکر ہو یا فعل لازمی ہو تو ان دونوں صورتوں میں یہ مبتداء ہونگے۔

اور اسکی خبر میں تین قول ہیں (۱) خبر صرف شرط ہے (۲) صرف جزاء ہے (۳) دونوں ملکر ہیں۔

ای: یہ لازم الاضافت ہے۔ یہ اپنے مضاف الیہ کے تابع ہوتا ہے۔ واگر مضاف الیہ مصدر تھا تو پھر مابعد فعل کیلئے مفعول مطلق ہوگا۔ خواہ فعل تام ہو یا قاصر۔ مثال جیسے: ای ضربة ضربت ضربت۔ واگر مضاف الیہ ظرف ہو تو یہ مابعد فعل کے لیے مفعول فیہ ہوگا۔

اور اگر مضاف الیہ ان دونوں کے علاوہ تو پھر اس کے مابعد عمل کی استعداد ہو تو یہ مفعول بہ واقع ہوتا ہے۔ اور اگر قابل عمل نہیں تو یہ مبتداء واقع ہوتا ہے اور مابعد خبر ہوتا ہے۔

مجرور بالحرف الجار۔ جیسے: بایھم اقتدیتم اھتدیتم اور بمن تاکل اکل

(اذما) حرف ہے اور ان کا مرادف ہے جس کے لئے کوئی اعرب نہیں۔

اور باقی اسماء جو ظرفیت کیلئے آتے ہیں۔ اگر ان کے بعد فعل تام ہو تو یہ ان کیلئے مفعول فیہ ہونگے۔ اگر فعل قاصر ہو تو اس کی خبر کو دیکھا جائے گا کہ وہ جامد ہے یا مشتق۔ اگر مشتق ہو تو یہ ان کیلئے مفعول فیہ بنے گا۔ اور اگر جامد ہو تو فعل قاصر کیلئے مفعول فیہ بنتا ہے مجبوراً۔

(مزید ضوابط نحویہ دیکھیے)

فائدہ: اذا یہ غیر جازمہ ہے لیکن کبھی کبھی شعروں میں جزم کرتا ہے۔ یہ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے

اپنی شرط کی طرف اور شرط مضاف الیہ واقع ہوتا ہے۔ اور یہ اپنے شرط میں عمل کرتا ہے کیونکہ مضاف ہمیشہ مضاف الیہ میں عمل کرتا ہے پھر مضاف اور مضاف الیہ مل کر جزاء کیلئے مفعول فیہ ہوتا ہے۔

فائدہ شرط کے لیے چھ امور شرط ہیں۔

پهلی شرط فعل باعتبار معنی کے ماضی نہ ہو ان کنت قلته فقد علمته میں تاویل کی جائے گی اس کا معنی ہے ان یتبین انی کنت قلته فقد علمته۔

دوسری شرط :فعل خبری ہو طلبی نہ ہو لہذا امر نہی وغیرہ شرط واقع نہیں ہو سکتے۔

تیسری شرط :فعل جامد نہ ہو لہذا عسی لیس وغیرہ شرط واقع نہیں ہو سکتے۔

چوتھی شرط :مقرون بتنفیس نہ ہو یعنی سن سوف داخل نہ ہو۔

پانچویں شرط: مقرون بقد نہ ہو۔

چھٹی شرط :مقرون بحرف نفی نہ ہو۔ یعنی مقرون بما نافیہ اور لن نافیہ نہ ہو اگر لم اور لا کے ساتھ مقرون ہو تو پھر جائز ہے جیسے وان لم تفعل فما بلغت رسالته۔

دوسری مثال الا تفعلوه تكن فتنة فی الارض۔

ضابطہ برائے فا جزائیہ کے لئے قانون: ہر وہ جزاء جس کا شرط بننا ممتنع ہو تو اس پر فا کا لانا واجب ہے اس کی چند صورتیں ہیں۔

(۱) جزاء جملہ اسمیہ ہو۔ من جاء بالحسنة فله عشر امثالها۔

(۲) خبر جملہ طلبیہ ہو یعنی امر یا نہی استفہام ہو۔ جیسے: ان كنتم تحبون الله فاتبعونی۔

(۳) فعل جامد ہو۔ جیسے: ان ترنی، انا اقل منك ما لا وولد فعسی ربی ان یوتین خیرا من جنتك۔

(۴) ماضی مقرون بہ قد ہو۔ جیسے: ان یسرق فقد سرق اخ له۔

(۵) مضارع مقرون بہ حرف تنفیس ہو۔ جیسے: ان خفتم عیلة فسوف یغنیكم الله۔

(۶) مضارع منفی بلن ہو۔ جیسے: من يبتغ غير الاسلام دينا فلن يقبل منه۔
(۷) ماضی منفی بہ ماہو۔ جیسے: فان توليتم فما سألتكم من اجر۔
اور دو صورتوں میں جائز ہے (۱) مضارع مثبت ہو۔ جیسے: ان تضربني اضربك، فاضربك۔
(۲) مضارع منفی لا کے ساتھ ہو۔ جیسے: ان تشتمني فلا اضربك، لا اضربك
اور ایک صورت میں فاء کا لانا ناجائز ہے
(۱) جزاء ماضی ہو بغیر (قد) کے۔ جیسے: من دخله كان امنا۔
ضابطہ: کبھی فا جزائیہ کی جگہ (اذا) لایا جاتا ہے۔ جیسے: ان تصبهم سيئة بما قدمت ايديهم اذا هم يقنطون۔
ضابطہ: شرط و جزاء کے بعد مضارع مقرون بالفاء یا بالواو ہو تو اس کو تین وجہ پڑھنا جائز ہے مزید ضوابط قدرۃ العامل میں دیکھیے۔
فائدہ کیف شرط کا معنی دیتا ہے۔ ایک شرط کے ساتھ کہ اس کے دونوں فعل لفظ اور معنی میں متفق ہوں جیسے كيف تصنع اصنع لہذا كيف تجلس اذهب کہنا بالاتفاق غلط ہوگا کوفیین کے نزدیک یہ مطلقاً جازم ہے۔ اور عند البعض اگر ما کے ساتھ مقترن ہو تو جازم ہوگا (شرح شذور الذهب)

ترکیب: من يؤت الحكمة فقد اوتي خيراً كثيراً

من اسم شرط مرفوع محلاً مبتداء۔ يؤت فعل مضارع مجزوم بحذف لام۔ ضمیر در و مستتر معبر بھو مرفوع محلاً نائب فاعل۔ الحكمة منصوب بالفتحہ لفظاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ خبریہ شرط۔ فا جزائیہ۔ قد حرف تحقیق۔ اوتی فعل ماضی مجہول۔ ضمیر در و مستتر معبر بھو مرفوع محلاً نائب فاعل۔ خيراً منصوب بالفتحہ لفظاً موصوف۔ كثيراً منصوب بالفتحہ لفظاً صفت۔ موصوف صفت مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے نائب فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جزا۔ شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ پھر جملہ شرطیہ خبر ہے مبتداء کی۔ مبتدا خبر مل کر جملہ خبر اسمیہ خبریہ۔

ترکیب: متى تعص الله تسود قلبك

متی اسم شرط جازم منصوب محلا مفعول فیہ مقدم۔ تعص فعل مضارع فعل مضارع معلوم مجزوم بحذف حرف علت۔ ضمیر درو مستتر معبر بہ ھو مرفوع محلا فاعل۔ لفظ اللہ منصوب لفظا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ شرط۔ تسود فعل مضارع معلوم مجزوم۔ درو ضمیر درو مستتر معبر بہ ھو مرفوع محلا فاعل۔ قلب مرفوع بضمہ لفظا مضاف۔ ک ضمیر مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جزا۔ شرط و جزاء مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ۔

« التمرين »

ذیل کی مثالوں میں شرط و جزاء کی تعیین کرو اور اسمائے شرطیہ کا عمل بتاؤ نیز ترجمہ و ترکیب بھی کریں

من يطع الرسول فقد اطاع الله ،من يؤت الحكمة فقد اوتى خيراً كثيراً،ماتنفقوا من خير فلانفسكم،من كثر كلامه كثر خطاء ه،من حفر بيراً لاخيه وقع فيها،من ابصر عيب نفسه فقد شغل عن عيب غيره،من قنع شبع، من سكت سلم، متى تعصى الله تسود قلبك، اينما تكونوا يات بكم الله،حيثما كنتم،حيثما كنتم فولوا وجوهكم شطره،اينما تولوفثم وجهه الله ،انى لك هذا،اين تذهبون ،اى شئى تشتهى،اشتهى عليك بالصبر، شتان زيدوعمرو، حيهل الصلوة ،يقولون متى هو، اذا ماتفعل شرا تندم ،مهما تنفق فى الخير يخلفه الله ،متى تسافر اسافرمعه، ايان تناد اجبك، اين تذهب اصحبك،انى ينزل ذوالعلم يكرم، حيثما ينزل مطرينم الزرع، كيفما تعامل صديقك يعاملك،اى بستان تدخل تبهج،

قسم دوئم و سوم اسمائے افعال -

فائدہ : نحاۃ کا یہ اصول ہے کہ جب ایک شئ دوسری شئ کے معنی کو متضمن ہو۔ لیکن احکام لفظیہ میں متحد نہ ہو بلکہ مختلف ہو۔ تو اس کا نام دوسری شئ والا رکھدیتے ہیں۔ البتہ اس نام کے شروع میں لفظ اسم بڑھادیتے ہیں۔ مثلاً مصدر اور اسم مصدر اسی طرح جمع اسم جمع وغیرہ۔ یہاں پر بھی

ایسے کیا گیا ہے۔

فائدہ: اسمائے افعال کی وضع کا مقصد: یہ اسماء چند مقاصد کے لیے وضع کیے گئے ہیں۔

(۱) اختصار حاصل کرنے کے لیے۔ جس طرح روید مذکر و مؤنث اور واحد و تثنیہ و جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ بخلاف امھل کے

(۲) دوام و استمرار کا معنی حاصل کرنے کے لیے۔ جسطرح نزال کو انزل سے معدول کیا گیا ہے۔

اسمائے افعال کا عمل: اسمائے افعال کی دو قسمیں ہیں (۱) اسمائے افعال بمعنی ماضی۔ یہ اپنے مابعد کو بنا بر فاعلیت رفع دیتے ہیں اور تین ہیں هیهات۔ شتان۔ سرعان۔

(۲) اسمائے افعال بمعنی امر۔ یہ اپنے بعد والے اسم کو بنا بر مفعولیت نصب دیتے ہیں۔

فائدہ: یہ اسمائے افعال جس فعل کے معنی میں ہوں گے انہی والا عمل کریں گے۔

فرق: یہ ہے کہ اسمائے افعال علامت تذکیر و تانیث تثنیہ و جمع کو قبول نہیں کرتے۔

اسمائے افعال کے عمل کے اعتبار سے بحث ہے۔

اسمائے افعال تعدی اور لزوم میں افعال کا حکم رکھتے ہیں۔

فائدہ اسمائے افعال میں ضمیر کے لیے علامت ظاہر نہیں ہوتی جیسے صه واحد تثنیہ جمع مذکر مؤنث وغیرہ سب کے لیے ہیں واحد ہے تب بھی صه اور تثنیہ ہے تب بھی صه تو ظاہری کوئی علامت نہیں ہے۔ نہ تثنیہ کی اور نہ جمع کی (اشمونی)

اسمائے افعال کے احکام

پہلا حکم: اسمائے افعال مضاف واقع نہیں ہوسکتے جس طرح ان کا فعل مضاف واقع نہیں ہوسکتا۔

دوسرا حکم: ان کا معمول ان پر مقدم نہیں ہوسکتا اس لیے کہ یہ عامل ضعیف ہیں انا کا عمل فعل

کی نیابت کی وجہ ہوتا ہے لیکن امام کسائی کے نزدیک تقدیم جائز ہے جس پر دلیل باری تعالی کا فرمان ہے۔ کتاب اللہ علیکم اسی طرح دوسری مثالوں کا جواب یہ ہوگا کہ تعبیر یعنی تاویل کی جائے گی کہ کتاب اللہ فعل محذوف کا مفعول بہ ہے۔

تیسرا حکم: فعل مضارع اسمائے افعال بمعنی امر کے جواب میں فعل مضارع مجزوم ہوگا لیکن منصوب نہیں ہوگا۔ لہذا صہ فاحدثك غلط ہے۔ مضارع کو منصوب پڑھنا غلط ہے۔

ترکیب: **علیک زیدا ای الزم زیدا** (علیك) علی اسم فعل ناصب بمعنی الزم (انت) ضمیر درو مستتر مرفوع محلا فاعل (زیدا) منصوب بالفتحہ لفظا۔ اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

ترکیب: **شتان زید وعمرو** (ھتان) اسم فعل رافع بمعنی افترق (زید) مرفوع لفظاً معطوف علیہ (عمرو) مرفوع لفظاً معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل۔ اسم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

قسم چہارم اسم فاعل ۔ وہ اسم مشتق ہے جس کے ساتھ معنی مصدریہ بطور حدوث کے قائم ہو نہ بطور ثبوت کے۔

فائدہ: **المعنی الحدث ھو الامر الطاری الذی یحدث و یزول من غیر ان یدوم او یطول ثباته و بقاء ه حتی یقارب الدائم و من غیر ان یشمل الماضی۔**

عمل: اسم فاعل دو قسم پر ہے۔(۱) مقرون باللام (۲) مجرد عن الام۔

مقرون باللام کے عمل کے لئے کوئی شرط نہیں ہے۔ بلکہ فعل کی طرح زمانہ ماضی، حال، استقبال اور تمام معمولات یعنی فاعل ضمیر ہو یا مفعول مطلق، لہ، فیہ، حال، تمیز وغیرہ میں عمل کرتا ہے۔ جیسے: **جاء المعطی المساکین امس اوالان اوغدا۔**

مجرد عن اللام : فاعل اسم ظاہر اور مفعو ل بہ کے علاوہ باقی تمام معمولات میں بلاشرط عمل کرتا ہے فاعل اسم ظاہر میں عمل کے لئے تین شرطیں ہیں۔

پهلی شرط: چھ امور میں سے کسی ایک پر معتمد ہو۔

دوسری شرط: اسم فاعل موصوف نہ ہو۔

تیسری شرط: تصغیر کا صیغہ نہ ہو۔

اور مفعول بہ میں عمل کے لیے دو شرطیں ہیں۔

پهلی شرط: زمانہ حال یا استقبال ہو۔

دوسری شرط: چھ امور میں سے کسی ایک پر معتمد ہو۔

(۱) مبتداء ہو۔ جیسے: زید قائم ابوہ ۔

(۲) موصوف ہو۔ جیسے: هذا رجل مجتهد ابناء ہٗ۔

(۳) موصول ہو۔ جیسے: جاء نی القائم ابوہٗ ۔

(۴) ذوالحال ہو۔ جیسے: جاء نی زید راکبا غلامه فرساً ۔

(۵) نفی ہو۔ جیسے: قائم زید۔

(٦) استفهام ہو۔ جیسے: اضارب زید عمراً۔

فائدہ: جس طرح مذکور پر اعتماد ہوتا ہے ایسے مقدر پر بھی۔ جیسے: مختلف الوانہ ای صنف" مختلف۔ یا طالعا جبلا ای یا رجلا طالعا ۔

فائدہ: اسم فاعل میں ضمیر متکلم مخاطب غائب میں سے ہر ایک مقام کے مناسب مستتر ہوتی ہے۔

فائدہ: تحول صیغة فاعل للمبالغة الی فعال او فعول او مفعال بکثرہ و الی فعیل او فعل بقلة فیعمل عمله بشر موطه

اسم مبالغه اسم فاعل کی طرح ان شرائط کے ساتھ عمل کرتے ہیں لیکن فعّال اور فعُول، مفعال کا عمل کثیر ہے اور فعِیل فعل کا عمل قلیل۔

ترکیب: مررت برجل ضارب ابنه جارية (مررت) فعل بفاعل (با) حرف

جار (رجل) موصوف

(ضارب) اسم فاعل معتمد بر موصوف یعمل عمل فعلہ (ابنہ) مرکب اضافی فاعل (جاریۃ) مفعول بہ۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت ہے۔ موصوف صفت مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور ملکر متعلق ہے مررت کے۔ مررت اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

قسم پنجم، اسم مفعول وہ اسم مشتق ہے جو دلالت کرے اس ذات پر جس پر فعل واقع ہو اس کے احکامات اسم فاعل کی طرح ہیں البتہ فرق اتنا ہے کہ یہ فاعل کے بجائے نائب فاعل کو رفع دیتا ہے۔

ترکیب : زید مضروب غلامہ الان اوغداً (زید) مبتداء (مضروب) اسم مفعول معتمد بر مبتداء یعمل عمل فعلہ المجہول (غلامہ) مرکب اضافی نائب فاعل (الان) معطوف علیہ (او) حرف عاطفہ (غدا) معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مفعول فیہ ہے مضروب کے لیے۔ مضروب اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر ہے مبتدا کی۔ مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

صفت مشبہ

قسم ششم، صفت مشبہ یہاں چند مباحث ہیں۔

(۱) صفت مشبہ کی تعریف (۲) اوزان (۳) عمل (۴) صفت مشبہ کی صورتیں اس عبارت میں۔

صفت مشبہ کی تعریف : صفت مشبہ وہ اسم ہے جو فعل لازم سے مشتق ہوتا کہ دلالت کرے اس ذات پر جس کے ساتھ یہ فعل بطور ثبوت اور دوام کے قائم جیسے حسن اس شخص کو کہا جاتا ہے جس میں حسن بطور دوام اور ثبوت کے قائم ہو یہی فرق ہے اسم فاعل اور صفت مشبہ میں اسم فاعل میں صفت عارضی اور صفت مشبہ میں صفت لازمی ہوا کرتی ہے۔

وجہ تسمیہ: مشبہ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ باب تفعیل سے جس کا معنی ہے تشبیہ دیا ہوا چونکہ اس کو

اسم فاعل کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ تثنیہ اور جمع اور تذکیر وتانیث کے صیغے آنے میں اسی وجہ سے اسکو صفت مشبہ کہا جاتا ہے۔

فائدہ صفت مشبہ کا وزن، صفت مشبہ کا صیغہ یہ اسم فاعل واسم مفعول کے صیغے کے مخالف ہوتا ہے۔ یعنی صفت مشبہ کا صیغہ اسم فاعل اور اسم مفعول کے وزن پر نہیں آتا یہ جمہور نحویوں کے مسلک پر ہے اور صاحب الفیہ فرماتے ہیں کہ یہ صحیح نہیں کیونکہ اسم فاعل کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ آتا ہے علی سبیل القلت جیسے **شاھد کا معنی شھید**۔

فائدہ صفت مشبہ کے اوزان بہت سارے ہیں جنکا تعلق سماع کے ساتھ ہے قیاس کو دخل نہیں لیکن کہ صفت مشبہ جو لون اور عیب والے معنے میں وہ ہمیشہ افعل کے وزن پر آتی ہے جیسے **ابیض، اسود اعور، اعمی** وغیرہ یہ تو قیاسی اوزان میں لہذا یہ قاعدہ کلیہ بنانا صحیح نہیں۔

صفت مشبہ کا عمل: صفت مشبہ مطلقا اپنے فعل والا عمل کرتی ہے جس کے عمل کے لیے پہلی شرط یہ ہے کہ پانچ چیزوں میں سے کسی ایک چیز پر معتمد ہو۔

دوسری شرط: صفت مشبہ مصغر کا صیغہ نہ ہو۔

تیسری شرط: موصوف بھی نہ ہو لیکن یہ شرائط اسم فاعل کی بحث میں بتا چکے ہیں فاعل اور شبہ مفعول میں عمل کرنے کے لئے ہیں ورنہ دیگر معمولات میں عمل کرنے کے لئے کوئی شرط نہیں ہے۔

یاد رکھیں صفت مشبہ الف لام پر معتمد نہیں ہوتی کیونکہ الف لام بمعنی الذی صفت مشبہ پر داخل نہیں ہوتا۔

نیز حال واستقبال کی شرط نہیں اس لئے کہ صفت مشبہ میں دوام واستمرار والا معنی ہوتا ہے

اور یہ بھی یاد رکھیں صفت مشبہ کا عمل اپنے فعل سے زائد ہے کیونکہ یہ اپنے معمول کو نصب بھی دیتا ہے شبہ مفعول بہ ہونے کی بنا پر لیکن اس کا فعل لازمی وہ اپنے مفعول بہ کو ہرگز نصب نہیں دیتا۔

قولہ اسم فاعل اور صفت مشبہ کے درمیان فرق ۔ (۱) صفت مشبہ لازم ہے اور اسم فاعل فعل لازمی اور متعدی دونوں سے۔

(۲) صفت مشبہ میں ثبوت ودوام اور اسم فاعل میں حدوث ہوتا ہے۔

(۳) صفت مشبہ کا فاعل فقط سببی ہے اور اسم فاعل کا سببی اور اجنبی دونوں ہوتے ہیں

(۴) صفت مشبہ کا معمول مقدم نہیں ہوسکتا اور اسم فاعل کا مقدم ہوسکتا ہے۔

صفت مشبه کی اٹھارہ صورتیں ھیں

وجہ حصر: ہے کہ صیغہ صفت لام کیساتھ ہوگا یا مجرد عن اللام ہوگا پھر ان دونوں کا معمول مضاف ہوگا یا لام کے ساتھ ہوگا یا دونوں سے خالی ہوگا تو یہ چھ صورتیں ہوگیں پھر مذکورہ چھ صورتوں میں سے ہر ایک صورت میں تین احتمال ہیں کہ اسکا معمول مرفوع ہوگا یا منصوب یا مجرور ہوگا تو تین سے چھ کو ضرب دی جائے تو مجموعی طور پر اٹھارہ صورتیں بنتی ہے۔

پہلی صورت: صفت مشبہ معرف باللام ہو اور اس کا معمول مضاف ہو اس سے تین صورتیں بنے۔

(۱) کہ معمول مرفوع ہو جیسے زید الحسن وجهه

(۲) معمول منصوب ہو جیسے الحسن وجهه

(۳) معمول مجرور ہو جیسے الحسن وجهه

دوسری صورت: صفت مشبہ معرف باللام ہو اور معمول بھی معرف باللام ہو تو اس کی بھی تین صورتیں بنے گی اعراب کی وجہ سے۔

(۱) مرفوع ہو جیسے الحسن الوجه

(۲) منصوب ہو جیسے الحسن لوجه

(۳) معمول مجرور ہو جیسے الحسن الوجه تین اور تین چھ ہوگی۔

تیسری صورت: صفت مشبه معرف باللام ہو اور معمول اضافت اور الف لام دونوں سے

خالی ہوتو اس کی بھی تین صورتیں بنے گی۔
(۱) معمول مرفوع ہو جیسے الحسن وجه
(۲) معمول منصوب ہو جیسے الحسن وجهاً
(۳) معمول مجرور ہو جیسے الحسن وجه
تو صیغہ صفت معرف باللام ہونے کی صورت میں یہ نو صورتیں بن گئیں۔
اور اسی طرح مجرد عن اللام ہونے کی صورت میں بھی یہی نو صورتیں بنے گی جس کی تفصیل کہ صیغہ صفت مجرد عن اللام اور معمول مضاف جس پر تینوں اعراب جائز
اور صیغہ صفت مجرد عن اللام اور معمول بھی، اس سے بھی تین صورتیں حاصل ہوئیں۔
اور صیغہ صفت مجرد عن اللام اور معمول معرف باللام تو معمول پر تینوں اعراب جائز ہونگے۔

اٹھارہ صورتیں کے احکام

ضابطہ جس صفت میں ایک ضمیر ہوگی وہ احسن اور جس میں دو ضمیریں ہوں گی وہ حسن اور جو خالی ہوگی وہ قبیح ہوگی،
اور جو صفت مجرد عن اللام مضاف ہو مضاف الی الضمیر کی طرف مختلف فیہ ہے۔
اور صفت معرف باللام مضاف ہو طرف مضاف الی الضمیر کے یا صفت معرف باللام مضاف ہو نکرہ کی طرف یہ دونوں ناجائز ہیں۔
تفصیل یہ ہے کہ صفت مشبہ کے مسائل اور صورتیں امتناع اور اختلاف اور قبح اور حسن اور احسن ہونے کے اعتبار سے پانچ قسم پر ہیں۔
جن میں سے دو صورتیں ممتنع ہیں۔
امتناع کی پہلی صورت: صیغہ صفت معرف باللام ہو اور وہ مضاف معمول مجرد عن اللام کی طرف جیسے الحسن وجهه اس کی ممتنع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس ترکیب میں معرفہ کی اضافت نکرہ کی طرف ہے جو اضافت معنویہ میں ممتنع تھی تو اس مشابہت کی وجہ سے نحویوں نے

اسے بھی ممتنع قرار دے دیا۔

امتناع کی دوسری صورت : صیغہ صفت معرف باللام مضاف ہو معمول کی طرف اور وہ معمول مضاف ہو ضمیر کی طرف جیسے الحسن وجهه اس کی ممتنع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس اضافت سے کوئی کچھ بھی تخفیف حاصل نہیں ہوتی۔ کیونکہ تخفیف یا تو تنوین کے حذف سے ہوتی ہے یا نون تثنیہ نون جمع کے حذف سے یا ضمیر موصوف کے فاعل صفت سے حذف ہونے سے۔ جیسے الحسن الوجه اصل میں تھا الحسن لہذا یہ اضافت ان تینوں مذکورہ وجوہ میں سے کسی کا فائدہ نہیں دیا تو اسی وجہ سے اسے بھی ایسے ممتنع قرار دے دیا۔

اور ان اٹھارہ صورتوں میں سے جو باقی بچی تھیں وہ سولہ تھیں ان سولہ صورتوں میں سے ایک صورت مختلف فیہ وہ یہ کہ صیغہ صفت معرف باللام نہ ہو اور اس معمول کی طرف مضاف ہو جو ضمیر موصوف کی طرف مضاف ہو جیسے حسن وجهه اسمیں اختلاف ہے بصریین اور امام سیبویہ قباحت کے ساتھ ضرورت شعری کے لئے جائز قرار دیتے ہیں۔

قبیح ہونے کی وجہ یہ بتائی ہے کہ اضافت لفظیہ تخفیف کے لئے ہوتی ہے لہذا چاہیے تھا اعلی درجے کی تخفیف ہوتی یعنی مضاف سے تنوین اور مضاف الیہ سے ضمیر حذف ہوتی لیکن چونکہ یہاں ادنی درجے کی تخفیف ہے وہ یہ تھی کہ فقط مضاف سے تنوین حذف ہوئی تھی۔ اور مضاف الیہ سے ضمیر حذف نہیں ہوئی تھی تو اسی وجہ سے اعلی درجے کی تخفیف ممکن ہوتے ہوئے ادنی درجے کی تخفیف پر اکتفا کرنا بھی قبیح ہوا کرتا ہے اور کوفیین کے نزدیک بغیر قباحت کے جائز ہے۔ انکی دلیل یہ ہے کہ جواز کیلئے فی الجملہ کسی نہ کسی قدر تخفیف ہونی چاہیے اور وہ یہاں تخفیف حذف تنوین سے حاصل ہے۔

اٹھارہ میں سے تین کے نکل جانے کے بعد بقایا پندرہ صورتیں رہتی ہیں ان میں سے وہ صورتیں جن کے اندر ایک ضمیر موجود ہے خواہ وہ صفت کے اندر ہو یا معمول کے اندر وہ احسن ہے اور ایسی صورتیں نو ہیں احسن اس لئے کہا جاتا ہے کہ موصوف کے ساتھ ربط دینے کے لئے ان میں ایک

ضمیر موجود ہے اور ایک ضمیر کا ہونا ربط کیلئے کافی ہوا کرتا ہے۔
اور جن میں دو ضمیریں ہوں وہ دو صورتیں بنتی ہیں۔ وہ حسن ہیں انکے احسن ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان میں ضمیر موصوف کے ساتھ ربط دینے کے لئے موجود ہے۔
اور غیر احسن اس لئے ہے کہ اس میں ضرورت تو ایک ضمیر کی تھی ربط کے لئے اور اس میں دو ضمیریں موجود ہیں۔
اور نو اور دو گیارہ بقایا چار صورتیں ہیں جو کہ قبیح کی ہیں یعنی وہ صورتیں جن کے اندر ضمیر موجود نہیں وہ قبیح ہیں اور وہ چار بنتی ہیں وہ قبیح اس لئے ہیں کہ صفت کو موصوف کے ساتھ ربط دینے کے لئے ضمیر کی ضرورت ہوتی ہے ان میں موجود نہیں ہے۔

﴿ اسم تفضیل ﴾

ہفتم اسم تفضیل

اسم تفضیل وہ اسم ہے جو مشتق ہو مصدر سے جو یہ بتائے کہ معنی مصدر یہ اس میں دوسرے اشخاص کی نسبت زیادتی کے ساتھ پایا جاتا ہے محمد افضل الانبیاء اس جملہ میں آپ ﷺ کی فضیلت تمام انبیاء کے عتبار سے ہے بخلاف اسم مبالغہ کے اس میں فضیلت کا بیان اپنی ذات کی اعتبار سے ہوتا ہے جس میں دوسرے اشخاص کا لحاظ نہیں ہوتا۔ جیسے: زید ضراب زید بہت مارنے والا ہے۔

اسم تفضیل کا عمل

اسم تفضیل کا عمل دو قسم پر ہے۔ (۱) عمل نصب (۲) عمل رفع پھر نصب والا عمل دو قسم پر ہے (۱) بنا بر مفعولیت (۲) بنا بر حال یا ظرف یا تمیز۔

پہلا عمل نصب: یہ عامل ضعیف ہے اس لیے اس میں مصدر کا معنی بعینہ باقی نہیں رہا بلکہ اس میں زیادتی کا معنی پیدا ہو چکا ہے۔ اس لیے یہ تمام معمولات میں عمل نہیں کرتا۔ صرف ان معمولات میں عمل کرتا ہے (۱) تمیز (۲) حال (۳) ظرف مفعول فیہ (۴) فاعل مستتر میں مطلقاً عمل کرتا ہے زید احسن منك الیوم راکبا اس مثال میں الیوم ظرف ہے اور راکبا حال ہے

اور انا اکثر منک مالاواعز نفرا میں تجھ سے آز روئے مال کے زیادہ ہوں اوراز روئے نفر کے زیادہ غلبہ والا ہوں تو اس میں مالاً اور نفراً تمیز ہے۔

حال اور ظرف دونوں معمول ضعیف ہیں لہذا ان میں عمل کرنے کے لئے عامل کی فعل کے ساتھ تھوڑی سی مشابہت بھی کافی ہے۔اور اسم تفضیل کی فعل کے ساتھ اس حیثیت سے کہ وہ معنی حدثی پر دلالت کرتا ہے مشابہت موجود ہے اور تمیز بھی معمول اتنا ضعیف ہے کہ اس میں اسم تام جو معنی فعل سے خالی ہے۔عمل کررہا ہے جیسے عندی رطل زیتا تو اس میں اسم تفضیل جس کی کسی درجہ مشابہت موجود یہ تو بطریق اولیٰ عمل کرے گی۔

لیکن اسم تفضیل مفعول بہ میں تو بالکل عمل کرتا ہی نہیں خواہ مفعول بہ مظہر ہو یا مضمر کیونکہ اسم تفضیل کا مفعول مفضل علیہ کے سوا اور کوئی نہیں ہوسکتا اور مفضل علیہ جب مذکور ہو تو مجرور ہی ہوگا۔۔

اور مفعول مطلق، لہ معہ میں بھی عمل نہیں کرتا۔

دوسرا عمل: رفع یہ بنا بر فاعلیت ہوتا ہے جس کی تین صورتیں ہیں (۱) ضمیر مستتر میں عمل کرنا۔ (۲) ضمیر بارز میں عمل کرنا۔ (۳) اسم ظاہر میں عمل کرنا، ضمیر مستتر میں بغیر کسی شرط کے عمل کرتی ہے اسلئے ضمیر مستتر یہ بھی معمول ضعیف ہے

اور ضمیر بارز اور اسم ظاہر میں بغیر شرط کے عمل نہیں کرتی کیونکہ یہ دونوں معمول قوی ہیں۔مگر ایک مقام میں جس کے لیے تین شرائط ہیں۔

پہلی شرط: اسم تفضیل باعتبار لفظ کے ایک شیٔ کی صفت ہو اور باعتبار معنی کے اس شیٔ کے متعلق کی صفت ہو اور وہ متعلق اس شیٔ اور دوسری شیٔ میں مشترک ہو۔

دوسری شرط: وہ متعلق شیٔ ایسی ہو جو اس شیٔ کے اعتبار سے مفضل ہو اور دوسری شیٔ کے اعتبار سے مفضل علیہ ہو یعنی مفضل بھی اور مفضل علیہ بھی لیکن دو اعتبار سے۔

تیسری شرط: اسم تفضیل سے قبل نفی یا نہی یا استفہام انکاری۔

یاد رکھیں کہ متعلق شیٔ کا اسی شیٔ کے اعتبار سے مفضل ہونا اور دوسری شیٔ کے اعتبار سے مفضل علیہ

ہونا یہ نفی کے داخل ہونے سے پہلے ہے جب کہ نفی کے داخل ہونے کے بعد معنی برعکس ہو جائیں گے جیسے ما رایت رجلا احسن فی عینه الکحل منه فی عین زید اس مثال میں پہلے اثبات کے لحاظ سے معنیٰ کرنا چاہیے تا کہ کلام کے معنی ظاہر اور واضح ہو جائیں پھر نفی والا معنی کیا جائے۔

اب اس مثال سمجھیں کہ اسمیں احسن اسم تفضیل ہے باعتبار لفظ کے ایک شئ یعنی رجلا کی صفت ہے اور باعتبار معنی کے متعلق رجل یعنی کحل کی صفت ہے اور یہ کحل رجل اور زید کی آنکھ میں مشترک ہے اور یہ کحل باعتبار عین رجل مفضل ہے اور باعتبار عین زید مفضل علیہ ہے اور اس وقت معنی یہ ہوں گے میں نے ایک رجل کو دیکھا جس کی آنکھ میں سرمہ زید کی آنکھ سے زیادہ اچھا تھا۔ اس میں نفی کے سوا باقی سب شرطیں ظاہر ہو گئی ہیں لیکن جب اس پر نفی داخل ہوئی تو اب اسم تفضیل منفی ہو جائیگا تینوں شرطیں پائی جائینگی اور نفی کے بعد کحل باعتبار عین رجل مفضل علیہ اور باعتبار عین زید مفضل ہے اور نفی کے بعد مقصود زید کی آنکھ کے سرمہ کی تعریف ہے۔ اس مثال میں ما نافیہ ہے رجلا مفعول بہ ہے۔ رائیت کا۔ احسن اسم تفضیل ہے جو الکحل میں عمل کر رہا ہے اور الکحل اسم ظاہر ہے جو احسن کا فاعل ہے۔

علت: اس صورت میں اسم تفضیل فاعل اسم ظاہر میں عمل اسلیے کرتا ہے

اس صورت میں اسم تفضیل بمعنی فعل حسن کے ہو چکا ہے۔ قاعدہ ہے کہ جب بھی اسم تفضیل تحت النفی واقع ہو تو بمعنی فعل ہوا کرتا ہے

کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ جب مقید بالقید پر نفی داخل ہو تو قید کی نفی ہوتی ہے لہذا جب اسم تفضیل پر نفی داخل ہو جاتی تو صفت تفضیل کی نفی ہو جاتی ہے اصل فعل باقی رہ جاتا ہے تو احسن بمعنی حسن فعل کے ہو کر اپنے فاعل ظاہر میں عمل کر رہا ہے۔

ما من ایام احب الی الله فیها الصوم منه فی عشرة ذی الحجة

فائدہ: اسم تفضیل ہمیشہ افعل کے وزن پر آتی ہے۔ خیر، شر، حب بھی اصل میں اخیر اور اشر اور

احب تھاہمزہ فقط ان کلمات میں حذف کیا جاتا ہے اور فُعلٰی کا وزن مونث کے لئے شرط ہے۔ ورنہ افعل کا صیغہ اسم تفضیل نہیں ہوگا جیسے ابیض، بیضی۔ احمر حمری انکا معنی صرف سپید اور سرخ ہوگا۔ بہت سفید کا معنی نہیں ہوگا۔

فائدہ: یہ اسم تفصیل بھی انھیں ابواب سے آئی ہے، جن سے تعجب آتا ہے اگر ایسے ابواب سے اسم تفضیل والا معنی حاصل کرنا ہو جس سے اسم تفضیل نہیں آتی اس کا طریقہ بھی وہی ہے جو فعل تعجب کا تھا۔ اگر زائد علی الثلاث یعنی ثلاثی مزید یا رباعی مجرد ہو یا رباعی مزید ہو یا ثلاثی مجرد کے وہ ابواب جن کے اندر لون عیب والا معنی ہو، یعنی اگر اسم تفضیل والا معنی ایسے ابواب سے لینا چاہتے ہو جن سے اسم تفضیل نہیں تو اسکا طریقہ یہ ہے کہ اولا تو ثلاثی مجرد سے افعل کا وزن بنایا جائے اپنے مقصود کے مطابق خواہ شدت کثرت یا حسن والا معنی ہو مثلا اشد کا لفظ، اقوی کا لفظ احسن کا لفظ پھر ثانیا اسی باب کا مصدر کو بطور تمیز کے اس کے بعد لایا جائے جو کہ منصوب ہوگا تو اس سے اسم تفضیل والا معنی حاصل ہو جائے گا جیسے اشد استخراجاً، اقوی حمرةً، اقبح عرجا۔

فائدہ: اسم تفضیل کی استعمال تین طریقوں سے ہوتی ہے

(۱) اسم تفضیل کے استعمال من کے ساتھ مستعمل ہو جیسے زید افضل من عمیر۔

(۲) اسم تفضیل اضافت کے ساتھ مستعمل ہو جیسے زید افضل القوم۔ اسم تفضیل الف لام عہد خارجی کے ساتھ مستعمل ہو جیسے زید الافضل

(۳)۔ اسم تفضیل الف لام عہد خارجی کے ساتھ مستعمل ہو جیسے زید الافضل اسم تفضیل کے تین حکم ہیں۔

پہلا حکم: اسم تفضیل کو اس کے موصوف کے مطابق لانا واجب ہے۔ جس کی صورت یہ ہے کہ اسم تفضیل الف لام کے ساتھ مستعمل ہو۔

دوسرا حکم: عدم مطابقت واجب ہے۔ یعنی اسم تفضیل کو مفرد مذکر رکھنا واجب ہے جس کی

دوصورتیں ہیں۔

پہلی صورت اسم تفضیل من کے ساتھ مستعمل ہو۔

دوسری صورت اسم تفضیل نکرہ کی طرف مضاف ہو۔

تیسرا حکم : دونوں وجہیں جائز ہیں یعنی مطابقت بھی اور عدم مطابقت بھی جس کی صورت یہ ہے کہ اسم تفضیل معرفہ کی طرف مضاف ہو۔ بشرطیکہ تفضیل کا معنی باقی ہو۔

فائدہ: کبھی اسم تفضیل معنی تفضیلی سے خالی ہوتی ہے۔ جیسے: **ربکم اعلم بکم۔**

اکثرمن القوم اکبرھم وا صغر ھم ای صغیر ھم و کبیر ھم۔

ترکیب : انا اکثر منک مالاً واعز نفراً

انا ضمیر مرفوع مرفوع محلا مبتدا۔ اکثر صیغہ صفت درو ضمیر مستتر معبر بھو مرفوع محلا فاعل۔ من حرف جار۔ ك ضمیر مجرور مجرور محلا جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق اکثر کا۔ اکثر صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر ممیز۔ مالاً منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز ممیز تمیز مل کر معطوف علیہ واو عاطفہ اعز صیغہ اسم تفضیل درو ضمیر مستتر معبر بھو مرفوع محلا ممیز۔ نفراً منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز ممیز تمیز مل کر معطوف ۔ معطوف معطوف علیہ مل کر خبر مبتداء کی۔ مبتداء اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

مصدر

ہشتم مصدر

مصدر کی تعریف : مصدر وہ اسم ہے جو دلالت کرے فقط حدث پر، حدث کا معنی ہوتا ہے قائم بالغیر ہونا تو تعریف یہ ہوگی کہ مصدر وہ اسم ہے جو دلالت کرے حدث پر یعنی ایسے معنی پر جو قائم بالغیر ہوں۔ فارسی میں دن یا تن اور اردو میں نا آتا ہے۔

اور اس سے افعال مشتق ہوں جس طرح افعال مشتق ہوتے ہیں اسی طرح مصدر سے فعل کے متعلقات مشتق ہوں گے کیوں کہ جب افعال کے لیے مصدر اصل ہوا تو انکے فعل کے متعلقات

کے لیے بھی مصدر اصل ہوا جیسے ضرباً سے ضرب یضرب ، ضارب ۔

مصدر کا عمل :۔ مصدر اپنے فعل والا عمل کرتا ہے یعنی اگر مصدر لازمی ہو تو فقط فاعل کو رفع دیگا جیسے اعجبنی قیام زید تو قیام مصدر لازمی ہے اس نے فقط فاعل زید کو رفع دیا ہے اور اگر مصدر متعدی ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دیگا جیسے اعجبنی ضرب زید عمراً

مصدر کے عمل کے لئے شرائط ۔ چھ شرطیں ہیں۔

(۱) مفرد ہو۔

(۲) مفعول مطلق نہ ہو۔

(۳) ضمیر نہ ہو یعنی ایسی ضمیر نہ ہو جو راجع ہو مصدر کی طرف۔

(۴) مصغر نہ ہو۔

(۵) تائے وحدت بھی نہ ہو۔

(۶) معمول کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔ اسکے عمل کے لیے زمانے کی شرط نہیں۔

ضابطہ کہ مصدر چونکہ عامل ضعیف ہے اس لیے اس کا مفعول اس پر مقدم نہیں ہو سکتا لہٰذا اعجبنی ضرب زید عمرا کو اعجبنی عمرا ضرب زید پڑھنا ناجائز نہیں

ضابطہ کہ مصدر کی اضافت فاعل اور مفعول دونوں کی طرف جائز ہے جب اضافت فاعل کی طرف ہو تو لفظاً مجرور مرفوع معناً ہو گا۔ جیسے کرھت ضرب زید عمرا تو یہاں زید فاعل ہے مصدر کا اور معناً مرفوع فاعل ہے اور عمرا لفظاً منصوب مفعول بہ ہے۔ اور مفعول کی طرف اضافت ہو تو مفعول مجرور لفظاً منصوب معنیً مفعول ہو گا اور اسکے بعد فاعل مرفوع ہو گا جیسے کرھت ضرب عمرا زید.

اور مصدر معرف باللام بھی کبھی کبھی عمل کرتا ہے۔

ضابطہ مصدر دو مقام میں عمل کرتا ہے۔

پہلا مقام : کہ مصدر لفظ فعل سے بدل واقع ہو۔ جیسے ضرباً زیدً۔

دوسرا مقام : اس مصدر کی جگہ فعل ان کے ساتھ یا فعل ما کے ساتھ آنا درست ہو۔جیسے لولا دفع الله الناس کی جگہ لولا ان یدفع۔صاحب تسھیل نے ان اورما ان دوحرفوں کے ساتھ ان مخففہ کو بھی ذکر کیا ہے۔

مصدر اور فعل میں چند فرق

(۱)فعل کا فاعل حذف نہیں ہوسکتا اور مصدر کا فاعل حذف ہو جاتا ہے۔

(۲)فعل میں فاعل کی ضمیر مستتر ہو جاتی ہے اور مصدر میں ضمیر مستتر نہیں ہوسکتی۔

(۳)فعل مجہول نائب فاعل کو رفع دیتا ہے لیکن مصدر نائب فاعل کو رفع دینے میں عاجز ہے یعنی نائب فاعل کو رفع نہیں دیتا۔

فائدہ مصدر کے شروع میں میم کو لایا جائے تو مصدر میمی بن جاتا ہے۔مصدر میمی کو اسم مصدر کہا جاتا ہے۔لیکن یہ بھی عمل کرتا ہے مصدر کی طرح کیونکہ یہ حقیقت میں مصدر ہے اس کو اسم مصدر کہنا مجازاً ہے۔

اسم مصدر کی تعریف -: اسم مصدر وہ ہے جو لفظ مصدر پر دلالت کرے اور فعل کے تمام حروف اس میں موجود نہ ہو یعنی معنی مصدری ہو لیکن مشتق منہ نہ بن سکے خواہ وہ حقیقتاً ہو یا تقدیراً ہو۔حقیقتاً کی مثال۔ اعطی یعطی اعطاءً۔

تقدیری کی مثال جیسے قاتل قتالاً اب قتالاً میں ایک حرف نہیں ہے لیکن وہ مقدر ہے جو قیتالاً ہے۔اسم مصدر کا عمل قلیل ہے اور علم مصدر بالکل عمل نہیں کرتا ہے۔

ترکیب **﴿اعجبنی ضرب زید عمراً﴾**

(اعجب) فعل ماضی معلوم (نون) وقایہ (یا) ضمیر متکلم منصوب محلاً مفعول بہ مقدم (ضرب) مصدر متعدی مضاف (زید) مجرور لفظاً مضاف الیہ فاعل (عمراً) منصوب لفظاً مفعول بہ۔مصدر اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر فاعل ہوا اعجب کا۔اعجب فعل اپنے فاعل مؤخر اور مفعول مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

اسم مضاف

نهم اسم مضاف مضاف اضافت سے ہے۔ جس کا معنی ہے نسبت کرنا اور مضاف کل اسم نسب الی اسم بواسطة حرف الجر تقدیراً کہ مضاف ہر وہ اسم ہے جو منسوب ہو کسی دوسرے اسم کی طرف بواسطہ حرف جر تقدیری کے۔ جیسے: غلام زید اصل میں غلام لزید تھا۔

ابو حیان اندلسی اور ابن درستویہ حرف جر تقدیری کے قائل نہیں۔ باقی سب قائل ہیں۔

و دوسرا اختلاف کہ مضاف الیہ کا عامل کون ہے۔ زجاج کے نزدیک وہی حرف جار مقدر عامل ہے۔ اور جمہور مضاف کو عامل قرار دیتے ہیں۔

فائدہ: اضافت کی دو قسمیں ہیں (۱) لفظیہ (۲) معنویہ۔

اضافت لفظیہ کی تعریف:۔ کہ صیغہ صفت کا اپنے معمول کی طرف مضاف ہو یعنی اضافت لفظی وہ ہے جس میں دو امر جمع ہوں ایک امر مضاف کی جانب میں کہ مضاف صیغہ صفت کا ہو اور دوسرا امر مضاف الیہ کی جانب میں کہ وہ مضاف الیہ معمول ہو صیغہ صفت کے لیے۔ صیغہ صفت سے مراد تین چیزیں ہیں (۱) اسم فاعل (۲) اسم مفعول (۳) صفت مشبہ بشرط یہ کہ زمانہ ماضی نہ ہو۔ ورنہ اضافت معنوی ہوگی اس لیے اسم فاعل اسم مفعول بمعنی ماضی عمل نہیں کرتے اور معمول سے مراد فاعل اور مفعول ہے۔

اور اضافت لفظیہ کا فائدہ فقط تخفیف ہے،

اضافت معنویہ کی تعریف: اضافت معنویہ وہ ہے جس میں غیر صیغہ صفت کا مضاف ہو اپنے معمول کی طرف۔ جسکی تین صورتیں ہیں۔

(۱) مضاف صیغہ صفت کا نہ ہو۔ جیسے غلام زید۔

(۲) مضاف صیغہ صفت کا ہو لیکن اپنے معمول کی طرف مضاف نہ جیسے کریم البلد۔

(۳) مضاف صیغہ صفت کا ہو اور اپنے معمول کی طرف مضاف ہو لیکن زمانہ ماضی ہو۔ جیسے رب العالمین۔

لہذا مصدر اور اسم تفضیل کی اضافت معنوی ہے۔ اس لیے کہ یہ دونوں اضافت سے معرفہ ہو جاتے ہیں۔

فائدہ مصدر جمہور کے نزدیک صیغہ صفت سے خارج ہے لہذا اس کی اضافت اضافت معنویہ ہوگی۔اور اسم تفضیل بھی جمہور کے نزدیک صیغہ صفت سے خارج ہے۔

فائدہ: اضافت معنویہ تین قسم پر ہے(۱) لامی (۲) منی (۳) فوی۔

(۱) **اضافت لامیہ**: یہ اس وقت جب کہ مضاف الیہ نہ تو مضاف کی جنس سے ہو اور نہ مضاف کیلئے ظرف ہو جیسے غلام زید اس میں لام حرف جر مقدر ہوتا ہے اصل میں غلام لزید۔

(۲) **اضافت بیانیہ**: کہ مضاف الیہ مضاف کی جنس ہو، یعنی جس پر مضاف صادق آئے اس پر مضاف بھی صادق آئے جیسے خاتم فضة یہاں پر من بیانیہ مقدر ہوتی ہے اصل میں خاتم من فضة تھا۔اس کو اضافت بیانیہ بھی کہتے ہیں

(۳) **اضافت فویہ**: اضافت اس وقت ہوگی۔جبکہ مضاف الیہ ظرف ہو عام ازیں کہ ظرف زمان ہو یا ظرف مکان جیسے صلواۃ اللیل یہاں پر فی حرف جر مقدر ہوا کرتا ہے۔ اسکو اضافت ظرفیہ بھی کہتے ہیں

ضابطہ: ان یکون المضاف متوغلا فی الابھام کغیر و مثل اذا ارید بھما مطلق المماثلة و المغایرة، اگر مضاف میں شدید ابہام ہو جیسے جیسے لفظ غیر، مثل، لفظ، شبہ۔ جہات ستہ اور ان کے مشابہ باوجود مضاف الی المعرفہ ہونے کے نکرہ ہوں گے اسے فقط تخصیص کا فائدہ ہوگا، لیکن اضافت معنویہ ہی کہیں گے اسی وجہ سے نکرہ کی صفت بنتے ہیں جیسے: مررت برجل مثلک او غیرک۔ہاں البتہ جب ان کا مضاف الیہ ایسا اسم ہو کہ جس کی فقط ایک ضد ہو جو مضاف الیہ کی غیریت کے ساتھ معلوم ہو جائے۔تو ایسی صورت میں لفظ مثل اور غیر اضافت کی وجہ سے معرفہ بن جائیں گے جیسے علیك بالحرکت غیر السکون اور اسی طرح جب مضاف الیہ کے لئے ایسی مثل ہو جو اشیاء میں کسی شئ کے اندر مضاف الیہ کی مماثلت اور مشابہت میں مشہور ہو جیسے علم اور

شجاعت تو یہ اضافت معنویہ بھی تعریف کا فائدہ دے گی۔ مثلاً امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف انکی مماثلت صفت علم کے اندر مشہور ہے اور حضرت علیؓ اور حضرت خالد بن ولید ان کی مماثلت صفت شجاعت میں مشہور ہے اگر امام ابوحنیفہ کو کہا جائے جاء مثلك اور لفظ مثل سے مراد وہ شخص لیا جائے جو امام صاحب کے ساتھ صفت علم کے اندر مماثل اور مشابہ ہے تو یہ معرفہ ہوگا۔

ضابطہ: کوئی اسم اپنے مرادف کی طرف مضاف نہیں ہوتا لہذا الیث اسد کہنا غلط ہے اور نہ موصوف صفت کی طرف مضاف ہوتا ہے اور نہ صفت موصوف کی طرف مضاف ہوتا ہے لہذا رجل فاضل اور فاضل رجل کہنا غلط سے ہوگا۔

اور اگر کوئی مثال اس قاعدہ کے خلاف ہے تو اس کی تاویل کی جائے گی مثال جاء نی سعید کرز، جاء نی مسمی هذا الاسم یعنی اول سے مرد مسمی اور ثانی سے اسم مسجد الجامع۔ مسجد المکان الجامع، صلوة الاولی ای صلوة الساعة الاولی ۔ جرد قطیفة ای شئی جزء من جنس القطیفة۔

فائدہ: کلا، کلتا کی اضافت کے تین شرطیں ہیں

(۱) اضافت الی المعرفہ ہو لہذا کلا رجلین کہنا غلط ہے (۲) تثنیہ حقیقی کی طرف۔ جیسے: کلتا الجنتین (۳) کلمہ واحد ہو لہذا یہ کہنا غلط ہے۔ کلا زید وعمر کہنا غلط ہے۔

فائدہ: حسب کے لئے دو معنی ہیں۔

اول بمعنی (کاف) اس صورت میں تین ترکیبیں ہوسکتی ہیں (۱) نکرہ کی صفت بنے۔ جیسے: مررت برجل حسبك من رجل ای کاف لك من غیرہ ۔

(۲) معرفہ کے لئے حال بنے۔ جیسے: هذا عبد الله حسبك من رجل ۔

(۳) مبتداء وغیرہ۔ جیسے: حسبهم جهنم ، فان حسبك الله درهم ۔

دوم بمعنی (لاغیر) اس صورت میں مبنی علم الضم ہوگا اگر مقطوع عن الاضافۃ ہو ترکیب میں صفت بنے گا۔ جیسے: رایت رجلا حسب یا حال بنے۔ جیسے: رایت زیدا حسب۔

والتفصیل فی المطولات۔

فائدہ : لفظ (کل) اگر نکرہ کی طرف مضاف ہوتو مضاف الیہ کے معنی کا اعتبار کرنا واجب ہے۔
جیسے: **کل رجل اتوك و کل امراۃ اتتك۔**
اگر معرفہ کی طرف ہوتو لفظ کل کا اعتبار کرنا بھی جائز ہے اور یہی کثیر الاستعمال ہے۔ جیسے: **کل ھم یقوم و کلھم یقومون۔**
اگر مقطوع عن الاضافۃ ہوتو بھی دونوں جائز ہیں۔ جیسے: **قل کل یعمل علی شاکلتہ، و کل کانو ظلمین** مضاف کی بحث بہت طویل ہے لیکن عمدہ بھی ہے۔

ترکیب : **رائیت اصدقائی مستبشرین۔** رایت فعل با فاعل اصدقا منصوب بالفتحہ تقدیرا مضاف۔ ی ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر ذوالحال۔ مستبشرین صیغہ اسم فاعل اسمیں ضمیر مستتر فاعل۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر حال۔ حال ذوالحال مل کر یہ مفعول بہ رایت فعل کے لیے جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿التمرین﴾

ان امثلہ میں اسمائے عاملہ اوران کے عمل کو پہچانیں نیز ترجمہ اور ترکیب کریں

انی جاعل فی الارض خلیفۃ، اشرف الحدیث ذکر اللہ، کلیھم باسط ذراعیہ، ان ھو لاء متبر ما ھم و باطل ما کانوا یعلمون، اشرف الموت قتل الشھداء، خیر العلم ما نفع، خیر الاغنیاء منفق ما لہ فی سبیل اللہ، جاء نی عمرو معطیا غلامہ درھما، ان ربی السمیع الدعاء، ان اللہ غنی حمید ، ان ربکم لروف رحیم، زید حسن اخوہٗ عمرو عالمۃ ابنتہٗ، زید احسن من عمرو، نحن نقص علیك احسن القصص ،احسن الھدی ھدی محمد ، ھذا المسجد ارفع و اطول من ذالك واکثرھم کافرون، ھذا العام اقل، لخلق السموت و الارض اکبر من خلق الناس، ھو اھدی منہ، من اصدق من اللہ حدثیا، ھو اعلم بکم ،ذالکم اطھر لقلوبکم، ایذائك امك معصیۃ کبیرۃ ، زید جائع بطنہ و عمرو عار بدنہ من الثوب، ابوك مغطی راسہ، عمر مطھر ثوبہ۔

اسم تام

قسم دہم اسم تام اسم تام وہ ہے جس کی موجودہ حالت پر اضافت ناممکن ہو۔

اور اسم پانچ چیزوں کے ساتھ تام ہوتا ہے۔

(۱) تنوین ظاہر کے ساتھ۔ جیسے: **مافی السماء قد راحة سحابا۔**

(۲) تنوین مقدر کے ساتھ۔ جیسے: **عندی احد عشر رجلا ۔**

(۳) نون تثنیہ کے ساتھ۔ جیسے: **عندقفیزان براً ۔**

(۴) نون جمع کے ساتھ۔ جیسے: **هل ببنئکم با الاخسرین اعمالا ۔**

(۵) اضافت کے ساتھ۔ جیسے: **ملؤہ عسلا**

اسم تام کا عمل: یہ ہے کہ تمیز کو نصب دیتا ہے۔ کیونکہ اس کی مشابہت ہے فعل کے ساتھ جس طرح فعل فاعل سے تمام ہو کر مفعول کو نصب دیتا ہے اسی طرح یہ اسم بھی ان اشیاء کے ساتھ تمام ہو کر شبہ مفعول یعنی تمیز کو نصب دیتا ہے۔

اسمائے عدد

فائدہ عدد لغۃً بمعنی معدود ہے جیسے قبض بمعنی مقبوض۔ اسماء عدد پر دو طرح کی بحث ہوتی ہے پہلی بحث تذکیر و تانیث کی ہوتی ہے دوسری بحث ان کی تمیز کی ہوتی ہے۔

پہلی بحث کہ اسمائے عدد تین قسم پر ہیں۔

پہلی بحث

پہلی قسم : مذکر کے لیے مذکر اور مؤنث کے لیے مؤنث اور یہ دو لفظ ہیں واحد اور اثنان۔

واحد مذکر کے لیے واحدۃ مؤنث کے لیے جیسے **اله واحد۔ نفس واحدۃ۔**

فائدہ اسی طرح وہ اسمائے عدد جو فاعل کے وزن پر آتے ہیں۔ ان کا بھی یہی حکم ہے جیسے **ثالث ثالثة رابع رابعة۔**

دوسری قسم : مذکر کے ساتھ مؤنث اور مؤنث کے ساتھ مذکر **علی الدوام** اور یہ سات کلمے

ہیں ثلثة سے عشرة تک خواہ مرکب ہوں یا غیر مرکب جیسے ایتك الا تكلم الناس ثلثة ایام اور ایتك الا تكلم الناس ثلث لیال سخرها علیهم سبع لیال وثمانیة ایام۔اس مثال میں دونوں اکٹھے ہیں۔

تیسری قسم : جو لفظ عشر ہے جس کا حکم یہ ہے اگر یہ مرکب ہو تو قیاس کے مطابق یعنی مذکر کے ساتھ مذکر اور مؤنث کے لیے مؤنث جیسے احد عشر کوکباً اور فانفجرت منه اثنتا عشرة عیناً اور اگر غیر مرکب ہو تو پھر ثلثة کی طرح خلاف القیاس۔

﴿اسمائے عدد کی تمیز﴾

اسمائے عدد باعتبار تمیز کے تین قسم پر ہے۔

(۱) **عدد ادنی** :یہ ثلاثہ سے عشر تک اس کی تمیز جمع مجرور خلاف قیاس آتی ہے یعنی مذکر کے لے تاء کے ساتھ۔جیسے: ثلاثۃ رجال اور مونث کے لئے بغیر تاء۔جیسے: ثلاث نسوۃ ۔

سخرها علیهم سبع لیال و ثمانیة ایام ۔

(۲) **عدد اوسط** :احد عشر سے تسع و تسعون تک ہے اس کی تمیز مفرد منصوب۔جیسے: رایت احد عشر کوکباً، وٰعدنا موسی ثلثین لیلة و اتممنٰها بعشر فتمّ میقات ربه اربعین لیلة۔

یاد رکھیں و قطعنا هم اثنتی عشرة اسباطا یہ اسباط بدل ہے اثنتا عشرة کا اور تمیز محذوف ہے ای اثنتا عشرة فرقة۔ کیونکہ اگر اسباطا تمیز ہوتی تو اسم عدد مذکر ہوتا۔

(۳) **عدد اعلی**: مائته اور الف اور انکے تثنیہ اور جمع کی تمیز مفرد مجرور آتی ہے۔جیسے: ثلث مائة سنین

فائدہ : اثنان سے عشرة تک ان سے اسم فاعل بنانا درست ہے جیسا کہ فعل سے بنایا جاتا ہے جیسے ثانی، ثالث، رابع، عاشر۔لیکن مذکر کے لئے مذکر اور مونث کے لئے مونث یعنی قیاس کے مطابق البتہ لفظ واحد اور واحدۃ یہ واضع کی وضع سے ہے۔

ترکیب : رائیت احد عشر کوکباً

رایـــت فعل بفاعل۔احد عشر عدد مبھم ممیز کو کہا منصوب بالفتحہ لفظاً تمیز۔ممیز اپنے تمیز سے مل کر مفعول بہ رایت فعل کا۔رایت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

ترکیب : **غرصت ثلاث شجرات**

غرصت فعل بفاعل (ثلاث) منصوب ممیز۔شجرات مجرور لفظاً تمیز۔ممیز تمیز مل کر مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

﴿ اسمائے کنایہ ﴾

قولہ **یاز دھم اسمائے کنایہ** ۔اسماء جو کنایہ ہیں عدد سے وہ عامل ہیں اور جو قول سے ہیں وہ عامل نہیں۔

(۱) کم (۲) کذا (۳) کأین

﴿ بحث کَم ﴾

کم دو قسم پر ہے،استفہامیہ بمعنی ای عدد۔اور کم خبریہ بمعنی عدد کثیر انشاء تکثیر اور یہ دونوں تمیز کے مقتضی ہیں

کم استفھامیہ کا عمل: کم استفہامیہ تمیز مفرد کو نصب دیتا ہے جیسے: کم رجلا عندك اور اگر حرف جر داخل ہو جائے تو مجرور بھی ہو جاتا ہے جیسے: بکم درھم اشتریت ۔لیکن نصب فصیح ہے

اور کم خبریہ کی تمیز کم کی اضافت کی وجہ سے مفرد مجرور ہوتی جیسے کم مال انفقته اور کبھی جمع مجرور آتی ہے جیسے کم رجال لقیته۔

علت کم استفھامیہ کو عدد اوسط کا درجہ دیا گیا کہ عدد اوسط کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے تو یہ اسی طرح کم استفھامیہ کی تمیز کو مفرد منصوب بنا دیا اور کم خبریہ باقی تھا اسماء عدد کے دو مرتبہ تھے اس لئے دونوں کا لحاظ رکھا اس کے تمیز میں جس طرح عدد اقل کی تمیز جمع مجرور آتی ہے تو کم خبریہ کی تمیز بھی کبھی جمع مجرور ہوتا ہے اور جس طرح عدد اعلیٰ کی تمیز مفرد مجرور آتی ہے تو اسکی تمیز بھی کبھی

مفرد مجرور آتی ہے۔

امور خمسہ میں اشتراک

(۱) دونوں کنایہ ہے عدد مجہول سے جنس اور مقدار۔

(۲) اسمیت میں۔

(۳) مبنی علی السکون میں۔

(۴) لزوم تصدیر میں۔

(۵) احتیاج الی التمیز میں۔

امور خمسہ میں افتراق

(۱) کم استفہامیہ کی تمیز مفرد منصوب اور خبریہ کی مفرد مجرور اور جمع مجرور۔

(۲) کم خبریہ ماضی کے ساتھ مختص ہے۔ جیسے: کم غلمان سئالتهم بخلاف کم استفهامیه کے۔

جیسے: کم غلاماً ستشتریه ۔

(۳) کم خبریہ میں احتمال صدق اور کذب کا ہوتا ہے بخلاف کم استفہامیہ کے۔

(۴) کم خبریہ میں مخاطب سے جواب مطلوب نہیں ہوتا بخلاف استفہامیہ کے۔

(۵) کم خبریہ کی تمیز میں فاصلہ بوقت ضرورت جائز ہے اور استفہامیہ کی تمیز میں بغیر ضرورت بھی جائز ہے،

ضابطہ: کم استفہامیہ اور خبریہ کی معرفت کا طریقہ یہ ہے کہ اگر کم کے بعد مخاطب کا صیغہ ہو تو کم استفہامیہ اور متکلم کا ہو تو خبریہ ہوگا۔

ضابطہ: کم کا اعراب اور ترکیب یہ محلا مرفوع اور منصوب اور مجرور ہوتا ہے۔

(۱) **منصوب محلا**: اس فعل میں عمل کی استعداد موجود ہو تو یہ کم منصوب محلا ہوگا ہمیشہ، پھر منصوب محلا ہونے کی صورت میں تین ترکیبیں ہے یا تو مفعول بہ ہوگا یا مفعول فیہ ہوگا یا مفعول مطلق ہوگا جس کا مدار تمیز پر ہے۔

اگر تمیز ظرف ہوتو مفعول فیہ ہوگا جیسے کم یوما سرت وکم یوم صمت۔
اگر تمیز مصدر ہوتو مفعول مطلق ہوگا جیسے کم ضربۃ ضربت اور کم ضربۃ ضربت ۔
اگر تمیز نہ ظرف ہو نہ اور مصدر ہوتو پھر مفعول بہ ہوگا جیسے کم رجلاً ضربت وکم غلام ملکت۔

(۱) **مجرور محلا**: یہ مجرور محلا ہونے کیلئے قاعدہ یہ ہے کہ اس سے پہلے جب حرف جار موجود ہو یا مضاف موجود ہو جیسے بکم رجلا مررت وعلی کم رجل حکمت مضاف کی مثال غلام کم رجلاً ضربت اور غلام کم رجل سلبت ۔

(۲) **مرفوع محلا** : اس کے لئے قاعدہ یہ ہے کہ جب سابقہ دونوں امر مذکور نہ ہوں یعنی نہ مابعد والے فعل میں عمل کی استعداد موجود ہو اور نہ ہی اس کم پر حرف جار اور مضاف داخل ہو۔ تو اس وقت یہ مرفوع ہوگا پھر مرفوع ہونے کی صورت میں دو ترکیبیں ہیں (۱) مبتدا (۲) خبر اس کا مدار بھی تمیز پر ہے کہ اگر تمیز ظرف نہیں تو کم مرفوع محلا مبتدا جیسے کم رجلا اخوك وکم رجلا ضربته اور اگر تمیز ظرف ہوں تو یہ مرفوع محلا خبر ہوگی جیسے کم یوما سفرك وکم شهر صومی

فائدہ کہ کم استفہامیہ اور کم خبریہ کی تمیز پر من کا داخل کرنا بھی درست ہے جیسے کم من رجل لقیته بمعنیٰ کتنی آدمیوں سے تیری ملاقات ہوئی اور کم خبریہ کی مثال کم من مال انفقته میں نے بہت مال خرچ کیا ہے اب دونوں میں فرق قرینے کے لحاظ سے کیا جائیگا۔

ضابطہ اگر کم اور اس کی تمیز کے درمیان فعل متعدی کا فاصلہ آجائے تو پھر کم کی تمیز پر من کا داخل کرنا واجب ہوا کرتا ہے تا کہ اسم کی تمیز کو اس فعل متعدی کے مفعول سے التباس نہ لازم آئے

ضابطہ اگر قرینہ موجود ہو تو کم استفہامیہ اور کم خبریہ کی تمیز کو حذف کرنا بھی جائز ہے جیسے کم مالك تو اس کی تمیز دینار المحذوف ہے، اصل عبارت کم دیناراً مالك اور کم خبریہ کی مثال کم ضربت اصل میں ہے کم ضربۃ ضربت اول مثال میں قرینہ یہ ہے کہ کم معرفہ پر داخل ہے حالانکہ کم نکرہ پر داخل ہوا کرتا ہے یہ دلیل ہے اس بات کہ یہاں تمیز محذوف ہے اور دوسری مثال میں قرینہ یہ ہے کہ کم فعل پر داخل ہے حالانکہ کم اسم پر داخل ہوا کرتا ہے لہذا اس سے معلوم ہوا

کہ تمیز محذوف ہے۔

﴿ بحث کذا ﴾

کذا یہ مرکب ہے (ک) اور (ذا) اسم اشارہ سے

امور اربعہ میں کم سے موافق ہے

(۱) ابہام میں (۲) بناء میں (۳) احتیاج میں (۴) افادہ تکثیر میں۔

اس کا عمل تمیز کو نصب دیتا ہے۔ قبضت کذا و کذا درھما۔

کذا کی تمیز : کذا کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے۔

ضابطہ کذا کی دو اور قسمیں بھی ہیں۔ (۱) جار مجرور (۲) کذا کنایہ از غیر عدد۔ جیسے:

یقال للعبد یوم القیمۃ اتذکر یوما کذا و کذا و فعلت کذا و کذا (الحدیث)۔

ان صورتوں میں تمیز کا تقاضا نہیں کرتا ہے۔ جب کذا کنایہ از عدد اس وقت اسکی تمیز ہوتی ہے۔

﴿ بحث کأین ﴾

کــأیِن یہ مرکب ہے (کاف) اور (ایّ) مع التنوین سے یہ بمنزلہ کم خبریہ کے ہے افادۂ تکثیر اور لزوم تصدیر میں۔ اور اس کی تمیز مجرور ہوتی ہے۔ من کے دخول کی وجہ۔ جیسے: **و کاین من دابۃ لا تحمل رزقھا** اور کبھی منصوب ہوتی ہے۔ جیسے: **کاین لنا فضلا**۔

کاین کی تمیز: کاین کی تمیز اکثر من ظاھرہ کی وجہ سے مجرور ہوتی ہے و کاین من ایۃ۔

کم اور کأین کا امور خمسہ میں اشتراک ہے

(۱) ابہام میں۔

(۲) احتیاج الی التمیز میں۔

(۳) مبنی ہونے میں۔

(۴) صدرارت کلام میں۔

(۵) معنی تکثیر میں۔

کم اور کأین کا امور خمسه میں افتراق هے

(۱) کأین مرکب ہے کم بسیط ہے۔
(۲) کأین کی تمیز مجرور ہوتی ہے اور اس پر عموماً من داخل ہوتا ہے۔
(۳) کأین استفہام کے معنی میں استعمال نہیں ہوتا الا عند البعض۔
(۵) کأین کی خبر ہمیشہ جملہ ہوتی ہے مفرد نہیں ہوسکتی بخلاف کم کے۔

التمرین

کم استفہامیہ خبریہ اوران کی تمیز کو پہچانیں، اور کم کا اعراب بھی بتائیں

کم رجلا عندك، کم رجلا عندی، کم رجال عندی، کاین من قریة اهلکنا ها، قبضت کذا و کذا درهما، کم یوما سفرك، کم یوما صومی، رایت کذاو کذا درهما، کم ترکوا من جنت و عیون، بکم درهما اشتریت الکتاب، کم زیارة زرت، کم یوما صمت، کم ضربة ضربت، کم اسبوعا صمت، کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة، کم یوما مضیت فی المدینة، و کاین من قریة عتت عن امر ربها فحاسبنا ها حسابا شدیدا۔

﴿ عوامل معنویه ﴾

قوله بدانکه عوامل معنویه ۔مبتداء اور خبر کے عامل کے بارے میں اختلاف ہے
علامہ جار اللہ زمخشری کے نزدیک دونوں کا عامل معنوی ہے۔
سیبویہ کے نزدیک مبتداء کا عامل معنوی ہے اور خبر کا عامل مبتداء ہے
عند الکوفین مبتداء عامل ہے خبر میں اور خبر عامل ہے مبتداء میں۔
راجح مذہب سیبویہ کا ہے۔
اور مضارع کا حالت رفع میں کوفیین کے نزدیک خلو مضارع عامل معنوی ہے۔
اور عند البصریین وقوعہ موقع الاسم ہے۔
اور کسائی کے نزدیک حروف مضارعت حروف اتین ہیں۔

مبتداء کی تعریف: هو اسم او بمنزلته مجرد عن العوامل اللفظیة او بمنزلتة

مجردا او وصفت رافع لاسم ظاهر جیسے اللہ ربنا ۔ ان تصوموا خیر لکم ہمزہ تسویہ کی وجہ سے جیسے سواء علیهم ا انذرتهم ام لم تنذرهم لا یومنون، یا ما مصدریہ کی وجہ سے۔

تحقیق تسمع بالمعیدی خیر من ان تراه۔ ان حروف مصدریہ میں سے اصل (ان) ہے اسی وجہ سے اس کے علاوہ کسی کو مقدر نہیں مانا جا سکتا لیکن ان اس کے باوجود ضعیف العمل ہے یعنی جب حذف ہو جائے تو عمل باقی نہیں رہتا سوائے چند مقامات کے۔ حتی کہ لاجحد وغیرہ کے بعد میں بھی نحویوں کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں (ان) مقدر اور بعض کہتے ہیں نہیں بلکہ یہی حروف ناصب ہیں اس لئے ضابطہ ہے کہ (ان عامل ضعیف لا یعمل محذوفا) اب اس مثال تسمع بالمعیدی خیر من ان تراه میں تین روایتیں ہیں۔

(۱) لا ن تسمع بالمعیدیخیر من ان تراه اس پر کوئی اشکال نہیں

تسمع کو منصوب پڑا جائے ان مقدر ہونے کی وجہ سے یہ شاذ ہے گذشتہ ضابطہ کی بناء پر

تسمع مرفوع ہے۔ (ان) کے حذف ہونے کی وجہ سے عمل زائل ہو یہ روایت قاعدہ کے مطابق ہے۔ لیکن پھر توجیہ کیا ہے بعض نے کہا کہ حرف ناصب مقدر ہے اور فعل مصدر کی تاویل میں ہو کر مبتداء واقع نہیں ہو سکتا اور بعض نے کہا جب فعل سے فقط حدث یعنی معنی مصدریہ مراد ہو تو فعل مسندالیہ اور مضاف الیہ واقع ہو سکتا ہے اس صورت میں لفظ کی استعمال جزء معنی میں ہو گی اور یہ بھی درست ہے کیونکہ اس صورت میں تقدیر حرف جر کی طرف احتیاجی بھی نہیں۔

فائدہ: مبتداء پر کبھی با زائدہ جار بھی داخل ہو جاتی ہے۔ جیسے: بحسبك درهم بایكم المفتون، و من لم يستطع فعليه بالصوم۔

فائدہ: بایکم المفتون سیبویہ کے نزدیک با زائدہ ایکم مبتداء اور لا مفتون خبر ہے اخفش کے نزدیک ایکم خبر مقدم اور مفتون مبتداء موخر ہے۔

فائدہ: مبتداء کی قسم ثانی کی تعریف صیغہ صفت کا حرف نفی یا استفہام کے بعد ہوا اور اسم ظاہر کو رفع دے۔ جیسے: ماقائم الزیدان۔

ضابطہ: صیغہ صفت کے بعد جو اس ظاہر ہوتا ہے اس کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) صیغہ صفت کی اسم ظاہر کے ساتھ موافقت ہو اردمیں۔جیسے: اراغب انت، ما قائم زید اس میں دووجہ جائز ہے۔

(۲) مطابقت ہو تثنیہ جمع میں۔جیسے: اقائم الزیدان اس میں صیغہ صفت کا خبر ہونا متعین ہے۔

(۳) مطابقت نہ ہو اقائم الزدون ما قائم اخوتك اس میں مبتداء ہونا متعین ہے۔

چند جگہ جہاں مبتداء مجرور ہوتا ہے

مبتداء کو ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے لیکن چند جگہ ہے جہاں مبتداء مجرور ہوتا ہے۔

نمبر۱: پہلا جگہ یہ ہے کہ من زائدہ کے بعد مبتداء مجرور ہوتا ہے مثال هل من خالق غير الله،

نمبر۲: کہ باء زائدہ داخل ہو پھر مبتداء مجرور ہوتا ہے مثال بحسبك درهم۔

نمبر۳: کہ رب جس اسم پر داخل ہو پھر مبتداء مجرور ہوتا ہے مثال رب رجل كريم لقيته۔

نمبر٤: واو بمعنی رب جس اسم پر داخل ہو پھر مبتداء کو مجرور ہوتا ہے۔

ان سب جگہوں میں مبتداء لفظاً مجرور اور معناً مرفوع ہوتا ہے۔

« التمرين »

ان مثالوں میں مبتداء اور خبر کی تعیین کریں۔

الله عليم، تزيد الايمان، اولٓئک هم الواشدون، النظافة تجب ، الحديقة فسيحة، قل هو الله ،احد الشارع مزدحم، الحكمة ضالة المومن، الولد يلعب شی البيت، محمد رسول الله ، الله خالق كل شئی، النوافذ مفتوحة، الزجاج مكسور، المطر ينزل من السماء، يشتد الحر فی الصيف، الطريقة ضيقة، سعی الجيش الی الميدان، المطر كثير، المصباح يضئی،

« التمرين »

ان صفات میں مبتداء خبر کی تعیین کریں۔اور ترکیب کریں۔

اقائم ابوك، ما قائمان الرجلان، اقائم انت، اراغب انت، هل ذاهب رجل، ما صائمون الزيدون، اعابد انتما، ما مثمرة شجرة، ما مثمرتان شجرتان، ما مثمر هذا الشجر، هل مكرمون الزيدون، امكرمان الزيدان، ما مكرمون الزيدون، هل مكرم زيد، اصائم انت،

فصل در توابع

توابع جمع ہے تابع کی تعریف۔ تابع وہ ہے جو پہلے لفظ کے لحاظ سے دوسرا ہو اور اعراب اور جہت اعراب ایک ہو۔

فائدہ: تابع اور کا عامل ایک ہوتا ہے مگر متبوع اولا بالذات عمل کرتا ہے جب کہ تابع میں ثانیا بالعرض۔

توابع پنج نوع است توابع کی پانچ اقسام ہیں (۱) صفۃ (۲) تاکید (۳) بدل (۴) عطف بالحرف (۵) عطف بیان۔

وجه حصر: تابع دو حال سے خالی نہیں۔ مقوی حکم ہوگا یا نہیں۔ اگر مقوی حکم ہو تو تاکید ہے۔ اگر نہیں تو پھر دو حال سے خالی نہیں۔ مبین ہوگا یا نہیں۔ اگر مبین ہو تو پھر دو حال سے خالی نہیں۔ مشتق ہوگا یا نہیں۔ اگر مشتق ہو تو صفت۔ اگر نہیں تو عطف بیان۔ اور اگر مبین نہیں تو پھر دو حال سے خالی نہیں۔ حرف عطف ہوگا یا نہیں۔ اگر حرف عطف ہو تو عطف بالحرف، اگر نہیں تو بدل ہوگا

تابع کی تعریف: توابع جمع ہے تابع کی تعریف۔ تابع وہ ہے جو پہلے لفظ کے لحاظ سے دوسرا ہو اور اعراب اور جہت اعراب ایک ہو۔

اور اعرب عام ہے خواہ لفظی ہو یا تقدیری یا محلی ہو۔

ضابطہ متبوع اور تابع کا اعراب ایک ہوتا ہے۔ اور دونوں کا عامل ایک ہی ہوا کرتا ہے۔ متبوع میں بالذات اور تابع میں بالواسطہ۔ قام زید و عمرو۔

اول صفت

صفت صفت وہ تابع ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو متبوع میں موجود ہو۔ جیسے: رجل عالم یا

متبوع کے متعلق میں ہو۔ جیسے: رجل عالم ابوہ۔ اول کو صفت بحالہ، صفت حقیقی اور ثانی کو صفت بحال متعلقہ، صفت سببی کہتے ہیں۔

صفت حقیقی: کا حکم یہ صفت دس چیزوں سے بیک وقت چار چیزوں میں اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔

(۱) تعریف و تنکیر

(۲) اعراب یعنی رفع و نصب و جر

(۳) تذکیر و تانیث

(۴) افراد، تثنیہ، جمع۔

ضابطہ اس سے دو چیزیں مستثنیٰ ہیں (۱) اسم تفضیل جو مستعمل بمن ہو یا مضاف ہو نکرہ کی طرف تو اس صورت میں اسم تفضیل کو مفرد اور مذکر رکھنا واجب ہے۔ موصوف کی مطابقت جائز نہیں جیسے **مررت برجال افضل من زید۔ ومررت بنساء افضل من زید۔ وبرجال افضل شخوص۔**

دوسری وہ وصف کا صیغہ جس میں تذکیر و تانیث مساوی ہو جیسے فعول بمعنی فاعل۔ فعیل بمعنی مفعول۔ **امرء ۃ صبور امرء ۃ قتیل۔**

صفت سببی: کا حکم یہ پانچ میں سے دو میں موافق ہوگی۔ (۱) اعراب (۲) تعریف و تنکیر۔

فائدہ: جو چیزیں صفت بنتی ہیں اس کی چار قسمیں ہیں۔

پہلا قسم: مشتق اور اس سے مراد وہ اسم ہے جو ذات مع الوصفت پر دلالت کرے۔

جیسے: **ضارب، مضروب، حسن، افضل۔**

دوسرا قسم: اسم جامد جو معنی میں اسم مشتق کے مشابہ ہو اس کی چند صورتیں ہیں۔

(۱) اسم اشارہ۔ جیسے: **مررت بزید هذا۔**

(۲) اسم موصول۔ جیسے: **جاء الرجل الذی اکرمك۔**

(۵) اسم عدد۔جیسے: جاء رجال اربعة ۔

(۴)اسم منسوب۔جیسے: رجل دمشقی۔

(۵)وہ اسم جو تشبیہ پر داخل ہو: جیسے: رئیت رجلا اسدا۔

(٦) کل ، ای ۔ جیسے: انت الرجل کل الرجل، جاء رجل ای رجل ای کامل فی الرجولیة کبھی ای کے ساتھ ما کا اضافہ بھی کر دیا جاتا ہے۔جیسے: ایما رجل

ضابط: لفظ (کل) کا صفت بننے کے لئے شرط یہ ہے کہ موصوف معرفہ ہو اور لفظ (ای) کے لئے یہ شرط ہے کہ موصوف نکرہ ہو۔

ضابط: جب یہ دونوں لفظ صفت واقع ہوں تو بمعنی الکامل، کامل ہوں گے۔

تیسرا قسم : جملہ کے صفت ہونے کے لئے تین شرطیں ہیں۔ایک شرط موصوف میں ہے کہ موصوف نکرہ محضہ ہو۔جیسے: واتقوا یوماً لاتجزی نفس عن نفس شیئاً ۔

الرابع المصدر بشرطیکہ نکرہ صریحہ ہو اور دال علی الطلب

هذا رجل عدل و رضا، زور ، فطر ، و الکوفییون یوولون بالمشتق ای عادل، راضی، زائر، مفطر و البصریون بتقدیر المضاف۔

فائدہ: اسماء کی چند قسمیں ہیں۔

(۱) وہ اسماء جو صفت بھی واقع ہوتے ہیں اور موصوف بھی جیسے اسم اشارہ مثال۔جیسے: مررت بزید و بهذا العالم ۔ اگر اسکی صفت جامد معرف باللام ہو تو عطف بیان بنانا راجح ہے ۔جیسے: مررت بهذاالرجل ۔

(۲) وہ اسماء جو موصوف بنتے ہیں صفت نہیں بنتے ۔جیسے: اعلام۔

(۳) وہ اسماء صفت بنتے ہیں موصوف نہیں بنتے ای کمالیہ۔جیسے: ای مررت برجل ای رجل۔

(۴) وہ اسماء جو نہ صفت بنتے ہیں اور نہ موصوف جیسے ضمائر۔

ضابطہ اصل نعت ایضاح اور تخصیص کے لیے آتی ہے لیکن مجازاً دوسرے معانی کے لیے بھی آتی

ہے(۱)مدح الحمد لله رب العلمین۔

(۲)ذم جیسے اعوذ بالله من الشیطن الرجیم۔

(۳)ترحم کے لیے اللهم انا عبدك المسكين۔

(۴)تاکید کے لیے جیسے لاتتخذوا الهين اثنين۔

(۵)ابہام کے لیے جیسے تصدق بصدقة قليلة اوكثيرة۔

(۶)تفصیل کے لیے جیسے ان يحشر الناس الاولين والاخرين

(۷)تعمیم کے لیے جیسے ان الله يرزق عباده الطائعين والعاصين۔

فائدہ ایضاح اور تخصیص کے معانی۔الایضاح رفع الاحتمال فی المعلرف والتخصیص تقلیل الاشتراك فی النکرات۔

فائدہ جمہور نحاۃ کے نزدیک موصوف کا صفت سے اعرف یا مساوی ہونا ضروری ہے ادون ہونا درست نہیں جیسے مررت بزید الفاضل مررت بالرجل الفاضل۔

ضابطہ کبھی کبھی موصوف کو حذف کیا جاتا ہے جیسے:ان اعمل سابغات ای دروعا، اور کبھی کبھی صفت بھی حذف ہوتی ہے جیسے: وکان وراء هم ملك یاخذ کل سفینة غصبا ای سفینة صحیحة۔

التمرین

ان مثالوں میں صفت اور موصوف کو پہچانیں

بسم الله الرحمن الرحيم، رب نجنی من القوم الظلمین، الحمد لله رب العالمین، الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین ، الطفل الصغیر محبوب، ابوک عالم فی مطفت الورة الجمیله، تنافسو فی العمل الصالح، عندی قلم ثمین، ینزل المطر العزیر، اقبال الشاعر طیب، هذا تلمیذ مجتهد، لحم طری، المسلمون الصادقون، الامهات الصالحات، رجال صالحون، المنارتان

الطویلان،

دوم تاکید

دوم: تاکید تابع یدل علی ان معنی متبوعه حقیقی، لا دخل للمبالغة فیه و لا للمجاز و لا للسهو، او النسیان تاکیدوہ تابع ہے جو متبوع کو پختہ کرے تا کہ معنی غیر مرادی کا یا مجاز اور سھو اور غفلت کا احتمال نہ رہے۔ رئیت اسدا

تاکید کی دو قسمیں ہیں (۱) تاکید لفظی (۲) تاکید معنوی۔

تاکید معنوی کے لئے چند الفاظ ہیں (۱) نفس (۲) عین (۳) کلا، کلتا (۴) کل (۵) جمیع (۶) اجمع (۷) اکتع (۸) ابصع ۔جمیع، عامة

نفس عین ۔بمعنی ذات یہ واحد تثنیہ جمع۔ اور مذکر اور مؤنث سب کی تاکید کے لیے آتے ہیں۔ اور یہ ہمیشہ ضمیر مؤکد کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ ان کی اور ان کے ضمیر کی مؤکد کے ساتھ مطابقت واجب ہے افرد اور جمع میں۔

البتہ تثنیہ میں تین صورتیں جائز ہیں۔

(۱) مفرد لانا جیسے **جائنی الزیدان نفسهما۔**

(۲) تثنیہ لانا جیسے **جائنی الزیدان نفساهما۔**

(۳) جمع لانا جیسے **جائنی الزیدان انفسهما۔**

مفرد لانا حسن اور جمع لانا احسن ہے اس لیے کہ جب تثنیہ کی تثنیہ کی ضمیر کی طرف اضافت ہو تو جیسے **فاقطعو ایدیهما۔ فقد صغت قلوبکما۔**

ضابطہ: تاکید معنوی کے الفاظ میں سے لفظ (نفس) اور (عین) کو باء زائدہ کے ساتھ مجرور پڑھنا جائز ہے اور ہوتی یہ بھی تاکید ہے۔ جیسے: جاءزید بنفسہ

کلا و کلتا یہ تثنیہ کی تاکید کے لئے لائے جاتے ہیں اور مضاف ہوتے ہیں ضمیر موکد کی طرف اس سے مقصود بھی اسناد کے سھو کا احتمال ختم کرنا ہوتا ہے۔ یعنی لفظ (بعض) کے مقدر ہونے کا

احتمال ختم ہو جائے۔ جیسے: جاء نی الزیدان کلاھما۔ اگر لفظ (بعض) کے مقدر ہونے کا احتمال نہ ہو تو پھر کلا کلتا کے ساتھ تاکید لانا ناجائز ہے۔ لہذا اختصم الزیدان کلاھما کہنا غلط ہے

فائدہ زید و عمر کلاھما قائم کہا جائے گا یا کلاھما قائمان۔ ابن ہشام نے جواب دیا اگر (کلاھما) کو تاکید بنایا جائے تو پھر قائمان کہا جائے گا۔ کیونکہ خبر ہے۔ اور اگر مبتداء بنایا جائے تو دونوں وجہ جائز ہے مگر افراد اولی ہے۔

کُلٌ : یہ ذو اجزاء کی تاکید کے لئے آتا ہے لیکن اس کا تاکید بننے کے لئے بھی وہی شرط ہے۔ لفظ بعض کو مقدر ماننا صحیح ہو۔ جیسے: جاء القوم کلھم، اشتریت العبد کله، لیکن جاء زید کله کہنا غلط ہے۔ یعنی ایسے اجزاء کی تاکید جنمیں افتراق ہو سکتا ہو۔

فائدہ لفظ کل کبھی مثل مؤکد کی طرف مضاف ہو جاتا ہے اس صورت میں صفت ہوگا بمعنی تاکید ۔جیسے رئیت الرجل کل الرجل۔

اجمع جمعاء ، جمع ، اجمعین یہ کل کا معنی یعنی شمول واحاطہ کا معنی دیتے ہیں۔ وقت کا نہیں۔ تاکید کے لئے آتے ہیں۔ جیسے: فسجد الملئکة کلھم اجمعین۔ اور کبھی بغیر لفظ کل کے بھی تاکید کے لئے آتے ہیں۔ جیسے: لا غوینھم اجمعین لیکن تثنیہ کی تاکید کے لئے نہیں آتے۔ کوفیین اور اخفش کے نزدیک جائز ہے۔ جیسے: جاء نی الزیدان اجمعان و الھندان جمعاوان۔

اکتع، ابتع، ابصع۔ یہ اجمع کے تابع ہیں۔ لہذا یہ اجمع سے نہ مقدم واقع ہوں گے اور نہ اجمع کے بغیر۔

فائدہ اگر عطف کے بغیر الفاظ متعددہ تاکید واقع ہوں تو وہ سب مؤکد کی تاکید واقع ہونگے۔ نہ کہ ایک دوسرے کی۔

جمیع و عامة : یہ کل کا حکم رکھتے ہیں البتہ ان کے ساتھ تاکید قلیل ہے۔

فائدہ لفظ جمیع ، عامة اگر بغیر اضافت کے واقع ہوں تو حال بنتے ہیں۔

فائدہ: عامۃ کی تاء تانیث کی نہیں بلکہ مبالغہ کی ہے لہذا مذکر اور مونث دونوں صورتوں میں برقرار رہے گی اس کی مثال: نافلۃ ہے۔ ووھبنا له اسحق و یعقوب نافلة۔

ضابطہ: (کل) اور (جمیع) اور (عامۃ) کی تاکید بننے کے لئے شرط یہ ہے کہ ان کے ساتھ ضمیر متصل ہونا ضروری ہے۔ لہذا خلق لکم ما فی الارض جمیعاً حال ہے۔

فائدہ: جب ضمیر متصل کی تاکید نفس اور عین کے ساتھ لانا ہو تو پہلے اس کی تاکید ضمیر منفصل کے ساتھ لانا واجب ہے۔ جیسے: قوموا انتم انفسکم۔

فائدہ ۔ الفاظ تاکید کے تمام معرفہ ہیں ۔ نفس ۔ عین ۔ کلا کلتا ۔ کل اجمع عام ۔ یہ اضافت ضمیر کی وجہ سے معرفہ ہے اور اجمع اکتع فصع یہ بھی معرفہ ہیں ۔ امام سیبویہ اور ابن مالک کے نزدیک اضافت الی الضمیر کی نیت کی وجہ سے معرفہ ہیں رایت النساء جمع اصل میں جمیعھن۔

تاکید لفظی : پہلے لفظ کا یا اس کے مرادف کو دوبارہ ذکر کر دیا جائے اس کو تاکید لفظی کہتے ہیں ۔ تاکید لفظی اسم فعل حرف مفرد مرکب مضاف جملہ معرفہ نکرہ ظاہر اور مضمر سب میں واقع ہوتی ہے ۔ اگر تاکید جملہ ہو تو اکثر حرف عطف کے ساتھ ہوتی ہے ۔ جیسا کہ لا سوف تعلمون ثم کلا سوف تعلمون اولی لک فاولی ثم اولی لک فاولی اور کبھی بغیر عطف کے جیسے حدیث میں ہے واللہ لاغزون قریشا البتہ اگر حرف عطف سے تعدد کا وہم ہو تو پھر ترک عطف واجب ہے جیسے ضربت زیداً ضربت زیداً اگر حرف عطف ذکر کرتا تو وہم ہوتا کہ شاید دوسری مرتبہ ہے۔

مفرد کی تاکید ۔ فنکا حھا باطل باطل باطل۔

ضابطہ حرف کی تاکید کے لیے ساتھ کے اسم کو متکرر لانا یا اس کے لیے ضمیر لانا واجب ۔ جیسے ان زیدا ان زیدا ۔ ان زیدا انہ۔

فائدہ اگر ضمیر متصل کی تاکید لانی ہے تو عامل کا اعادہ ضروری ہے ۔ اس لیے کہ یہ بمنزلہ جز کے ہے ۔ جیسے قمت قمت ، مررت بک بزید ۔ یا اس کی ضمیر کا اعادہ یعنی یا ضمیر متصل کو منفصل کے

ساتھ تبدیل کرنا ضروری ہے۔ جیسے ضربت انت نفسک۔

التمرین

ان مثالوں میں موکد اور تاکید پھر تاکید کی کون سی قسم ہے ان کو پہچانیں ترجمہ اور ترکیب کریں۔

ان الولد نائم، سجد الملئکة کلهم اجمعون، ضرب ضرب سعید، الراشی و المرتشی کلا هما فی النار، جاء ت المعلمات انفسهن، هذه خالتک عنها انت نفسک، لم تعط اخالی حقه، صلت المراتان کلتا هما، علم ادم الاسماء کلها، هذا خالد عینه، فنجیناه و اهله اجمعین، جاء نی زید نفسهٗ ،جاء نی الزیدان انفسهما، جاء نی الزیدون انفسهم، جاء نی عمر عینه ،جاء نی الزیدان کلهما، جاء تنی الهندان کلتا هما، لا صلبنکم اجمعین، ان الامر کله لله، جا القوم کلهم (انت انت فعلت کذا) قرات الصحیفة کلها ، رایت اخویک کلیهما، مررت حمیدا، قتله المراتان انفسهما،

سوم بدل

بدل:- کا لغوی معنی ہے عوض۔

بدل کی تعریف: وہ تابع ہوتا ہے جو حکم سے مقصود بالذات ہو اور متبوع مقصود بالعرض ہو جنکے درمیان حرف عطف نہ ہو۔ اس کی چار قسمیں ہیں۔

اول بدل الکل بدل مطابق وہ ہوتا ہے۔ جو بدل اور مبدل منہ دونوں کا مصداق ایک ہو۔ مفہوم اگر چہ مختلف کیوں نہ ہو۔ جیسے: **جاء نی زید اخوك۔**

جس کا نام صاحب الفیہ نے بدل مطابق رکھا کیونکہ اللہ رب العزت کا نام بھی یہی بدل بن رہا ہے۔ جیسے: **صراط العزیز الحمید۔**

اور یہ بات طے شدہ ہے کہ کل اور جزء کا اطلاق باری تعالی پر نا جائز ہے۔

دوم بدل البعض وہ ہوتا ہے جو مبدل منہ کو جزء ہو۔ عام ازیں کہ جزء قلیل ہو یا مساوی یا اکثر جیسے **اکلت الرغیف ثلثه اونصفه او ثلثیه ۔**

فائدہ بدل البعض کے ساتھ ضمیر متصل کو موجود ہونا ضروری ہے۔ جو مبدل منہ کی طرف راجع ہو۔ خواہ مذکور ہو جیسے **ثم عمو وصموا کثیر منهم ۔** یا مقدر ہو جیسے **لله علی الناس حج البیت من استطاع الیه سبیلاً۔ای منهم**

سوم بدل الاشتمال ہے جو نہ مبدل منہ کا کل ہو اور نہ جزء بلکہ کلیۃ جزئیہ کے سوا مبدل منہ اور بدل کے درمیان تعلق ہو۔ جیسے: **اعجبنی زید علمه او حسنه'** ۔

فائدہ **بدل البعض** اور **بدل الاشتمال** کے لیے دو شرطیں ہیں۔

پہلی شرط مبدل منہ کے ساتھ استغناء صحیح ہو۔ لہذا **قطعت زیداً انفه** کہنا غلط ہے۔

دوسری شرط ضمیر رابط کا ہونا خواہ ملفوظ ہو یا مقدر ہو۔ لیکن یہ شرط **بدل الکل** میں نہیں۔

ملفوظ کی مثال -: **ثم عمو وصمو کثیر منهم**۔

مقدر کی مثال-: **ولله علی الناس من الستطاع** یہاں **منهم** محذوف ہے۔

بدل البعض کی طرح اس میں بھی ضمیر کا ہونا ضروری ہے۔

خواہ مذکور ہو۔ جیسے: **یسئلونك عن الشهر الحرام قتال فیه**

مقدر کی مثال: **قتل اصحاب الاخدود النار ۔ای فیه**۔

چھارم بدل المباین اس کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) بدل الغلط، جو سبقت لسانی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

(۲) بدل نسیان، متکلم نے بھول جانے کی وجہ سے متبوع کا قصد کیا پھر یاد آ جانے کے بعد تابع کو ذکر کر دیا بدل الغط کا تعلق زبان کے ساتھ اور بدل نسیان کا تعلق دل کیساتھ ہوتا ہے اکثر نحویوں نے ان دونوں کے درمیان تفریق نہیں کی بلکہ ایک شمار کیا ہے یعنی بدل الغلط ۔

(۳) بدل الاضراب، اس کو بدل البداء بھی کہتے ہیں۔

ضابطہ:اسم ظاہر اور اسم ضمیر سے بدل کی عقلاً چار صورتیں بنتی ہیں۔

(۱)اسم ظاہر بدل واقع ہو اسم ظاہر سے۔

(۲)ضمیر بدل واقع ہو اسم ضمیر سے۔

(۳)ضمیر بدل واقع ہو اسم ظاہر سے۔

(۴)اسم ظاہر ضمیر سے بدل واقع ہو۔

دوسری اور تیسری صورت ناجائز ہے۔پہلی اور چوتھی صورت جائز ہے۔

ضابطہ: **یبدل کل من الاسم و الفعل و الجملة من مثله** (اسم سے اسم)(فعل سے فعل) (جملہ سے جملہ) بدل وقع ہوتا ہے۔فعل کی مثال: **من یفعل ذالک یلق اثاما یضعف**

جملہ کی مثال: **امدکم بما تعلمون امدکم بانعام و بنین۔**

اور کبھی مفرد سے جملہ بدل واقع ہوتا ہے۔(شعر)

الی الله اشکو بالمدینة حاجة

و بالشام اخری کیف یلتقیان

فائدہ بدل اور مبدل منہ کی بھی باعتبار تعریف اور تنکیر کے چار قسمیں ہیں۔

پہلی صورت دونوں معرفہ **اهدنا الصراط المستقیم۔**

(۲)نکرہ ہو **ان للمتقین حدائق الخ۔**

(۳)بدل معرفہ مبدل منہ نکرہ **الی صراط مستقیم صراط الله الذی**(٤) **بالعکس لنسفعاً بالناصیه ناصیه۔**

فائدہ جمہور کے نزدیک بدل اور مبدل منہ کے درمیان تعریف اور تنکیر میں مطابقت ضروری نہیں لیکن عندالبعض معرفہ سے نکرہ بدل واقع نہیں ہوسکتا جب تک کے موصوف کی صفت نہ ہو اور جمہور کے نزدیک جائز ہے۔

« چهارم عطف بحرف »

وہ تابع ہوتا ہے جو دونوں مقصود ہوں بشرطیکہ دونوں کے درمیان حرف عطف ہو اور اس کو عطف نسق بھی کہتے ہیں۔

فائدہ ضمیر مرفوع متصل پر عطف کے لیے شرط یہ ہے کہ درمیان میں کوئی فاصلہ ہو خواہ وہ ضمیر منفصل ہو یا غیر۔جیسے کنتم انتم واباء کم ۔ یدخلونها ومن صلح ۔

فائدہ ضمیر مجرور پر عطف کے لیے جار کا اعادہ واجب ہے۔اور قرآن مجید میں اکثر جار کا اعادہ موجود ہے۔فقال لها وللارض ۔قلیل درجہ میں نہیں جیسے تساء لون به والارحام

فائدہ ایک عامل کے متعدد معمولات پر ایک حرف عطف کے ذریعے عطف جائز ہے جیسے اعلم زید عمراً بکراً مقیماً وعبدالله جعفراً عاصماًداحلاً۔

فائدہ دو عاملوں کے معمولات پر ایک حرف عطف کے ذریعے جائز ہے یا ناجائز ہے جس میں سات اقوال ہیں جس میں سے تین مشہور ہے۔

فائدہ اسم کا فعل پر اور ماضی کا مضارع پر مفرد کا جملے پر اور ان کا عکس بھی جائز ہے۔

لیکن بالتاویل یعنی اسم فعل کے مشابہ ہو جیسے۔جیسے: فالمغیرات صبحاً فاثرن به نفعاً اور صافات و یقبضن اور اس کا عکس بھی جائز ہے۔جیسے:یخرج الحی من المیت و مخرج المیت من الحی۔

اور ماضی مضارع کے معنی میں ہو جیسے یقدم قومه یوم القیمة فاوردهم النار۔

اور مضارع ماضی کے معنی میں ہو۔یعنی فعل کا فعل پر عطف کے لیے اتحاد زمانہ شرط ہے جیسے انزل من السماء دآء فتصبح الارض محضراً۔

اور جملہ کا مفرد پر عطف تب جائز ہے جب جملہ مفرد کی تاویل میں ہو۔یعنی صفت واقع ہو یا حال واقع ہو یا خبر واقع ہو یا افعال قلوب کا مفعول واقع ہو۔جیس

فائدہ خبر کا انشاء پر اور اس کا عکس جمہور کے نزدیک ناجائز ہے۔جن کا استدلال بشر الذین امنو

اور بشر المؤمنین

جمہور کی طرف سے جواب یہ ہے کہ ان دونوں آیتوں میں تاویل کی جائے گی کہ دونوں کا عطف قل فعل امر حاضر مقدر پر۔

ضابطہ: اسم ظاہر اور ضمیر منفصل اور ضمیر متصل پر بغیر کسی شرط کے عطف ڈالنا جائز ہے۔

لیکن جب ضمیر مرفوع متصل پر عطف ڈالنا ہو تو معطوف علیہ اور معطوف کے درمیان کسی شئ کا فاصلہ لانا واجب ہے خواہ فاصلہ ضمیر منفصل کا ہو جیسے: لقد کنتم انتم و اباکم فی ضلال مبین یا کسی اور چیز کا فاصلہ ہو جیسے: جنات عدن یدخلونها و من صلح ۔ما اشرکنا و لا اباء نا۔

اور ضمیر مجرور پر عطف کے لئے شرط یہ ہے کہ جارہ کا اعادہ کیا جائے خواہ وہ جار حرف ہو۔ جیسے: فقال لها وللارض یا اسم ہو۔

جیسے: قالو نعبد الهك و اله ابائك عند البعض ضروری نہیں ۔جیسے: و صد عن سبیل الله و کفر به و المسجد الحرام۔

« پنجم عطف بیان »

تعریف: عطف بیان وہ تابع غیر صفت ہے جو اپنے متبوع کو واضح کرا اگر دونوں معرفہ ہوں یا اس میں تخصیص پیدا کرے اگر دونوں نکرہ ہوں۔

فائدہ اس کی وجہ تسمیہ ابوحیان نے یہ بیان کی ہے کہ اس میں زیادت بیان کے لیے اول کا تکرار ہوتا ہے۔اس لیے اس کو عطف بیان کہا جاتا ہے۔

فائدہ جمہور بصرین کے نزدیک عطف بیان معرفہ کے ساتھ خاص ہے۔ کوفین اور اور بعض بصرین کے نزدیک معرفہ کے ساتھ خاص نہیں جیسے کقوله تعالی او کفارة طعام مسکین ۔

فائدہ عطف بیان کی شرائط وہی ہے جو صفت کے لیے ہیں۔ یعنی دس میں چار چیزوں میں موافقت ضروری ہے۔

فائدہ ابن عصفور اور زمخشری نے عطف بیان کے لیے یہ شرط لگائی ہے کہ وہ متبوع سے اعرف ہو لیکن یہ سیبویہ کے تصریح کے خلاف ہے نیز یہ قیاس کے بھی خلاف ہے عطف بیان بمنزلہ نعت کے ہے۔ اور نعت کے لیے بالاتفاق اعرف اور اخص ہونا ضروری نہیں۔

عطف بیان اور نعت میں چند فرق ہیں.

فرق (۱): صفت موضح ذات نہیں جب کہ عطف بیان موضح اور مخصص ذات ہے۔

فرق (۲): صفت حقیقی ضمیر پر مشتمل ہوتی ہے جب کہ عطف بیان نہیں۔

فرق (۳): صفت اکثر مشتق ہوتی ہے جب کہ عطف بیان اکثر اسم جامد ہوتا ہے۔

وجہ اشتراک: ان میں ما بہ الاشتراك دو چیزیں ہیں۔(۱) دونوں موضح اور مخصص ہیں۔ (۲) دونوں میں قطع جائز ہے۔

عطف بیان اور بدل میں چند فرق ہیں:

(۱) عطف بیان ضمیر اور تابع ضمیر نہیں ہوتا۔ جب کہ بدل ہوتا ہے

(۲) عطف بیان فعل اور تابع فعل نہیں ہوتا۔ جب کہ بدل ہوتا ہے

عطف بیان جملہ اور تابع جملہ نہیں ہوتا۔ جب کہ بدل ہوتا ہے

(۴) عطف بیان تعریف وتنکیر میں متبوع کے تابع ہوتا ہے بخلاف بدل کے

(۵) عطف بیان بعینہ لفظ متبوع واقع نہیں ہوسکتا، بخلاف بدل کے کہ وہ واقع ہوسکتا ہے اس شرط کے ساتھ کہ تابع میں زیادہ بیان ہو۔

(٦) عطف بیان میں متبوع سے نیابت مراد نہیں ہوتی بخلاف بدل کے

فائدہ: عطف بیان اپنے متبوع کے موافق ہوگا دس چیزوں میں سے چار چیزوں میں صفت کی طرح۔

فائدہ: عطف بیان اور صفت کے لئے اسمیت ضروری ہے لیکن دوسرے توابع کے لئے ضروری نہیں۔

التمرين

ان مثالوں میں بدل اورعطف بیان کی پہچان کریں۔

اقسم بالله ابو حفص عمر، سافر خالد اخوك، جاء نی زید و عمر، رایت حمارا ظهیرا، اکلت السمك راسه، اعجبنی اخوك علمه، اعجبی سعید درسه، جاء نی زیدابوك،قال ابومحمد الحسن،قال نعمان ابو حنیفة،رایت خالد عمك ،فاز حمید حبیبك،الی ثمود اخاهم صالحاً كیف فعل ربك بعاد، ارم ذات العماد ، جاء تنی مریم فتلك زینة الحیوة الدنیا، خدم ابو حمزة انس البنیﷺ عشر سنة، روی هذا الحدیث خالد بن زیاد، ابو ایوب انصاری جاء نی عمر سعید،

فصل در حروف غیر عامله و آن شانرده قسم است اول حروف تنبیه، و آن سه قسم است الا، اما، ها -

حروف تنبیہ تین ہیں۔

(۱) الا اس کو ھلا بھی پڑھا جاتا ہے۔ جیسے: الا انھم ھم السفھاء تنبیہ کے علاوہ بھی دیگر چند معنوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

(۱) تمنی کے لئے۔ جیسے: الا نزول عندی۔

(۲) توبیخ وانکار۔ جیسے: الا زید قائم۔

(۳) عرض۔ جیسے: الا تحبون ان یغفر اللہ۔

(۴) تحضیض۔ جیسے: الا تقاتلون قوما۔

دوم: لما اس کو ھما عما بھی پڑھا جا سکتا ہے اکثر اس کے بعد قسم ہوتی ہے۔ جیسے:

اما و الذی ابکی و اضحی   والذی امات و احیا۔

سوم ھا حرف تنبیہ اسم اشارہ اور ضمیر پر جو مبتداء واقع ہو اور ای پر جو حرف نداء کے بعد ہو تو داخل ہوتی ہے۔ جیسے: ھذا، ھا انتم ،ھولاء، یاایھا الرجل۔ اور قسم میں لفظ اللہ پر بھی داخل ہوتی ہے جب کہ حرف قسم محذوف ہو۔ جیسے: ھا اللہ۔

فائدہ : ھا اسم فعل بمعنی خذ بھی آتا ہے الف مقصورہ اور الف ممدوہ دونوں کے ساتھ ھا، ھاء اور ان

کے آخر میں حرف خطاب بھی لاحق ہو جاتا ہے۔ هاك ، هاء لك، هاء واحد مذکر هاء واحد مونث هاء ما تثنیہ هاء م جمع مذکر هاون جمع مونث جیسے: هاء م اقراؤ کتابیه۔

دوم حرف ایجاب وآں شش است، حرف ایجاب چھ ہیں (۱) نعم (۲) بلی (۳) اجل (۴) جیر (۵) اِنَّ

نَعم واَجَل یہ متکلم کی کلام کی تصدیق کے لئے آتے ہیں اور بعض کے نزدیک اجل خبر کے ساتھ مختص ہے۔ اخفش کے نزدیک خبر کے بعد اجل احسن ہے اور استفہام کے بعد نعم بہتر ہے۔

بلی: اس کا الف اصلی ہے عند البعض زائدہ اصل میں بل تھا یہ نفی اور ابطال کے لئے آتا ہے۔ جیسے: زعم الذین کفروا ان لن یبعثوا قل بلی ربی۔

جَیرِ اَمسِ کے وزن اور کیف کے وزن پر بھی درست ہے۔

اَنَّ: جیسے ایک شخص کا قول ہے: لعن اللہ ناقۃ حملتنی الیک اس کو جواب عبداللہ بن زبیر نے دیا: ان و راکبھا۔

سوم حرف تفسیر یہ دو ہیں۔

(۱) ای: عندی عسجد ای ذھب۔ غضنفر ای اسد۔

فائدہ ای کا مابعد ترکیب میں عطف بیان یا بدل واقع ہوتا ہے معطوف نہیں اور جملہ کی تفسیر کے لئے بھی آتا ہے اس کے علاوہ بھی دیگر چند معانی کے لئے آتا ہے جو کہ ماقبل میں گذرا ہے۔

(۲) اَن۔ اس کے لئے شرط یہ ہے کہ دو جملوں کے درمیان ہو اور پہلے جملے کے قول والا معنی ہو۔ جیسے: نادینہ ان یا ابراھیم۔

چہارم حرف مصدریہ حروف مصدریہ تین ہیں۔

اول ما: مصدریہ اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) زمانیہ۔ جیسے: ما دمت حیا بشرطیکہ خود ظرفیہ والا معنی پر دال نہ ہو ورنہ ما اسمیہ ہو گی۔

(۲) غیر زمانیہ سے۔ جیسے: **عزیز علیه ما عنتم۔**

دوم أنْ : ماضی اور مضارع دونوں پر داخل ہو کر مصدر کی تاویل میں کر دیتا ہے لیکن عمل فقط مضارع میں کرتا ہے۔

سوم أنّ: مشدد ہو یا مخفف ہر صورت میں مصدر کی تاویل کر دیتا ہے اور دونوں صورتوں میں عمل کرتا ہے۔

پنجم حروف تحضیض یہ چار ہیں۔ الا، هلا، لولا، لوما۔ یہ بھی دیگر معنوں کے لئے آتے ہیں۔

ششم حرف توقع یہ قد ہے اور چند معانی کے لئے آتا ہے۔

(۱) توقع عموما مضارع پر ہوتا ہے۔ قد یقدم الغائب الیوم۔

(۲) تقریب الماضی الی الحال۔ جیسے: قد قام زید۔

(۳) تقلیل، خواہ فعل میں ہو۔ جیسے: قد یصدق الکذوب وقد یجود البخیل یا متعلق فعل میں۔ جیسے: قد یعلم ما انتم علیہ۔

(۴) تقصیر: جیسے: قد نری تقلب وجهک فی السماء۔

(۵) تحقیق۔ جیسے: قد افلح المؤمنون، قد افلح من تزکی۔

ہفتم حروف استفہام اور یہ تین ہیں (۱) ما (۲) همزہ (۳) ہل، همزہ طلب تصور اور تصدیق کے لئے

ھل طلب تصدیق کے ساتھ مختص ہے اور باقی کلمات استفہام کے لئے اصل ہے۔

ما استفہامیہ اسمیہ ہے حروف میں شامل کرنا مسامحت ہے۔

ہشتم حرف ردع وہ ایک کلا ہے۔

فائدہ: اگر کلا ابتداء میں واقع ہو تو اس میں تین قول ہیں۔

(۱) کسائی اور اس کے متبعین کے نزدیک بمعنی حقًا ابو حاتم کے نزدیک بمعنی الا ابتدائیہ نصر بن

شمیل۔

(۲) فراء کے نزدیک نعم کے معنی میں ہے۔

لیکن صاحب مغنی اللبیب نے ابو حاتم کو ترجیح دی ہے۔ جیسے: کلا والقمر

نہم تنوین : تنوین کی تعریف: تنوین وہ نون ساکن ہے جو کلمہ کے آخر میں حرکت کے تابع ہوا کرتی ہے اور جو فعل کی تاکید کیلئے نہیں لایا جاتا۔

فائدہ: یہ تنوین تلفظ میں تو نون ساکن ہوتا ہے لیکن کتابت مین یہ نون نہیں ہوتا بلکہ کتابت میں دوزبر دوزیر دوپیش کی صورت میں لکھا جاتا ہے۔۔

دہم نون تاکید : یہ فعل کی تاکید کے لئے آتا ہے۔

نون تاکید کی تعریف: نون تاکید وہ نون ہے جو امر اور مضارع کی تاکید کیلئے وضع کیا گیا ہو بشرطیکہ مضارع میں طلب والا معنی ہو۔ کیونکہ نون تاکید اس چیز کی تاکید کیلئے لایا جاتا ہے جسمیں طلب ہو۔

نون تاکید کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) خفیفہ (۲) ثقیلہ۔

نون خفیفہ ساکن ہوتا ہے اور نون ثقیلہ یہ مشدد اور مفتوح ہوتا ہے۔

ضابطہ بتانا چاہتے ہیں نون تاکید کے لانے کا۔ یہ کن کن مقامات میں آتا ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ نون تاکید ثقیلہ اور خفیفہ امر کے آخر میں آتا ہے اور امر میں تعمیم ہے کہ معلوم ہو یا مجہول ہو اسی طرح حاضر ہو یا غائب۔ سب کے آخر میں آتا ہے۔

(۲) نہی کے آخر میں آتا ہے۔

(۳) استفہام کے آخر میں۔

(۴) تمنی کے آخر میں (۵) عرض کے آخر میں۔

یازدہم حروف زیادۃ و آں ہشت قسم است

ان مکسورہ : مخفف ما نافیہ اور مصدریہ اور لما کے بعد زائد ہوتا ہے۔

ان مفتوحہ: مفتوحہ مخفف لما کے بعد اور لو اور قسم کے درمیان زائد ہوتا ہے اول کثیر ہے۔

ما : یہ اذا، متی، ای، این، ان شرطیہ کے بعد زائد ہوتی ہے اور بعض حروف جارہ کے بعد بھی زائد ہوتی ہے۔

لا : یہ واو عاطفہ اور ان مصدریہ کے بعد اور قسم سے پہلے زائد ہوتا ہے۔ من، باء، کاف، لام حروف جارہ زائد بھی آتے ہیں۔

دوم از دھم حروف شرط

اما یہ شرط اور تاکید کے لئے ہمیشہ آتا ہے اور تفصیل کے لئے غالباً اور استیناف کے لئے قلیل ہے اما شرطیہ مھما کے قائم مقام ہوتا ہے جس کی شرط ہمیشہ محذوف ہوتی ہے اور اس کی جزاء میں فاء کا لانا ضروری ہے لیکن اس کی جزا اس کے متصل نہیں ہوگی بلکہ اس کے اور فاء جزائیہ کے درمیان پانچ چیزوں میں سے کسی کا فاصلہ لانا ضروری ہے۔

(۱) مبتداء۔ جیسے: اما زید فمطلق۔

(۲) خبر۔ جیسے: اما فی الدار فزید۔

(۳) جملہ شرط۔ جیسے: اما ان کان من المقربین فروح وریحان وجنۃ نعیم۔

(۴) منصوب علی شریطۃ التفسیر۔ جیسے: اما زید فاضربہ۔

(۵) منصوب بما بعد۔ جیسے: اما الیتیم فلا تقھر۔

لو: یہ تین قسم پر ہے۔

(اول) مصدریہ ان کے مرادف ہے اکثر ودّ و یودّ کے بعد آتا ہے۔ جیسے: ودّوا لو تدھن فید ھنون، یود احدھم لو یعمر الف سنۃ اگر ماضی پر داخل ہو تو اپنے معنی پر باقی رہتا ہے اگر مضارع پر داخل ہو تو استقبال کے ساتھ مختص کر دیتا ہے۔

(دوم) تعلیق فی المستقبل یہ مرادف ہے ان شرطیہ کے۔ جیسے: ولو تلتقی اصداء نابعد موتنا اگر اس صورت میں ماضی پر داخل ہو جائے تو مستقبل کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے۔ جیسے: ولیخش

الذین لو ترکوا۔

(سوم) تعلیق فی الماضی، یہی کثیر الاستعمال ہے یہ امتناع شرط پر دلالت کرتا ہے باقی رہا اس کو جواب تو اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر شرط کے علاوہ کوئی اور سبب نہ ہو تو جواب بھی منفی ہوگا، اسی پر کہا جاتا ہے: لو لا نتفاء الثانی بسبب انتفاء الاول جیسے کہ: لو شئنا لرفعنا، لو کانت الشمس طالعة کان النهار موجود اور اگر جزا اور جواب کے لئے اور بھی سبب ہوسکتا ہے تو بھی جواب منفی نہیں ہوگا۔ جیسے: لو لم یخف الله لم یعصه۔

اگر مضارع پر بھی آجائے تو ماضی کی تاویل میں ہوجائے گا۔ جیسے: لو یطیعکم فی کثیر من الامر لعنتم۔

فائدہ: لو ہمیشہ فعل پر داخل ہوتا ہے لیکن قلیلاً فعل کے معمول اسم پر بھی داخل ہوجاتا ہے۔

(شعر)

الی الله اشکو لا الی الناس اننی
اری الارض تبقی و الا خلاء تذهب
اخلای لو غیر الحمام اصابکم
عتبت و لکن ما علی الموت معتب

ضابطہ: لولا اس کی وضع انتفاء ثانی بسبب وجود اول کے ہے یہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے پہلا جملہ اسمیہ ہوتا ہے اور دوسرا جملہ فعلیہ۔ جیسے: لو لا علی لهلک عمر۔

چهار دهم لا مفتوحه برائے تاکید (لام) غیر عاملہ چند قسم پر ہے۔ (۱) ابتدائیہ (۲) لام جوابیہ جو (لولا) یا جواب قسم میں آتا ہے۔ (۳) محض تاکید کے لئے۔

پانزدهم ما اس کی بحث حروف مصدریہ میں گذر چکی ہے۔

شانزدهم حروف عطف و آں ده است

(۱) **واو** واو یہ مطلق جمع کے لئے آتی ہے۔

(۲) **فا** یہ ترتیب اور تعقیب کے لئے آتی ہے۔

(۳) **ثم**: ترتیب اور تراخی کے لئے۔

(۴) **حتی**: کے عاطفہ ہونے کے لئے چار شرطیں ہیں۔ (۱) اسم ہو (۲) اسم ظاہر (۳) معطوف معطوف علیہ کا بعض ہو۔ (۴) ماقبل سے زیادتی ہو جیسے: **مات الناس حتی الانبیاء** یا ماقبل سے نقص ہو جیسے: **المومن یجزی بالحسنات حتی مثقال الذرة**۔

(۵) **ام** یہ دو قسم پر ہے۔ متصلہ، اس کی دو صورتیں ہیں۔ ہمزہ تسویہ کے بعد ہو۔ جیسے: **سواء علیهم انذرتهم ام لم تنذرهم لا یومنون. سواء علیکم ادعوتموهم ام انتم صامتون**۔

یا طلب تعیین کے لئے۔ جیسے: اانتم اشد خلقا ام السماء۔

ام منقطعہ۔ یہ بمعنی اضراب کے ہوتا ہے اور غیر عاطفہ ہوتا ہے۔

(۶) **او او**: یہ طلب تاخیر کے لئے یا اباحت کے لئے یا ابہام کے لئے یا تفصیل کے لئے یا تقسیم کے لئے اور کوفیین کے نزدیک اضراب کے لئے بھی اور بمعنی واو کے بھی۔

(۷) **اما** اس کے تفصیل بھی سابقہ حرف او کی طرح ہے۔

(۸) **بل**: کے لئے دو شرطیں ہیں (۱) معطوف مفرد ہو۔ (۲) اثبات یا نفی یا امر یا نہی کے بعد ہو جیسے: **قام زید بل عمرو**۔

(۹) **لا**: اس کے عاطفہ ہونے کے لئے چار شرطیں ہیں۔ (۱) معطوف مفرد ہو یا جملہ محل اعراب ہو (۲) اثبات یا امر یا دعا یا تحضیض کے بعد ہو (۳) حرف عطف متصل نہ ہو۔ (۴) معطوف اور معطوف علیہ کے درمیان عناد ہو جیسے: **جاء نی رجل لا امرة**۔ ان شرائط کو خوب یاد کر لیا جائے، اگر شرطیں موجود ہونگی تو یہ حروف عاطفہ ہونگے ورنہ نہیں لہذا ہر جگہ ان کو حرف عطف سمجھنا غلط ہوگا

(۱۰) **لکن**: کے عاطفہ ہونے کے لئے تین شرطیں ہیں۔ (۱) معطوف مفرد ہو۔ (۲) مقرون بالواو نہ ہو۔ (۳) نفی یا نہی کے بعد ہو جیسے: **ما مررت برجل صالح لکن طالح**

التمرين

حروف غیر عاملہ کی تعیین کریں

الا انهم هم السفهاء، هولاء قمنا ، اما زيد قائم، قالونعم، الست بربكم، قالو بلى، قال اى و ربى انه لحق، اجل انه قائم، جاء نى زيد اى ابو عمرو، ضاقت عليهم الارض بما رحبت، ان تصومو خير لكم، الم يعلموا ان الله يعلم سرهم و نجوهم، عجبت ان ضرب زيد عمراً ،لو لا اذ سمعتموه قلتم ما يكون لنا ان نتكلم بهذا، هلا تصلى الصلوات لو قتها، الا تصوم رمضان، لو ما تحج البيت، ما هذا التماثيل التى انتم لها عاكفون، احق هو، هل انتم شاكرون، كلا ان الانسان ليطغى، فلما ان جاء البشير القاه على وجهه، ان انتم الا مفترون، ما منعک ان تسجد، ليس كمثله شئى، ما زيد بقائم، ازيد عندک ام عمر، جائنى زيد ثم عمرو، قال الم اقل لک ، ام يقولون افتراه، اكلت السمكة حتى راسها، ما كنا لنهتدى لولا ان هدانا الله، لو كان فيهما الهة الا الله لفسدتا.

طلباء کرام کے لیے بہت عمدہ سوالیہ اور علمیہ مثالیں

(۱) اَنَّ زَیْدٌ کَرِیْم ۔ سوال: (زید خالد سے مخاطب ہو کر) کیا حل ہے جملہ اَنَّ زَیْدٌ کَرِیْم کا کہ جس کو ظاہر میں سنتے ہی غلط بنا دیں گے کیونکہ اس کے اندر اسم اَنَّ مرفوع اور خبر اَنَّ مجرور واقع ہے ۔ نیز ابتداء کلام میں اَنَّ بفتح ہمزہ واقع ہے حالانکہ مذکورہ جمیع امور اصولِ نحو کا خلاف ہیں ۔

جواب: عزیز گرامی! اس کا حل ذرا دشوار گزر رہا ہے تتبع لغت کے بعد یوں سمجھ میں آتا ہے کہ درحقیقت یہ جملہ فعلیہ ہے اسمیہ نہیں ۔ اَنَّ فعل ماضی انینٌ سے ماخوذ ہے بمعنی رونا اور زید اس کا فاعل ہے اور لفظ کریم مرکب ہے کاف تشبیہ اور لفظ ریم سے (بمعنی ہرن کے بچہ) یعنی زید ہرن کے بچہ کی مانند رویا ۔

(۲) لِزیداً ۔ سوال: پیارے بھائی! بتلائیے کہ نحات میں سے کوئی مدخول جار کے منصوب ہونے کا قائل بھی ہے، وگرنہ مذکورہ بالا جملہ صحیحہ میں لفظ زیداً کا ناصب کیا ہے نیز لام جارہ کا مجرور کہاں ہے؟

جواب: محترم بھائی! للہ در القائل کہ اس نے بڑا کمال ظاہر کیا ہے جملہ مذکورہ میں ل حرفِ جارہ میں سے نہیں بلکہ وہ صیغہ امر ہے بروزن قِ ماخوذ ہے ولایت سے اور لفظ زید اس کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے یعنی اے مخاطب تو زید کا متولّی بن جا ۔

(۳) لَاتُصَلُّوْا عَلَی النَّبِی ۔ سوال: دوست بزرگوار! بتلائیے کہ کیا ہے معنی صحیح جملہ لا تصلوا علی النبی کے کہ حکم شرع کے موافق بھی ہوں حالانکہ وہ جملہ بظاہر قولہ تعالیٰ صلوا علیہ ... الخ کے مخالف ہے ۔ اکرمکم اللہ تعالیٰ ۔

جواب: جناب عالی! گھبراؤ مت! تتبع و استقراء لغت سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی ۔ بمعنی طریق واضح کے ہے نہ بمعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ۔ پس معنی جملہ مذکورہ کے یہ ہے کہ اے مخاطباں راستہ (یعنی رہگزر) پہ نماز مت پڑھو کیونکہ

اس سے اس کو دشواری اٹھانی ہوگا

④ قَدَّ مَتْنِیْ زَیْدٌ فی المحرابِ ۔ سوال : جناب بھائیؒ صاحب مجھے معلوم ہوتا ہے کہ جملہ مذکورہ کی کوئی صورت نہیں کیونکہ قدّمتنی کا فاعل اگر زید ہو تو تانیث فعل کیسے صحیح ہوئی اور اگر اس کا فاعل زید نہ ہو تو پھر اس کا فاعل کہاں ہے ؟ نیز لفظ زید ترکیب میں کیا واقع ہے ؟ اگر آپ کا ذہن رسائی کرے تو بتلائیے کہ اس کی صحت کی کیا صورت ہے ؟

جواب : عزیز گرامی ! درحقیقت قد متنی تقدیم سے ماخوذ نہیں بلکہ حقیقت میں دو لفظ ہے قَدَّ فعل ماضی بمعنی پھاڑا اور متنی (مرکب اضافی بمعنی میری پیٹھ) مفعول بہ ہے قَدَّ فعل کا اور زَیۡد اس کا فاعل ہے یعنی زید نے میری پیٹھ کو محراب میں پھاڑا ۔

⑤ بطنُ زیدٍ کبیرٍ ۔ سوال : عزیز جان ! جملہ مذکورہ کے متعلق میرا دعویٰ یہ ہے کہ اس میں کوئی بجز محذوف ماننے کے بغیر جملہ اسمیہ ہے اب بتلائیے کہ لفظ کبیر خبر ہے مبتدا کا یا صفت ہے زید کی ؟ بہر تقدیر خبر مجرور کیسے ، اور بر تقدیر صفت خبر مبتدا کی تعیین مطلوب ہے ۔

جواب : ہاں یار ! صورتِ اشکال البتہ تمویہ خیز ہے مگر ایک نو آموز طالب علم سے بھی اس کا جواب ممکن ہے کہ لفظ کبیں کاف تشبیہ اور بیں (بمعنی کنواں) سے مرکب ہے اور یہ خبر ہے مبتدا کا پس کوئی اشکال برپا ہونے کو نہیں ۔ یعنی زید کا پیٹ مثلِ کنواں کے ہے ۔

⑥ یُوْسُفِ زلیخا ۔ سوال : محترم بھائیؒ ! جملہ مذکورہ ترکیب عربی میں داخل ہے یا نہیں ؟ بر تقدیر اوّل مرکب مفید ہے یا مرکب اضافی ۔ مجھے تو بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ وہ ترکیب عربی میں داخل ہی نہیں ۔ کیونکہ مرکب اضافی نہ ہونا ظاہر اس لیے کہ لفظ یوسف معرفہ ہے ۔ والمعرفۃ لا تضاف اور مرکب مفید بھی نہیں ہو سکتا اس لیے کہ زلیخا علم ہے اور علم کا حمل صحیح نہیں ۔

جواب : برادرِ من ! طرز اشکال یقیناً ہمت شکن ہے مگر نظر عمیق کے بعد ظاہر ہوا کہ وہ مرکب مفید جملہ فعلیہ ندائیہ ہے قولِ مذکور کے شروع میں حرفِ ندا محذوف ہے اور لفظِ یوسفؔ کے اندر فِ صیغۂ امر بروزن قِ ماخوذ ہے وفاء سے بمعنی وفاداری کرنا اور یُوسؔ منادی مرخم ہے یوسف سے اور تقدیرِ عبارت اس طرح ہے کہ یا یوس فِ زلیخا یعنی اے یوسف زلیخا سے وفاداری کر۔

(۷) قال رجلٌ تَحتَ الشجرۃِ فَانتَقَضَ وُضُوْءُہٗ۔ سوال : یہ کس قدر حیرت انگیز کلام ہے کیونکہ کلام تو کہیں ناقضِ وضو نہیں باوجود اسکے اس جملہ میں کلام کو ناقضِ وضوء قرار دیا گیا ہے تو بتلایئے کہ یہ کیسا کلام ہوگا ؟

جواب : پیارے بھائی ! حیرانی کی کوئی بات ہی نہیں۔ لکل اشکال حل قال جس طرح قولاً (بمعنی کلام کرنے) سے ماخوذ ہوتا ہے از باب نصر اسی طرح قیلولۃ (بمعنی دوپہر کو سونے) سے بھی مشتق ہوتا ہے از باب ضرب اور کلامِ مذکور کے اندر قال فعلِ ماضی قیلولہ سے مشتق ہے اور سونے سے وضوء ٹوٹ جانا اجنبی بات نہیں یعنی ایک شخص درخت کے نیچے سویا تو اسکا وضو ٹوٹ گیا۔

(۸) اباحنیفۃً شطرنجیا وھو شافعی۔ سوال : کیا تعجب اور حیرت انگیز کلام ہے اباحنیفۃً شطرنجیا وھو شافعی ؟ کہ اس کے اندر مبتداء وخبر ہر دونوں منصوب واقع ہیں نیز لفظ حنیفہ غیر منصرف کو بلا ضرورت منصرف اور ابو حنیفہ کو شافعی قرار دیا گیا ہے کیا اس کی صحت کی بھی کوئی صورت ہوسکتی ہے ؟

جواب : واقعی یہ کلام بہت تعجب خیز اور حیرت انگیز ہے مگر ؎

ہر کجا مشکل جواب آنجا رود

درحقیقت وہ کلام اپنے ظاہر پر محمول نہیں بلکہ اباحنی فعل بامفعول اباحت سے ماخوذ ہے اور فتیؔ اس کا فاعل ہے بمعنی جوان اور واو اس میں عطفِ تفسیری ہے اور جملہ ھو شافعی لفظ فتی کی تفسیر ہے اصل میں اس طرح

پر ہے کہ اباحنی فتیً شطرنجیا وھو شافعی یعنی ایک جوانمرد نے میرے لیے شطرنج کھیل کو مباح قرار دیا ہے اور وہ امام شافعی ہے۔

(۹) اذا اشتدت بکَ البلوٰی ففکر فی الم نشرح
فعسر بین یسرین اذا فکرتہٗ فافرح

سوال: یار مکرّم، کرم فرمائیے! للّٰہ در القائل کہ یہ تسلی بخش شعر سنتے ہی پریشانی بالکل زائل ہو جاتی ہے مگر افسوس ہے کہ تفکر سے وہ شعر سورۂ الم نشرح سے منطبق نہیں ہوتا کیونکہ سورۂ مذکورہ میں مثل یُسر کے عُسر بھی دو ہیں۔ نیز مثل عُسر کے یُسر بھی بین عُسرین کے ہے۔ کما لا یخفیٰ۔ آپ اگر کوئی صورت تطبیق کی نکال سکیں تو تا حیات ممنون رہوں۔

جواب: میرے بھائی! بظاہر وہی معلوم ہوتا ہے مگر شعر مذکور ایک اصل اور قاعدہ پر مبنی ہے چنانچہ نحو اور اصول فقہ میں تصریح ہے کہ المعرفۃ اذا اعیدت معرفۃ یراد بہ عین الاولیٰ والنکرۃ اذا اعیدت نکرۃ۔ یراد بہ غیر الاولیٰ پس سورۂ مذکورہ میں لفظ عسر ہر دونوں جگہ معرفہ ہے بنا بر اس کے عسر ثانی عین اولیٰ ہے بخلاف یُسر کہ وہ ہر دونوں جگہ نکرہ ہے پس یُسر ثانی سے غیر اولیٰ مُراد ہے۔

(۱۰) عَلٰی مُوْسٰی علٰی فِرْعَوْنَ۔ سوال: اس کی ترکیب کیا ہے، علٰی دونوں حرف جر ہیں۔

جواب: بھائی صاحب، پہلا عَلٰی فعل ماضی معلوم ہے اور دوسرا حرف جر معنیٰ یہ ہے موسیٰ علیہ السّلام فرعون پر غالب ہوا۔

(۱۱) اِنَّ فِرْعَوْنَ وَمُوْسٰی فِي النَّار۔ سوال: یہ مثال تو بالکل غلط محسوس ہوتی ہے۔ اس کا کیا حل ہے؟

جواب: فرعونَ اسم ہے اِنَّ کا اور فِي النَّارِ خبر ہے اور درمیان میں واؤ قسم ہے یہ جار و مجرور اُقْسِمُ فعل محذوف کے متعلق ہے۔ ترجمہ:

"بے شک فرعون آگ میں ہے قسم ہے موسیٰ علیہ السّلام کی۔"

⑫ مَنْ قَالَ قَالَ اللہ فَقَدْ کَفَرَ۔ سوال : یہ مثال تو کفریہ محسوس ہوتی ہے۔ کیا اس کا بھی حل نکل سکتا ہے ؟

جواب : بھائی کیوں پریشان ہوجاتے ہو۔ یہ مثال بالکل درست ہے اس میں دوسرا قَالَ قیلولۃ سے جس کا معنیٰ ہے دوپہر کو سونا۔ اب معنیٰ یہ ہوگا جس شخص نے کہا کہ اللہ تعالیٰ قیلولہ کرتے ہیں وہ یقیناً کافر ہے۔

⑬ مَنْ اَحَبَّ مُحَمَّدًا فَقَدْ کَفَرَ۔ سوال : حضرت جی یہ جملہ تو سرے سے باطل ہے اس کا حل نہیں نکل سکتا۔

جواب : بھائی صاحب! اَحَبَّ باب افعال ہے جس میں ہمزہ سلب کے لیے ہے۔ قرآن مجید میں ہے : وَعَلَى الَّذِیْنَ یطیقونہٗ۔ اب معنیٰ یہ گا، جس شخص نے آپؐ سے محبت نہیں رکھتا وہ کافر ہے، اب بتاؤ یہ جملے درست ہیں یا نہیں ؟

⑭ رَجُلاً۔ سوال : اسکی کیا ترکیب ہے ؟

جواب : رَ واحد مذکر مخاطب امر حاضر معلوم کا صیغہ ہے اور جُلاً مفعول بہٖ۔

⑮ فِرْعَوْمُوْسٰی مُوْسٰی۔ سوال : اس جملہ کی کیا ترکیب ہے ؟

جواب : فرعون منادی مرخم ہے اصل میں تھا یَافِرْعَوْنُ اور موسیٰ موسیٰ، یہ محذر منہ مکرر ہے۔ جیسے اَللہَ اللہَ فِیْ اَصْحَابِیْ۔

⑯ مَنْ صَلّٰی عَلَى النَّبِیِّ فَاقْتُلُوْہُ۔ سوال : اس جملہ غور کریں کہ کیا اس کا قائل مسلمان ہوسکتا ہے ؟

جواب : بھائی صاحب، آپ فتویٰ بہت جلد لگا دیتے ہیں۔ اس جملہ میں توجہ فرمائیں تو بالکل درست ثابت ہوگا۔ اس میں صَلّٰی کا صلہ

عَلیٰ آیا ہے، جس کا معنیٰ بد دُعاء ہے۔ اب معنیٰ بالکل واضح ہو گیا ہے کہ جس شخص نے آپؐ کے لیے بد دعاء کی پس اس کو قتل کرو۔

(۱۷) برخوردار، نیک کردار! بہت دیر ہو گئی ہے، اخیر مجلس میں ضیافتِ طبع کے لیے بطور ناشتہ نوشی کے اور ایک عجیب و غریب جملہ گوش گزار کیے دیتے ہیں جس کے الفاظ بظاہر سننے میں ایک سے معلوم ہوتے ہیں مگر حقیقت میں ان کے معنی الگ الگ ہیں اور وہ یہ ہے رایت فی کافر ابن کافر یکفر کافرا فی کافر عند کافر۔ اگر ہو سکے تو اسکے معنی و مطلب بتا کر چیستانوں کا سلسلہ ختم کر دیں۔

جواب: جناب بھائی صاحب! کفر کے متعدد معنی ہوتے ہیں چنانچہ اوپر گزر چکے ہیں اسی طرح کافر کے بھی مختلف معنی ہوتے ہیں رات، نہر، کاشتکار، مشرک، ناشکر، بادل، زمین وغیرہ تو مذکورہ بالا جملہ میں ہر ایک سے الگ الگ معنی مراد ہیں اور ترجمہ یہ ہے کہ "دیکھا میں نے رات میں ایک کاشتکار کو جو کہ بیٹا تھا مشرک کا کہ کھیتی کر رہا تھا وہ زمین میں پاس ایک بڑی نہر کے۔"

قال عمرؓ علیکم بالعربیۃ فانھا تثبت العقل وتزید فی المروءۃ

رفعۃ العوامل

اردو شرح

شرح مائۃ عامل

تراکیب نحویہ — ضوابط نحویہ

تصنیف لطیف

مفتی عطاء الرحمٰن ملتانی

صدر مدرس الجامعۃ الشرعیہ گوجرانوالہ

ناشر

المکتبۃ الشرعیہ ○ شمع کالونی، جی ٹی روڈ گوجرانوالہ

فون ۲۵۹۱۸۳